فضل رب العالمین سی چار کتابین ہندی زبان کی ضمن مین مسئلی ضروری بعض بہت ہی چهپی



فرمایش سعید عبد الرحمن خان سی کہ بیٹی حاجی محمد روشن خان کی ہین چهپین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و شاکرا للہ جل وعلا و مصلیا و مسلما علی رسولہ محمد المصطفی و علی الہ الذین ارتضی واصحابہ الذین اجتبی یہ مجہول دکنام محمد نظام اس رسالی کی مطالعہ فرمانی والونکی خدمت مین بعد سلام سنۃ الاسلام کی یہ عرض کرتا ہی کہ اس عرصی مین ایک رسالہ عقیقہ کی بیان مین مولوی تراب علی صاحب تالیف کہ انہون نی بہت سی کتابو نسی تلاش کر کر لکہا تہا جنکی تفصیل یہ ہی مشکوۃ المصابیح و مرقاۃ المفاتیح و حصن حصین و ظفر جلیل و حرز ثمین و مواہب لدنیہ و فتاوی قاضی خان و شرح سفر السعادت و ترجمہ مشکوۃ شیخ عبدالحق و فتاوی مجمع البرکات و تحفۃ المشتاق فی احکام النکاح والصداق مولانا حسن علی لکہنوی کے تصنیف و شرح مقدمہ امام عبداللہ بن عبدالرحمن شافعی کے تصنیف و رسالہ حقیقۃ العقیقہ و شرعۃ الاسلام و مفاتیح الجنان و عینی و تفسیر زاہدی و مفتاح النجاۃ و جامع الشتی و جامع صغیر سیوطی وغیرہا سے خاکسار کی نظر سی گذرا چونکہ رسالہ مذکورہ زبان فارسی مین تہا بلکہ اکثر روایات عربیہ کا ترجمہ بہی نہ تہا اور اکثر مسلمانون کو ان مسائل کی حاجت پڑا کرتی ہی سو علماسی پوچہا کرتی ہین تو بعضی مقام پر عالم میسر نہین ہوتا پہر اگر عالم ملا تو کبہی یون ہوتا ہی کہ اوسکی پاس کتاب نہین ہوتی اور مسائل یاد نہین ہوتی لہذا یون بہتر معلوم ہوا کہ اسکو اردو مین لکہہ دیا چاہیئی کہ تہوڑا پڑہا آدمی بہی اسکو سمجہہ لیوی اور ان پڑہون کو سمجہا دیا کری سو ترجمہ سنہ بارہ سے تہتر ہجری مقدسہ علی ہاجرہا الصلوۃ والسلام مین لکہا گیا اور اسمین جو مطلب مولف نی حاشیہ پر لکہا تہا اوسکو معہ ترجمہ حاشیہ ہی پر لکہا تاکہ اصل کتاب کی مطابقت نہ فوت ہو اور بعض مطلب جو کچہہ اور کتاب مین نظر پڑا وہ بہی اس مین داخل کیا اور اسکا نام التکملۃ الانیقۃ ترجمۃ عجالۃ الا نیقۃ فی مسائل العقیقۃ

ہی اور بچاوی بالون کا اسمین چار دقیقی ہین پہلا دقیقہ عقیقی کی لفظ کی معنی کی بیان مین جاننا چاہیے
کہ عق ایک لفظ ہی عین کی زبر اور قاف کی تشدید کی ساتھ ہی اسکی معنی لغت مین پہاڑنا اور لڑکی کیطرف سی قربان کرنا اوسکی پیدا ہونیسی پہلی ہفتی مین اور ماکی پیٹ کی بال جو لڑکی کی سر پر ہوتی ہین دور کرنا
اور عقیق جواہر کی وزن پر ہی اور عقہ عین کی زیر اور قاف کی تشدید کی ساتھ اور عقیقہ سفینہ کے
وزن پر انسان اور حیوان کی بچی کی بال اور عقیقی کی معنی اونٹ کی بچی کی بال کی بھی ہین اور بکری مینڈھا
جو پہلی ہفتی مین لڑکی کی لیی قربان کرین یہ مضمون قاموس اور صراح کا ہی اور سفر السعادۃ کی شرح مین ہے
کہ ابو عبیدہ اور اصمعی وغیرہ علما کی نزدیک مختار یہ ہی کہ عقیقہ اصل مین اون بالونکا نام ہی کہ پہلی پہل لڑکی کی
بسر پر ہوتی ہین اور پیدا ہونیکی وقت موجود ہوتی ہین اور اون بالون کا نام عقیقہ اسواسطی رکہا کہ عق کی معنے
پہاڑنا اور یہ بال گوشت اور چمڑا پہاڑ کی نکلتی ہی ہین پہر اب مجازا اوس جانور کا نام عقیقہ رکہدیا جو لڑکی کی
لیی ذبح ہوا سوا سطی کہ لڑکی کی سر کی بال اس جانور کی ذبح کا سبب ہین تو اس سبب سی سبب کا جو نام تہا وہ
مسبب کا ٹہرایا سواب یہ مجازی معنی ایسی مشہور ہوگئی کہ عقیقی کی لفظ بولتی ہی جہٹ پٹ وہ جانور ہی بوجہا
جاتا ہی اور ابن عبد البر نی نقل کی کہ امام احمد نی اس معنی کا انکار کیا اور کہا کہ عق کی معنی قطع کی ہین چنانچہ ماباپ
جب اولاد سی قطع کرتی ہین تو اوسکو عقوق والدین بولتی ہین اور ذبح کی معنی کرونکی رگ کاٹنا تو عقیقی کے
معنی وسیع بہت عام لفظ کا استعمال خاص مین کیا حقیقۃ العقیقہ مین مفاتیح الجنان سی نقل کر کی لکہا ہی وھی
ای العقیقۃ الشاۃ المذبوحۃ علی ولادۃ المولود من العقۃ بالکسر وھی الشعر الذی تولد علیہ
مولود من الناس والبہائم ثم سمیت الشاۃ بہا لذبحہا عند حلقہ فی الیوم السابع کذا فی
مختار الصحاح وفی عقد اللآلی العقیقۃ ھی ان تذبح شاۃ عند الحلق اذا اتی علی الولد سبعۃ
ایام وفی المرقاۃ نقلا عن المغرب العق الشق ومنہ عقیقۃ المولود وھی شعرہ لانہ یقطع عنہ
یوم اسبوعہ وبہا سمیت الشاۃ التی تذبح عنہ وفی شرح المقدمۃ العقیقۃ لغۃ شعر راس
المولود وشرعا ما یذبح عند حلق شعرہ وفی شرح الاوراد العقیقۃ اصلہا الشعر الذی یکون
علی راس الصبی حین یولد وانما سمیت الشاۃ التی تذبح عنہ فی تلک الحال عقیقۃ لانہ
یحلق عنہ ذلک الشعر عند الذبح ویسمی الشیٔ باسم غیرہ اذا کان مجاورا لہ خلاصہ مطلب اس
عبارت کا یہ ہی کہ عق کی معنی پہاڑنا اور عقیقہ اون بالون کو کہتی ہین کہ لڑکا اونکو لیی پیدا ہوتا ہی پہر اب
جو بکری اون بالون کی موندنی کی وقت ذبح ہوا اوسکا نام عقیقہ رکہدیا۔ دوسرا دقیقہ اسمین دو نکتی ہین
پہلا نکتہ اسمین وہ حدیثین ہین جنمین عقیقی کی فضیلت ہی سو سنا چاہی کہ صحیح بخاری مین سلمان ضبی کے
بیٹی سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مع الغلام عقیقۃ فاہریقوا عنہ دما
واميطوا عنہ الاذی یعنی لڑکی کی ساتھ عقیقہ ہی سو گراؤ اوسکی طرف سی خون اور دور کرو اوس سی ایذا

چیز و فی المرقاۃ امیطوا عنہ الاذی ای بحلق شعرہ وقیل بتطہیرہ عن
الاوساخ التی تلطخ بہ عند الولادۃ وقیل بالختان وھو حاصل کلام التوربشتی
توربشتی یعنی مرقاۃ مشکوۃ کی شرح مین ہی کہ مراد ایذا کی چیز دور کرنی سی لڑکا
کی سر کی بال منڈوانا ہی اور بعضون کی نزدیک اوسکی تولد کی وقت کی آلایش پوچھنا
اور پاک کرنا اور بعضون کی نزدیک اوسکا ختنہ کرنا اور یہی شیخ توربشتی کا مذہب ہی اور
ابو داود نے ام کرز رضی اللہ تعالی عنہا سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ ولا یضرکم ذکرانا کن او اناثا یعنی لڑکا
پیدا ہونی مین دو بکریان چاہیین اور لڑکی مین ایک اور اس مین کچھ تمہارا نقصان نہین کہ ذکر
ہون یا مونث اور امام ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی یہ سب مشکوۃ مین ہی اور انس
بن مالک نی روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نبوت کی بعد اپنا عقیقہ کیا
لیکن حدیث کی شرح کرنی والون نی لکھا ہی کہ اس حدیث کی اسناد مین ضعف ہی اور
جامع الاصول مین ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی سمرہ بن جندب سی روایت کی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کل غلام مرتہن بعقیقتہ یذبح عنہ یوم
السابع ویسمی ویحلق راسہ یعنی ہر ایک لڑکا اپنی عقیقی پر گرو ہی کہ ساتوین دن
اوسکی پیدا ہونی سی ذبح ہو اور اوسکا نام رکھا جاوی اور اوسکی سر کی بال مونڈی جاوین
جاننا چاہیئے کہ مرتہن کی لفظ جو حدیث مین ہی اوسکی معنی مرہون کی ہین اس واسطی کہ مرتہن
اوسکو کہتی ہین جو اپنی پاس چیز گرو رکھی اور جو چیز گرو رکھی جاوی اوسکو مرہون اور
رہن اور رہینہ کہتی ہین اب اس مقام پر ایک سوال ہی جو طلب کی قابل وہ یہ ہی کہ باوجودیکہ لڑکا
عاقل بالغ مکلف نہین کہ اوسپر احکام شرع جاری ہون اور عقیقہ کرنی مین ثواب اور ترک مین مواخذہ ہو
پہر یہ جو حدیث مین فرمایا کہ ہر ایک لڑکا اپنی عقیقی پر گرو ہی اسکا کیا مطلب تو اس سوال کا جواب کئی
طور پر ہی اول یہ کہ امام احمد حنبل نی اس حدیث کی معنی یون بیان کیی کہ عقیقی کی تاکید اور زجر
اور نکرنی پر وعید سی مراد یہ ہی کہ اگر لڑکی کا عقیقہ نکرین اور وہ لڑکا لڑکپن مین مر جاوی تو
قیامت کی دن اپنی ما باپ کی شفاعت نکریگا تو جیسی گرو کی چیز بند ہوتی ہی اور اس سی فائدہ
لینا منع ہوتا ہی ویسا ہی لڑکی کی شفاعت بند اور ممنوع ہوگی ما باپ کی حق مین اور رہن کی معنی
لغت مین حبس اور منع کی ہین طیبی نی لکھا ہی کہ تعجب نہین کہ امام احمد نی یہ معنی صحابہ
اور تابعین سی سنی ہون اور وہ خود بڑی مجتہدون مین ہین تو ہمکو لازم ہی کہ اونکا قول
مانین اور اونکی حق مین نیک گمان کرین اور شیخ توربشتی نی اس مضمون مین خلل نکالا ہی

ہی الصداق ایسرہ معنا

بکو صحیح بتلایا اور کمتر حد مہر کی

قرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفۃ ... پوچھی جاتی بلکہ اسمین جو فرق ہی سو بڑی لوگ درکنار ادنی آدمی جان سکتا ہی

نجاست نہین فائدہ مصنف ذرات العین سی سنی ہونگی یہ تو ایک ترغیب کی بات بیان کرتا ہی جسکے

سنکے ویرا وسپیرکا ... مقلدونکو چاہیی مجتہد جو خود محقق ہو وہ کیون مانی فی شرح المقدمۃ

ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ... لم یعق عنہ لم یشفع فی والدیہ یوم القیمۃ وفی مرقاۃ

وفی التعین بالتعیین واعتبار الناس علی اقوال واجودہا ما قالہ احمد بن حنبل معناہ

بہی لجانا ... یشفع فی والدیہ وروی عن قتادۃ انہ یحرم شفاعتہما

ودون لاریب فی ان الامام احمد بن حنبل رح ما ذہب الی ہذا القول الا بعد ما اخذ من

الصحابۃ والتابعین علی انہ امام من الایمۃ الکبار فیجب ان یتلقی کلامہ بالقبول وتحسین الظن بہ

انتہی وفیہ ان الحکم بتلقی ہذا المعنی من الصحابۃ والتابعین من علم الغیب وان وجوب

قبول کلامہ انما یکون بالنسبۃ الی مقلدیہ لا بالنسبۃ الی العلماء المجتہدین الذین خرجوا

عن ربقۃ التقلید ودخلوا فی مقام تحقیق الادلۃ والتایید اس عبارت کا مطلب وہی ہی جو اوپر

لکہا گیا اور دوسرا جواب یہہی کہ اس حدیث کی معنی یہ ہین کہ جبتک لڑکی کا عقیقہ نہو جاوی تب تک اوسکا

نیکیان حاصل کرنا اور آفتون سی بچنا اور اچہی اچہی صفتین اوسمین جمع ہونا بند اور موقوف رہتا ہی تیسرا جواب جو سنی

یہہی کہ لڑکی کا ایسا حال ہی جیسی کوئی چیز گرو ہوتی ہی کہ جبتک اوسکی عوض کا مال ندیوی تو تب تک اوس

نفع لینا درست نہین سو ایسی ہی لڑکی کا جبتک عقیقہ نکرلو تب تک اوسی پورا فائدہ نہین اسواسطی کہ اولاد

اللہ تعالی کی جناب سی ایک نعمت عنایت ہوتی ہی سو اوسکا شکر واجب ہی یہ معنی حدیث کی شیخ تورپشتی نی

اختیار کیی اور یہی شرح سفر السعادۃ مین شیخ عبد الحق نی لکہا ہی افاد مولانا علی القاری رح

فی شرحہ للمشکوۃ ویحتمل انہ اراد بذلک ان سلامۃ المولود ونشوہ علی النعت

المحبوب بالعقیقۃ وقال الشیخ تورپشتی معنی الحدیث ان الطفل کالشیء المرہون

لا یتم الانتفاع والاستمتاع بہ دون فکہ والنعمۃ انما تتم علی المنعم علیہ لقیامہ بالشکر

وطریقۃ الشکر فی ہذہ النعمۃ ما سنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو ان یعق عن المولود

شکرا للہ تعالی وطلبا لسلامۃ المولود یہ عبارت مرقات شرح مشکوۃ کی ہی اس کا حاصل مطلب

یہہی کہ لڑکا اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمت ہی اوسکا شکر ادا کرنا چاہیی اور اس نعمت کا شکر نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سی عقیقہ ثابت ہوا ہی کہ اس مین اللہ کا شکر اور لڑکی کی سلامتی کی طلب ہی دوسرا نکتہ

بیچ اختلاف کی بیان مین کہ لڑکی لڑکا دونون کا عقیقہ برابر ہی یا مختلف مطلب یہ کہ لڑکی لڑکا دونونکی

ہی ایک ایک بکری چاہیی یا یہ کہ لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری درکار ہی سو اکثر علما کی

نزدیک مختار یہہی کہ لڑکا ہونی مین دو اور لڑکی کی تولد مین ایک بکری ذبح کرین اور اسی پر اہل علم

عمل کرتی رہی یہی مذہب بہت قوی اور بیشک یہی اسواسطی کہ یہ حدیث ... وقیل شطہیا وعن
یعنی ترمذی نی کہا دو بکریان ذبح ہون بہت قوی اور صحیح ہی ... عنہا ان و هوحاصل کلام التیم
ترمذی سی نقل ہی کہ اس معنی کی حدیث کی روایت ... لہ مرادانیا کی حیض دور کرنی سی لڑکی
وسمرہ وابوہریرہ وعبداللہ بن عمرو انس وسلمان بن عامر تولد کی وقت کی آلایش پوچھنا
کی ہی اور امام ترمذی کی حدیث حسن صحیح ہی اور بعضی عالم کہتی ہیں شیخ تورپشتی کا مذہب ہی اور
ایک بکری ذبح کرین چنانچہ یہ مضمون حقیقۃ العقیقہ مین موجود ہی ... شاۃ علیہ وسلم
الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ وبہ قال جمع ومنہم الشافعی وسوی قوم بین الغلام والجاریۃ
عن کل شاۃ وھو قول مالک اور بعضی علما ایک بکری ذبح کرتی ہین دو حدیثون کی سند لاتی ہین

نقل حدیث

پہلی حدیث یہ ہی عن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم قال عق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن شاۃ وقال یا فاطمہ احلقی راسہ وتصدقی
بزنۃ شعرہ فضۃ فوزناہ فکان وزنہ درھما او بعض درھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
حسن غریب واسنادہ لیس بمتصل لان محمد بن علی بن حسین لم یدرک علی بن ابی طالب کذا
فی مشکوٰۃ المصابیح یعنی امام محمد باقر امام زین العابدین کی بیٹی امام حسین رض کی پوتی نی علی ابن ابی طالب
سی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام حسن کا عقیقہ ایک بکری سی کیا اور حضرت فاطمہ زہرا رض کو
فرمایا کہ اسکا سر مونڈوا اور بالون بہر چاندی خیرات کرو تو لی تہی وہ بال تو ایک درہم بہر نکلی اور یہان
راوی کو شک ہی کہ حضرت علی نی ایک درہم بہر فرمایا یا کچہ کم یا اسکو حضرت علی نی تخمینا فرمایا ہو اصل حال
خدا جانی اس حدیث کی راوی ترمذی ہین اور ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور اسکی اسناد
متصل نہین اسواسطی کہ امام محمد باقر نی حضرت علی کو نہین پایا یہ مضمون مشکوٰۃ کا ہی پس حدیث سی صاف
معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکی کا ایک بکری ہی فی المرقاۃ نقلا عن شرح السنۃ اختلفوا فی التسویۃ
بین الغلام والجاریۃ فذھب قوم الی التسویۃ بینھما بان یعق عن کل واحد منھما شاۃ واحدۃ
لھذا الحدیث وعن ابن عمر رض یعق عن الذکور والاناث شاۃ ومثلہ عن عروۃ بن
زبیر وھو قول مالک یعنی مرقاۃ مین شرح السنۃ سی نقل کیا ہی کہ لڑکا لڑکی کی برابری مین لوگوں کا
اختلاف ہی سو ایک گروہ تو برابری کی طرف گئی ہین اور انکی دلیل یہ حدیث ہی کہ ابن عمر سی روایت ہی
کہ مذکر اور مونث کی عقیقی مین ایک بکری ذبح کی جاوی اور ایسی ہی عروہ بن زبیر سی روایت ہی
اور یہی امام مالک کا قول ہی اور دوسری حدیث یہ ہی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا رواہ ابوداود
وعند النسائی کبشین کبشین کذا فی المشکوٰۃ یعنی ابن عباس نی روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

عیر الصداق ایسدہ بعث

مبکو ہیج بتلایا اور کمتر حد مہر کی

مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفہ

کا عقیقہ ایک ایک دنبی سی کیا اور نسائی کی روایت مین دو دو

لنبا لیش نہین فائدہ مصنف نے یہت یکا علانی کیے وجہ سی جواب دیا ہی پہلی وجہ یہ کہ حضرت حسنین کے

وے اور پیر کا ہی توم اپنیغا وما اوکیا اسواسطیکہ حضرت امام حسین کا تولد جس سال جنگ احد واقع

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کے بس امام حسین پیدا ہوی اور ام کرز کی حدیث ہجری کے

وفی التعین بالتعیین واعتبار اول ہوئی تب کی ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ پچھلی حدیث پہلی سے

بہی لحاظ یہ سند ٹہیک ہوی دوسری وجہ یہ کہ پیغمبر کا قول پیغمبر کے فعل سے زیادہ قوی اور پوری

دلیل حکم کی ہی کیونکہ فعل کبہی حضرت کو خاص ہوتا ہی اور کسیکو ویسا کرنا درست نہین ہوتا بخلاف قول کے

کہ اوسمین کسی شخص کی خصوصیت کا احتمال نہین مگر ہان جب حضرت خود کسیکو خاص کردین تو وہ بات جدی ہے

تیسری وجہ یہ کہ پیغمبر کی فعل سی فقط اتنی بات ثابت ہوتی ہی کہ یہ کام جائز ہی برا نہین اور قول سی معلوم ہوتا ہی

کہ یہ کام مستحب ہی اسواسطیکہ شارع جس کام کا حکم کرے اوسکا کم سی کم درجہ یہ ہی کہ مستحب ہو چوتہی وجہ

یہ کہ اللہ تعالی نی مرد کو عورت پر بڑائی دی ہے چنانچہ میراث مین مرد کا حصہ عورت سی دونا مقرر کیا

ایک مرد کی گواہی دو عورتونکی برابر ٹہرائی اور نماز مین عورت کی امامت درست نہین عورت کو ملک کی

ریاست اور امامت کا حکم نہ کیا تو ضرور ہوا کہ عقیقے مین بہی مرد عورت مین فرق اور

امتیاز ہو اور یہ فرق دو ہی طور سی ہو سکتا ہی ایک یہ کہ لڑکی کے لیے عقیقہ ہو اور

لڑکی کی لیے نہو جیسے مرد کی امامت درست ہی عورت کی نہین دوسری یہ کہ لڑکے کے

تولد مین دو بکریان ذبح ہون اور لڑکی کی تولد مین ایک ذبح ہو سو پہلا طور تو ہو نہین سکتا

اسواسطیکہ لڑکی کی عقیقے کی مقدمے مین حدیثین موجود ہین تو باقی رہا دوسرا طور تو اس

تقریر سے ثابت ہوا کہ جن حدیثون مین لڑکے کی تولد مین دو بکریان اور لڑکی کے تولد مین ایک

بکری ثابت ہوتی ہے وہ راجح اور قوی ہین اور یہی مطلب ہی یہ سب مضمون سفر السعادۃ کے

شرح مین شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہے پانچوین وجہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

حضرت امام حسن رض کی تولد مین جو ایک بکری ذبح کیے تو اس سی فقط اتنا معلوم ہوا کہ

پر لازم نہین ہی کہ دو نون بکریان پیدا ہونیکی ساتوین دن ذبح کرین تو بس اسمین

احتمال ہی کہ آنحضرت نی ایک بکری امام حسن کی تولد کے دن ذبح کیے ہوا ور دوسری

ساتوین دن یہ مضمون مرقاۃ کا ہے اور محققون نی اس مقام پر یہ اختیار کیا ہی کہ بہتر

اور افضل تو یہ کہ لڑکے کی لیے دو بکریان ہون پہر اگر ایک ہی ہو تو بہی جائز ہی اور لڑکی کی واسطے ایک ذبح

کرنا اور جاننا چاہیے کہ لڑکی کی تولد سی بہت خوشی نکرین اور لڑکی کی تولد مین غمگین نہو وین کہ لڑکیونکا ثواب بہت ہی

بہت لڑکون والون نی آرزو کی ہی کہ کاش ہماری لڑکا نہوتا لڑکی ہوتی یہ مضمون مسائل اربعین اور سراج المنیر کا ہے

تیسرا دقیقہ

تیسرا دقیقہ اس بیان مین کہ عقیقہ سنت ہی یا واجب سو جاننا چاہیے کہ امام شافعی رح کی نزدیک عقیقہ سنت ہی شرح مقدی مین ہی العقیقة سنة وقیل تطوع وعن احمد انہا واجبة یعنی عقیقہ سنت موکدہ ہی انکی حدیث کی دلیل سی اور سوا اسکی ان و ھو حاصل کلام الشیخ ہی کہ امام احمد کی نزدیک واجب ہی لیکن امام اعظم کی نزدیک لڑکا یا لڑکی کی جنم دور کرنی سی لڑکی کی حقیقة العقیقة ناقلا عن مجموع الروایات العقیقة سو لڑکی کی وقت کی آلایش پونچھنا بعض الناس وعندنا لیست بواجبة ولا سنة لقولہ علیہ السلام نسخ رکا نستحب ہی اور کل دم قبلہا یعنی اوس رسالی مین جسکا نام حقیقة العقیقہ ہی مجموع الروایات سی نقل کرکی لکہا ہی امام شافعی کی نزدیک سنت اور بعضی لوکون کی نزدیک واجب ہی اور ہماری عالمون کی نزدیک نہ واجب ہی نہ سنت اسواسطی کہ حضرت صلعم نی فرمایا کہ قربانی نی اونکو پہلی کی سب خون منسوخ کر دیی اور بعضون نی یہ زعم کیا ہی کہ عقیقہ امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک بدعت ہی لیکن محققین حنفیہ اسطرف گئی ہین کہ بدعت کی نسبت امام صاحب کیطرف صریح افترا ہی بلکہ حنفیون کی نزدیک عقیقہ مستحب ہی اور امام محمد کی موطا مین ہی کہ عقیقہ جاہلیت کی رسم تہی سو پہلی اسلام مین جاری رہی پہر اسکی بعد قربانی نی سب اگلی ذبح منسوخ کر دیی جیسی کہ رمضان کی روزون نی سب روزی منسوخ کر دیی اور جیسی جنابت کی غسل نی سارے پہلی غسل منسوخ کر دیی اور زکوة نی بالکل سب کی صدقی منسوخ کر دیی ایسا ہی مضمون شرح سفر السعادة کا ہی

چوتہا دقیقہ

چوتہا دقیقہ اسمین دو تتمی ہین پہلا تتمہ اسمین کئی فائدی مذکور ہین جو عقیقی سی تعلق رکہتی ہین سو معلوم کیا چاہیے ایک لڑکون کا حق ماباپ کی ذمی پر یہ ہی کہ پیدا ہونی سی ساتوین دن لڑکی کا عقیقہ کرین لیکن اوس لڑکی کی مال سی نکرین پہر اگر اوسکی مال سی کیا تو تاوان یعنی بدلہ دینا لازم ہوگا سو اگر باپ کو عقیقی کا مقدور نہو اور ماسی ہوسکتا ہو تو ماہی کر دیی چنانچہ شرح مقدی مین لکہا ہی والمخاطب بہا من علیہ نفقة الولد فلیس للولی فعلہا من مال ولدہ لانہا تبرع فان فعل ضمن ولا تخاطب بہا الام الا عند اعسار الاب یعنی عقیقی کا حکم اوسپر ہی جسپر لڑکی کا کہانا کپڑا واجب ہی سو لڑکی کی ولی کو اوسکی مال سی عقیقہ کرنا درست نہین اسواسطی کہ عقیقہ نفل ہی اپنی طرف سی احسان سو اگر اوسکی مال سی کیا تو ضمانت دینا ہوگا اور ماکو عقیقی کا حکم نہین مگر جب باپ بمقدور نہو تو البتہ ما کر دیی اور عقیقہ کیا ہی لڑکا پیدا ہونی مین دو بکریان اور لڑکی کی تولد مین ایک بکری ذبح کرنا اور اگر ساتوین دن عقیقہ نہوسکی تو امام شافعی سی روایت ہی کہ چودہوین دن کری اور اگر اوسدن بہی نہوسکی تو اکیسوین دن کری اور اگر اوسدن بہی اتفاق نہو تو اٹہائیسوین دن کر دیی اور اوسدن بہی نہ ہوجاوی تو پینتیسوین دن کری اور اگر اوسدن بہی موقوف رہی تو بیالیس دن گذرین تب یہ سنت ادا کری اسیطرح سات سات دن بڑہاتا جاوی پہر اگر مہینی گذر جاوین تو بہی سات کا حساب لگاتا جاوی مثلا سات مہینی بعد یا چودہ مہینی بعد یا اکیس مہینی بعد

سکو صحیح بتلایا اور کمتر حد عمر کی خلاف اسکے نے برس یا چودہ برس یا کیس برس اور علی ہذا القیاس اور امام محمد سے
قدر نہین اور اوسکی تفصیل تحفہ ( ) بلا مید مین ایک بکری تو اوسکی پیدا ہونیکی دن ذبح کرین اور دوسری
بجانیں نہین فائدہ مصنف نے وجہ یہ ہی کہ موٹا اور تندرست اور ہاتھہ پاؤن سی سلامت ہووے
ایسکے ویرا وسپیرکا ... شیئا ومآ آن ہی وھی کالاضحیۃ فی سنھا وجنسھا وسلامتھا مانع
و مخیای و کذا تلله سراب الحامان منھا والتصدق والاھداء والادخار وفی امتناع نحو البیع
وفی التعین بالتعین واعتبار النیۃ وفی غیر ذلک یعنی قربانی کے جانور کیطرح عقیقے مین جانور کا
بہی لحاظ کرین اوسکی عمر مین یعنی جیسا وہ دنا ہوا چاہیے ویسی ہی یہ اور جنس مین یعنی جیسی قربانی کرنا منڈے
اور دنبی اور اونٹ یا اور گائی کی خصی سی درست ہی ویسی ہی عقیقہ درست ہی اور جیسا اوسکا بدن
بی عیب چاہیے کہ قربانی کو کفایت کری ویسا ہی یہ اور جیسا اوسمین اچہا جانور چاہیے ویسی ہی اسمین اور جو
اوسکو کہاوی سو اسکو کہاوی اور جیسی اوسکو خیرات کرین ویسی اسکو خیرات کرین اور جیسی وہ دوستونکو
تحفہ بہیجا جاوی ویسی ہی یہ اور جیسا وہ پاسی رکہا جاوی ویسی ہی یہ اور جیسا اوسکا بیچنا منع ہے
ویسا ہی اسکا اور جیسا وہ معین کرنی سی معین ہوجاتا ہی ویسی ہی یہ اور جیسی اوسمین نیت کا اعتبار ہی ایسی ہی
اسمین اور اسکی سوا اور چیزون مین قربانی اور عقیقے کا ایک حکم ہی اور عقیقے کی جانور کی ہڈیان اسطرح
علیحدہ کرین کہ ٹوٹ نجاوین اسواسطی کہ ہڈی نوٹنی مین لڑکی کی سلامتی کی تفاؤل ہے اور یہی امام مالک کا
مذہب ہی شرعۃ الاسلام کی شرح مین ہی ولا یکسر للعقیقۃ عظم من عظامہا بل تقطع من المفاصل
کہ عقیقے کے ہڈی توڑی جاوی بلکہ جوڑ و سنی جدا کیا جاوی اور مشکوۃ کی ترجمی مین ہی کہ امام شافعی کے
نزدیک یہی ہی کہ ہڈی توڑی جاوی اور میزان شعرانی مین ہے کہ امام شافعی اور احمد کی نزدیک
مستحب ہی کہ ہڈی نتوڑی جاوی اور بعضی علما ہڈی توڑنی کو مستحب کہتی ہین کہ اسمین لڑکی کی تواضع
اور انکسار کی فال ہی جاننا چاہیے کہ بہتر تو یہ ہی کہ عقیقے کو لڑکی کا باپ یا دادا یا چچا ذبح کری یا ایسا آدمی
یعنی جسکو یہ کہین وہ ذبح کری اور نہین تو جو کوئی ہو اور یہ بھی عقیقے کی تابع ہی کہ بعد ذبح کی مولود کے
سر کی بال مونڈوا کی بالون برابر چاندی یا سونا تول کی محتاجون کو دی دیوین اور بال زمین مین گاڑ دین
یہ مضمون طیبی شرح مشکوۃ کی شرح کا ہی اور اس لڑکی کی سر پر کوئی خوشبو کی چیز جیسے زعفران اور صندل لگاوین
اور جاہلیت کی رسم تہی کہ جب جانور ذبح کرنیکا ارادہ کرتی تہی تو اوس جانور کی تہوڑی سی بال لیکر
اوسکی گردنکی رگوں کی مقابل رکہتی تہی اور جو خون اون رگوں سی نکلتا تہا اوسمین اون بالونکو تر کرکی سر پر
ملتی تہی کہ خون کی لکیرین اوسکی سر پر بن جاوین بعد اسکی سر کو دہوکر مونڈ واتی تہی اسکو تدمیہ کہتی ہین یہ
بری رسم ہی اس سی پرہیز کرین فی شرح المقدمہ ویکرہ تلطیخ راس المولود بالدم لانہ
فعل الجاھلیۃ اور مشکوۃ مین بریدہ اسلمی سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کنا فی الجاھلیۃ اذا ولد

(حاشیہ) جو جانور قربانی میں درست ہے وہی عقیقہ میں درست ہے ... بکرا عقیقہ میں درست نہیں ...

(حاشیہ) جن جانوروں کی قربانی درست نہیں ان کا عقیقہ بھی درست نہیں ... اور قربانی کی طرح جو جانور ... عقیقہ میں بھی درست نہیں

لاجدنا غلام ذبح شاۃ ولطخ راسہ بدمہا فلما جاء الاسلام کنا نذبح الشاۃ یوم السابع ونحلق راسہ ونلطخہ بزعفران رواہ ابو داؤد یعنی ایام جاہلیت کی زمانی مین ہمارا یہ حال تہا کہ جب ہم مین کسیکی لڑکا پیدا ہوتا تہا تو بکری ذبح کرتی تہی اور اوسکا خون اوس لڑکی کی سر پہ لگاتی تہی پہر جب اسلام آیا تو ہم ساتوین دن بکری ذبح کرتی تہی اور اوسکا سر مونڈواتی تہی اور سر پر زعفران لگا دیتی تہی اس حدیث کی رو سے معلوم ہوا کہ وہ جو اماطۃ الاذی کا لفظ اور بڑا ہی ہی کہ ہم اوسکا نام رکہدیتی ہتی اور خطابی کہتی ہین کہ اوس لڑکی کا سر خون سی بہر کر نجس کرنا کیونکر درست ہو حال آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مولود سی ایذا کی چیز اور نجاست دور کرو اور عقیقہ کا گوشت بانٹنی کا مستحب طریق یہی ہی کہ اوس جانور کا سر مونڈنی والی کو دین اور ایک ران دائی جنانی کو دین بعد اسکی باقی گوشت کی تین حصی کرین سو ایک حصہ تو فقیرون محتاجون کو دین اور دو حصی اقربا اور ہمسایہ کو تقسیم کرین یہ تقریر مسائل اربعین کی ہی اور عقیقہ کا چمڑا اور سر اور پاتی گاڑنا جو مشہور ہی سو اوسکا کسی کتاب مین کچہ اثر نہین معلوم ہوتا تو ظاہر یہی ہی کہ ناجائز ہو اسلیے کہ اسمین تلف مال ہی اور مال کا تلف کرنا شرع مین درست نہین اور امام شافعی کی مذہب کی کتابو مین مذکور ہی کہ عقیقہ کا گوشت پکا کر تقسیم کرنا بہتر ہی اور اگر شیرین پکواوین تو اور بہی بہتر ہی کہ اسمین لڑکی کی شیرینی اخلاق کی فال ہی چنانچہ یہ مضمون شرح مقدمہ مین موجود ہی وان یطبخ بحلو تفاؤلا بحلاوۃ اخلاق المولود اور یہ جو مشہور ہی کہ عقیقہ کا گوشت عقیقہ والی ماں باپ دادی دادا نانی نانا بیٹی بیٹا پوتی پوتا نکہا وین سو مسلمانون اور صالحو نکی رسم ہی ما راٰہ المؤمنون حسنا فہو عند اللہ حسن بلکہ خاتم المحدثین نی حدیث کل غلام مرہون بعقیقتہ سی نکالا ہی کہ اس حدیث مین رہن کی لفظ کہ گرو کی معنی مین ہی فدیہ دینی پر دلالت کرتی ہی اسواسطی ماں باپ وغیرہ کو کہ اوسکی طرفسی فدیہ دینی کا ارادہ کرتی ہین کہانا مکروہ ہی چنانچہ اسی سببسی مسلمانونکی عادت جاری ہی کہ ماں باپ اس گوشت کو نہین کہاتی اور فقہا کی فہم بموجب اس حدیث مین اس معنی کیطرف لطیف اشارہ ہی چنانچہ یہ تقریر تحفۃ المشتاق فی بیان النکاح والصداق مین موجود ہی اور عقیقہ مین اونٹ اور گای بہی ذبح کرنا درست ہی اور ان دونونکا ساتوان حصہ بمنزلہ ایک بکری کی ہی سبع البدنۃ او البقرۃ کشاۃ شرح مقدمہ کی عبارت موجود ہی یعنی ساتوان حصہ اونٹ یا گای کا ایک بکری کا حکم رکہتا ہی اور جب ارادہ ذبح کا کری تو یہ دعا پڑہی کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کری اللہم ہذہ عقیقۃ ابنی فلان دمہا بدمہ ولحمہا بلحمہ وعظمہا بعظمہ وجلدہا بجلدہ وشعرہا بشعرہ اللہم اجعلہا فداء لابنی من النار یعنی ای اللہ یہ عقیقہ میری بیٹی کا ہی جسکا فلانا نام ہی اسکا خون اوسکی خون کی بدلی اور اسکا گوشت اوسکی گوشت کی بدلی اور اسکی ہڈی اوسکی ہڈی کی بدلی اور اسکا چمڑا اوسکی چمڑی کی بدلی اور اسکی بال اوسکی بالون کی بدلی بار خدایا کر دی اس عقیقہ کو میری بیٹی کا اول آگ سی بچاو اگر ذبح کرنی والا لڑکی کا باپ نہو کوئی اور ہو تو اس کا اور اوسکی باپ دونونکا نام لیوی

تقسیم گوشت عقیقہ

۱۰

فلانی نے کہا ہے اور اگر مولود مونث ہو تو ضمیر مذکر مونث کر دین اور اوسکی تفصیل تحفہ ... بدا مہا آخر تک پڑہی ہے بعد اسکی یہ دعا بہی پڑہ لے فائدہ مصنف إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ یعنی مینی منہ کیا اوسکی طرف جسنی زمین اور آسمان بنای ابراہیم کی دین پر ایکطرف کا ہوکر اور مین نہین شریک کرنیوالا بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کیطرف ہی جو پروردگار ہی عالم کا کوئی نہین اوسکا شریک اور یہی مجکو حکم ہوا اور مین حکم برداروں سی ہوں ای اللہ تجہی سے اور تیری لیے ہی سب کچہ اللہ کی نام سی مین شروع کرتا ہوں اور اللہ بہت بڑا ہی

دوسرا تتمہ اسمین اون حقوق کا بیان ہی جو اولاد کی ماں باپ کی ذمی ہین سو دریافت کیا چاہیی کہ ایک حق یہ ہی کہ اولاد پیدا ہو تو اوسکو نہلاوین اور سفید کپڑی مین اوسکو لپیٹین اور زرد کپڑی سی بچاوین چنانچہ حقیقۃ العقیقہ مین شرعہ سی نقل کرکی لکہا ہی کہ یُغسل ویُلفّ المولود فی خرقۃٍ بیضاء نقیۃ ولا یُلفّ فی خرقۃٍ صفراء دوسرا حق یہ ہی کہ اوسکی کانین اذان کہی عن ابی رافع قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أذّن فی أذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوۃ رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح یعنی ابورافع سی روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مینی دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اذان دیتی حضرت امام حسن رض کی کان مین جب وہ پیدا ہوئی اور مفتاح النجاۃ مین ہی کہ جب ایک امام دونون اماموں یعنی حسنین مین سی پیدا ہوئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داہنی کانمین اذان کہی اور بائین کان مین اقامت اور امام حسین رض سی روایت ہی کہ جسکے کوئی اولاد پیدا ہووی تو چاہیی کہ داہنی کانمین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اسکی برکت سی لڑکا مرض ام صبیان سی محفوظ رہیگا سید نی مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی کہ کان عمر بن عبد العزیز یؤذّن فی الیمنی ویُقیم فی الیسری اور شرح مقدمہ مین ہی کہ یُسنّ أن یؤذّن فی أذن الولد الیمنی وأن یقام فی الیسری للاتباع ولأنہ یمنع ضرر امّ الصبیان اس کا مطلب وہی ہی جو امام حسین رض کی روایت کا ہی جاننا چاہیے کہ اذان کہنا اس واسطی مسنون ہوا کہ لڑکی کو پہلے ہی دنیا مین آتی وقت اللہ تعالے کا نام سنانا چاہیی پہر اذان کی تخصیص اسواسطی ہی کہ اس سی شیطان بہاگتا ہی اور رزین کی روایت مین آیا ہے کہ قل ہو اللہ بہی پڑہے اور روضہ مین ہی کہ مستحب ہے کہ لڑکی کی کانمین کہی اللّٰہم إنی أعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم یعنی ای اللہ مین اس اولاد کو اور اوسکی اولاد کو تیری پناہ مین دیتا ہوں شیطان مردود سے یہ مضمون مشکوۃ کے شرح اور شرح سفر السعادۃ کا ہے

تیسرا حق

تیسرا حق یہ ہی کہ اوسکی لڑکی کی تالو مین کوئی میٹھی چیز ملین جیسی خرما تا
ایمان کی مٹھاس نصیب کرے حقیقۃ العقیقہ مین ہی ویحنک بالتمر کذا وقیل بتطہیرہ عن
الذنوب ای یضغ لہ التمر ثم یطعم وفی العینی شرح البخاری ویسمی … وحاصل کلام الشیخ
تحنیکہ فان قلت ما الحکمۃ فی تحنیکہ قلت قال بعضہم یصنع ذلک بالصبی … لیتقوی
علیہ فیا سبحان اللہ ما ایراد ہذا الکلام واین وقت الاکل من وقت التحنیک وہو حین یولد
والاکل غالبا بعد سنتین او اقل او اکثر والحکمۃ فیہ انہ یتفاءل لہ بالایمان لان التمر ثمرۃ
الشجرۃ التی شبہہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمؤمن وبحلاوتہ ایضا والاولی فی
التحنیک التمر فان لم یتیسر فالرطب والا فشیء حلو وعسل النحل اولی من غیرہ ثم ما لم تمسہ النار
یعنی تحنیک کیا جاوے لڑکا چھوہارے سے تاج المصادر لغت کی کتاب مین لکہا ہی کہ تحنیک کے معنی لڑکی کا تالو ملنا
مطلب یہ ہی کہ چھوہارا چبا کر اوسکو کہلانا اور عینی بخاری کی شرح مین ہے کہ مستحب ہی لڑکی کی تحنیک او رلیجانا
کسی اچھے آدمی پاس کہ وہ تحنیک کردے پہر اگر تو کہے کہ تحنیک مین کیا حکمت ہی تو مین کہونگا کہ بعضونکا قول
تو یہ ہی کہ اسواسطے تحنیک کرتی ہین کہ اوسکو کہانیکی عادت ہووے یعنی وہ کہانیکا خوگر ہوجاوے اور قوت حاصل
اوسکو کہانی پر سو یہ بات بڑی تعجب کی ہی اے سبحان اللہ کہان کہانیکا وقت کہان تحنیک کا وقت تحنیک
پیدا ہوے کی وقت ہوتی ہی کہانا کم وبیش دو برس بعد ہوتا ہی حکمت اسمین لڑکی کی ایمان کی تفاؤل ہی
اسواسطے کہ چھوہارا ایسے درخت کا پہل ہے کہ اوسکو اور اوسکی شیرینی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مومن سے اور اوسکی شیرینی ایمان سے تشبیہ دی ہی اور بہتر یہ ہی کہ خشک چھوہارے سے تحنیک کرین پہر اگر
نہ میسر ہو تو تر ہی چھوہارا سہی اور یہ بہی نہو تو جو میٹھی چیز بہم پہنچے اور نحل کا شہد بہتر ہی اور شیرین چیزے سے
پہر اسکے بعد جو ایسی چیز ہو کہ آگ مین پکی ہو روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خرما چبا کر عبد اللہ
بن زبیر کی موہنہ مین ڈالا تو پہلی چیز کہ اوسکی شکم کی اندر گئی حضرت کی دہن مبارک کا لعاب ہی تہا بعد اسکے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خرما اونکی تالو مین ملا پہلا لڑکا کہ اسلام کی زمانی مین پیدا ہوا ابن زبیر ہی تہی انکے
پیدایش کی مسلمانونکو بڑی خوشی ہوتی تہی سبب یہ کہ لوگ کہتے تہے کہ یہودیون نے سحر کیا ہی کہ مسلمانون سے
اولاد نہ پیدا ہو یہ مضمون جامع شتی کا ہی

چوتہا حق

چوتہا حق یہ ہی کہ اوسکو کسی صالحہ شریف القوم عورت کا
دودہ پلاوے احمقہ فاسقہ اور اجلاف عورت کی دودہ سے بچاوے اور سنت تو یہی ہی کہ خود ماہی پلادیے
حدیث مین ہی کہ لیس للصبی خیر من لبن امہ یعنی نہین بہتر ہی لڑکی کی حق مین اوسکی ماکی دودہ سے
یہ مضمون شرعۃ الاسلام کا ہی

پانچوان حق

پانچوان حق یہ ہی کہ لڑکی کی رونے سی تنگدل اور ملول نہو اچاہیے
کہ روتی وقت لڑکا حق تعالی کی حمد اور والدین کی لیے دعا اور استغفار کرتا ہی اور بعض اخبار مین
وارد ہی کہ فرزند مومن چار مہینے تک لا الہ الا اللہ کہا کرتا ہی بعد اوسکی چار مہینے تک محمد رسول اللہ کہتا ہے

بہ الصداق الحمد لله یعنی
سکو صحیح بتلایا اور بکثرت حمد کی

مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفة ... ہمّ اغفر لی ولوالدیّ کا ورد کرتا ہی اور کافر کا لڑکا ہی کلمہ پڑھتا ہے
بالیسن نہین. فائدہ مصنف ... اللهم لعنة الله علی والدیّ کہتا ہی یہ سب تقریر شرح شرعة الاسلام مین ہے
بروز اور سپیر کا حق پر
ہ کہ پیدا ہونیکی ساتوین دن اوس بچی کا اچھا سا نام رکہی شرعة الاسلام مین ہے ویحسن
اسم ولده فانه یدعی یوم القیمة باسمه واسم ابیه وتسمیته باسم من اسماء الانبیاء
صلوات الله علیهم اجمعین واحق ما یسمّی به الولد عبد الله وعبد الرحمن ونحو ذلك یعنی
اچھا نام رکہی اپنی اولاد کا کہ قیامت کی دن وہ اپنی نام اور اپنی باپ کی نام سی پکارا جائیگا اور پیغمبرونکی
نام پر نام رکہی اور بہت بہتر نام عبد الله اور عبد الرحمن ہی اور اسکی سوا جس نام مین عبد کی لفظ یا امة کی
لفظ ہو الله تعالی کی کسی نام کیطرف مضاف ہو جیسی عبد الله ذکر کا نام اور امة الله مونث کا نام
یا الله دیا اور الله وہی اور خدا بخش وغیرہ نام آور ترمذی مین ابن عمر کی روایت سی ثابت ہوا کہ حضرت
رسالت پناہ صلی الله علیه وسلم نی ساتوین دن لڑکی کی نام رکہنی کا حکم کیا مشکوۃ مین ہی احبّ
الاسماء الی الله عبد الله وعبد الرحمن واصدقها همام والحارث یعنی بہت پیارا نام
الله تعالی کی نزدیک عبد الله وعبد الرحمن ہی اور بہت سچا نام ہمام اور حارث ہی فائدہ عبد الله
اور عبد الرحمن اسواسطی اچھا نام ٹھہرا کہ اس نام سی بندگی کی صفت کہ حقیقت انسان کی ہی الله تعالی کی
واسطی ثابت ہوتی ہی اور ہمام او حارث اسواسطی سچا نام مقرر ہوا کہ ہمام کی معنی ہین اندوہناک اور کوئی
شخص دنیا مین غم اور اندوہ سی خالی نہین اور حارث مشتق ہی حرث سی جسکی معنی کسب اور زراعت کی ہین
اور دنیا مین سب لوگ کاسب ہین جو کچھ یہان بوئین گی وہان کاٹین گی الدنیا مزرعة الآخرة اور
یہ بھی روایت ہی کہ خیر الاسماء ما حمّد وما عبّد یعنی بہتر نام وہ ہی جو حمد اور عبد سی نکلا ہو جیسی
محمد اور احمد اور عبد الله اور عبد الکریم اور سنن نسائی اور ابو داؤد مین وہب جشمی سی روایت ہے کہ رسول خدا
صلی الله علیه وسلم نی فرمایا کہ تسمّوا باسماء الانبیاء یعنی نام رکہو پیغمبرونکی نام پر یہ حضرت نی
بطریق استحباب فرمایا کہ پیغمبر مخلوق مین افضل اور اکمل لوگ ہین تو انکی نام سب نامونسی اشرف اور افضل
ہوی سیوطی کی جامع صغیر مین ہی کہ طبرانی نی عبد الله ابن عباس سی روایت کی کہ من ولد له ثلثة
اولاد فلم یسمّ احدهم باسم محمد فقد جهل یعنی جسکی تین اولادین ہوئین سو اوسنی ایک کا نام
محمد صلی الله علیه وسلم کی نام پر نہ رکہا تو بیشک اوسنی اسکا ثواب نہ جانا اور بخاری اور مسلم اور ابو
داؤد مین ابو ہریرہ رض سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نی فرمایا تسمّوا باسمی یعنی میری
نام پر نام رکہو جاننا چاہیی کہ حضرت کی نام پر نام رکہنا مستحب ہے اکثر روایتون مین اسکی ترغیب اور بشارت
واقع ہی کہ جسکا نام محمد ہوگا اوسکی رسول خدا شفاعت کرینگی اور اوسکو بہشت مین لاوینگی چنانچہ صاحب
قصیدہ بردہ نی کہا ہی شعر فانّ لی ذمّة منه بتسمیتی محمدا وهو اوفی الخلق بالذمم شرح مسائل شرح

شمائل مین ہی ومنعی ان تجمی التیمۃ باسم من اسماءہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل بتطهیرہ وتعین
قال اللہ تعالیٰ بعزتی وجلالی لا اعذب احدا یسمی باسمک فی ... وحاصل کلام الشیخ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسے نام پر نام مقرر کیا جاوے اسواسطے کہ حدیث ... کہ ...
روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجکو اپنی عزت اور جلال کی قسم کہ ہرگز نہ عذاب کرونگا کسیکو
جسکا نام تیرے نام پر ہوگا آگ مین اور یہی حدیث قدسی مین وارد ہے کہ انی الیت علی نفسی ان لا ادخل
النار من اسمہ احمد او محمد یعنی بیشک مینے قسم کہائی اور ٹہرالیا اپنے نفس پر کہ نہ داخل
کرون آگ مین اوسکو جسکا نام احمد یا محمد ہو اور ایسے نام جنمین خصومت اور بدشگونی نکلے ہرگز نہ رکھے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برا نام حرب اور مرہ ہے کہ پہلے سے لڑائی اور خصومت اور
دوسرے سے تلخی اور بدشگونی ظاہر ہوتی ہے اور ان ناموں سے احتراز کرین جنسے بڑی شان اور بڑا مرتبہ
معلوم ہو جیسے شاہنشاہ اور ملک الاملاک حدیث مین آیا ہے ابوہریرہ رضہ کی روایت سے کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوارترین ناموں مین اللہ تعالیٰ کی نزدیک شاہنشاہ ہے اور ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے کہ لا مالک الا اللہ یعنی کوئی بادشاہ نہین سوا اللہ کی اور صحیح مسلم مین ہے کہ سخت
غضب مین اور بڑا خبیث وہ آدمی قیامت کی دن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوگا کہ اوسنے اپنا نام ملک الاملاک
یعنی شاہنشاہ رکہا تہا کوئی بادشاہ نہین اللہ تعالیٰ کے سوا اسواسطے جاننا چاہیے کہ ان ناموں کی سوا
جس نام مین ایسا وصف پایا جاوے اوسکا یہی حکم ہے مثال کی واسطے ایک دو نام لکہی گئے یہ مضمون سفر السعادۃ
وشرح کا ہے چھٹا تو ان حق لڑکی کا ختنہ کرنا ہے مجمع البرکات مین ینابیع سے نقل کرکے لکہا ہے تلاب
ان یختن ولدہ یعنی باپ کو چاہیے کہ اپنے بیٹے کا ختنہ کرے اس مقام پر ختنی کی معنی لکہنا مناسب
ہوا جاننا چاہیے کہ ختن فتح خای نقطہ دار اور سکون تای مثناۃ کی ساتھ ختنہ کرنا اور اگر خا اور تا دونو
زبر یعنی فتح پڑہو تو داماد اور خسر یعنی جورو کے باپ اور جورو کی طرف کے رشتہ دار کو کہتے ہین اور ختان
خی کی زیر یعنی کسرہ کی ساتھ ختنہ اور مرد اور عورت کی پیشاب کی جگہہ کا کاٹنا اور ختنہ خا اور تا دونو
زبر سے ساس یعنی جورو کی ما یہ سب قاموس مین ہے اور جاننا چاہیے کہ امام اعظم اور مالک اور احمد اور
اکثر علما اور بعضی شافعیون کی نزدیک ختنہ کرنا سنت ہے اور شعار اسلام سے ہے یہان تک اگر کسی
شہر کی سب لوگ ملکر اتفاق کرین کہ ختنہ نکیا چاہیے تو حاکم کو چاہیے کہ انسے لڑے یہ مضمون محیط سے منقول
اور فتاوی قاضی خان مین یہ ہے کہ اذا اجتمع اهل مصر علی ترک الختان قاتلہم الامام کما
یقاتلہم فی ترک سائر السنن اور ختنے کی مسنونیت کی موید امام احمد کی مسند مین حدیث ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الختان سنۃ للرجال ومکرمۃ للنساء اور اکثر شافعیون اور بعضے علما
کی نزدیک واجب ہے اور دونون گروہ کی دلیلین بڑی بڑی کتابون مین موجود ہین جسکو دیکہنا ...

ہی الصداق ایکیڑہ یعنی
بکو صحیح بتلایا اور کمتر حد جہد کی
نرہنین اور اوسکی تفصیل تحفۃ ا
باثر نہین فائدہ مصنف
پشاکرو پرا و پیپرکا ہی

ن ہی اختلاف سوا امام اعظم سی منقول ہے کہ کا علم [illegible] بعد المتہ
کا کچہ علم نہین اور کوئی قطعی دلیل ہے [illegible] نہین اور رضا جیسی [illegible]
م محدثین سی بھی اسمین منقول [illegible] ثابت نہین و حسن الایہ سی روایت ہی کہ ختنہ

وقت اوسوقت سی شروع ہوتا ہی کہ لڑکا ختنہ کی تکلیف کو سہہ سکی اور باقی رہتا ہی جبتک بالغ نہو جاوی چنانچہ فتاوی قاضی خان مین یہ مضمون موجود ہی وابوحنیفۃ لم یقدر وقت الختان قال شمس الائمۃ الحلوانی وقت الختان حین یحتمل الصبی ذلک الی ان یبلغ اور بعضے کہتے ہین کہ ختنہ پیدا ہونیکی ساتوین دن کیا چاہیی اور بعضون نے سات برس کی بعد تجویز کیا ہی اور بعضون نے نو برس کی بعد اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ اگر نو برس سی کم عمر مین ختنہ کر ڈالا تو بہتر ہی اور اگر کچہ تہوڑی زیادہ عمر کی بعد کرین تو بہی کچہ ڈر نہین اور وہ عبارت یہ ہی وینبغی ان یختن الصبی اذا بلغ تسع سنین فان ختنوہ وھو اصغر من ذلک فحسن وان کان فوق ذلک قلیلا فقالوا لا باس بہ اور بعضون نی دس برس بعد اختیار کیا ہی اور بعضی شافعیون نی یہ اختیار کیا ہی کہ لڑکی کے ولی پر واجب ہی کہ قبل بلوغ کی اوسکا ختنہ کر ڈالی اور صحیح مذہب یہ ہی کہ لڑکیکا حال دیکہین اگر اوسکو طاقت ہو تو تاخیر نکرین اور اگر ضعیف ہو تو قوت آنی تک دیر تک مضایقہ نہین چنانچہ یہ مضمون مجمع البرکات مین موجود ہے والصحیح ما قالہ ابوحنیفۃ بانہ لا یوقت ولکن ینظر الی حال الصبی فان کان بہ من القوۃ ما یطیق ذلک فانہ لا یؤخر واما اذا کان ضعیفا فانہ یؤخر الی ان یقوی ثم یختن کذا فی کنز العباد اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رضکے روایت سی ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ اسّی برس کی عمر مین واقع ہوا اور تفسیر زاہدی مین ہے کہ مروی ہی ان ابراھیم علیہ السلام اختتن وھو ابن ثمانین سنۃ بالقدوم یعنی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ قدوم مین ہوا اور وہ اسّی برس کی تہے اور حضرت اسحاق کا ختنہ پیدا ہونیکی سی ساتوین دن ہوا اور حضرت اسمعیل کا تیرہوین برس تو حضرت اسمعیل کی اولاد مین یہ سنت جاری ہے کہ تیرہوین برس ختنہ کیا کرتے ہین یہ تقریر شرح سفر السعادۃ مین ہی اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ فخر الدین رازی نے ختنے کی مشروعیت کی حکمت مین صحیح نکتہ لکہا ہی کہ جب تک ختنہ نہووی اور سر ذکر کہلڑی مین چہپا رہی تب تک آلہ مجامعت نرم ہوتا ہی اور ست کی وقت لذت زیادہ ملتی ہے اور جب وہ چمڑا کٹ گیا اور سر ذکر ظاہر ہو گیا تو اوسمین کچہ کڑہگی آجاتی ہی تو اس صورت مین وہ پہلی لذت کم ہو جاتی ہی حاصل یہ کہ جو عضو چہپا رہتا ہی اوسمین حس لمس زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت کہلی عضو کے چنانچہ زبان اور لبون سے یہ تجربہ ظاہر ہے

اور شریعت کی حکمون مین درمیان کی راہ اور اعتدال ہی نہ افراط او

چھوڑتی ہین کہ بہت افراط سی لذت ہو نہ ایسی تدبیر کرتی ہین کہ بالکل لذت

بگڑ ڈالتی ہین کہ اسین اعتدال نہ فوت ہووی یہان ختنی کی لگا وکی کئی مسئلی ہین کہ [illegible]

رکہنا چاہیی پہلا مسلہ جس لڑکی کا ختنہ ہوا اور اوسکا چمڑا جتنا چاہیی اوتنا سب نکٹا اگر آدہی سی

زیادہ کٹا تو اوسپر ختنی کا حکم جاری ہوگیا اور سنت ادا ہوگئی اور اگر آدہا یا آدہی سی کم کٹا تو اوسکا ختنہ

اور سنت باقی رہی ادا نہوئی دوسرا مسلہ ایک ایسا لڑکا ہو کہ بغیر ختنہ کئی ہوی اوسکا [illegible]

جتنا ختنی سی ظاہر ہوتا ہی اور اوسکو جو کوئی دیکہی تو یہ جانی کہ اسکا ختنہ ہوگیا ہی اور اوسکا ختنہ بغیر ایذا او

تکلیف کی ممکن نہین تو اسکو کسی سیانی حجام کو دکہلاوین پہر اگر وہ کہی کہ اسکا ختنہ کرنی سی حد سی بڑھ جائیگا تو

ختنہ نکرین اسقدر سی اوسپر سی ختنی کا حکم اوتر گیا تیسرا مسلہ ایک بڈہا کافر مسلمان ہوا اور حجام نی کہا

کہ اسکو ختنی کی طاقت نہین تو اوسکا ختنہ نکرین اور یہی حکم اوس مسلمان کا ہی جو بڈہا ہوگیا اور اوسکا ختنہ نہوا

یہ تینون مسئلی فتاوی قاضی خان مین ہین چوتہا مسلہ جو لڑکا بالغ ہوگیا اور اوسکو ختنی کی طاقت حاصل

ہی تو اگلی حنفی علما اوسکا ختنہ منع کرتی ہتی تاکہ اس سنت کی ادا کرنین ستر چہپانا کہ فرض ہی ترک نہووی

پچہلی عالمون نی از راہ مصلحت جہان مرتد ہونیکا خوف ہو ایسی شخص کا ختنہ جائز رکہا ہی اور شافعی لوگ تو

ختنی کو فرض کہتی ہین تو اونکی نزدیک مرتد ہونیکا خوف ہو یا نہو دونون صورت مین ختنہ ضروری کرنا چاہیی

یہ مضمون خاتم المحدثین نی اپنی کسی رسالی مین لکہا ہی اور بعضون نی اس صورت مین یہ احتیاط کیا ہی کہ اگر

ہوسکی تو وہ شخص خود اپنی ہاتہ سی اپنا ختنہ کرلیوی یا کسی عورت سی کہ ختنہ کرنا جانتی ہو نکاح کرلی وہ ختنہ

کردی یا ایسی لونڈی مول لی جس سی ختنہ ہوسکی چنانچہ فتاوی عالمگیریہ مین یہ مضمون موجود ہی اوسکی

عبارت یہ ہی وقیل فی ختان الکبیر اذا امکن ان یختن نفسہ فعل والا لم یفعل الا ان یمکنہ

ان یتزوج او یشتری ختانۃ فتختنہ پانچوان مسلہ سنت یہ ہی کہ ختنہ پیر کی دن آفتاب ڈہلی کرین اور

اتوار کیدن مکروہ ہی جواہر الفتاوی مین ہی السنۃ فی الختان ان یکون فی یوم الاثنین بعد

الزوال ویکرہ یوم الاحد لانہ للبناء والزیادۃ وہذا نقصان یعنی ختنی مین سنت یہی کہ

پیر کیدن کیا جاوی زوال کی بعد اور اتوار کیدن مکروہ ہی اسواسطیکہ اتوار کا دن بنانی اور زیادتی کی

واسطی ہی اور ختنہ نقصان اور کم کرنیکا نام ہی آٹہوان حق یہ کہ اولاد کو دین کا علم سکہلاوی پہر جب

بڑہ جاوی نوان حق یہ کہ جب اولاد بالغ ہو جاوین تو وہ اگر لڑکا ہی تو کسی شریف القوم عورت سی

اوسکا نکاح کردی اور اگر لڑکی ہی تو اوسکو بہی کسی پرہیزگار آدمی سی بیاہ دی اور فاحشہ عورت اور بدوضع

مرد سی لڑکی لڑکا دونونکو بچاوی کہ اسین دین و دنیا دونونکا نقصان ہی اور بہت سا مہر نہ مقرر کری

کہ مہر کی خوبی تہوڑی ہی مین ہی چنانچہ عقبہ بن عامر رض سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

وقیل بتطہیرہ بعین ... حاصل کلام الشیخ [illegible]

[illegible] ۱۲ مولف

یعنی اللہ تعالی نی اتوار کیدن دنیا پیدا کیا جس آسمان بنا اور مٹی پتھر کہ جس سی زمین پیدا ہوئی ۱۲ مترجم

[illegible]

شرعۃ الاسلام مین ہی قالت الحکماء ینبغی للمتزوج ان تکون الزوجۃ دونہ باربع السن والطول والمال والحسب والا استحقرتہ وتتفاوت بہ وان تکون فوقہ باربع الجمال والادب والخلق والورع یعنی عقلمندون کا قول ہی کہ بیاہ کرنیوالیکو لازم ہی کہ ایسی عورت سی نکاح کری کہ اس چار باتون مین کم ہو عمر مین قد مین مال مین حسب مین اور نہین تو مرد کو حقیر اور ذلیل جانیگی اور چار باتون مین زیادہ ہو جمال مین ادب مین خلق مین پرہیزگاری مین ۱۲ مولف

یُرَ الصَّدَاقِ اَیْسَرُهٗ یعنی اچہا مہر وہ ہی جو تہوڑا ہو اسکیا حدیث کی راوی ابو داؤد وغیرہ ہیں
سبکو ہمنے بتلایا اور کمتر حد مہر کی دس درم شرعی جنکی ساڑہی اکتیس کلدار ہوتی ہین اور اکثر کے حد
مقرر نہین اور اوسکی تفصیل تحفۃ المشتاق فی بیان احکام النکاح والصداق مین ہی اس مختصر مین اوسکی
گنجایش نہین فائدہ مصنف نی اس رسالی کی آخر مین لکہا ہی کہ جو ماباپ کا حق اولاد پر اور استاد کا
حق شاگرد پر اور پیر کا حق مرید پر ہی اسکا بیان چہا دیہ رسالی مین خوب تشریح سی ہمنی لکہا ہی اس
رسالیمین تطویل کی سبب نہ بیان کیا جسکو دیکہنا ہو تلاش کرکی اوسمین دیکہ لی وصلی اللہ تعالی علی

خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

خاتمۃ المطبع

لاکہ لاکہ شکر اوس خالق بیمثال کو کہ جسنی خاک سی انسان کو پیدا کیا * اور اشرف المخلوقات بنایا *
حسن علم و جمال فضل ایسا دیا * کہ مظہر صفات کر دکہایا * اوسکی یم احسان سی قلزم ایک قطرہ ہی * ذرون
انوار جود سی آفتاب ایک ذرہ ہی * ہزارہا درود اوس ہادی پر کہ جسنی عبید ہی راہ اسلام کی بتائی * محنتیں
اپنی اوپر لین ہمسی تکلیف اوٹہائی * احسانون کا اونکی کیا بیان * بیان انسانئین آوین کہان * شکریہ تولد
فرزند کا عقیقی کو مقرر فرمایا * فرض و واجب نہین کہا بلکہ مستحب ٹہرایا * صدہا رحمت علما کو کہ مسائل کو صاف
بیان کیا * بڑی برکتین اون لوگون کو کہ جنہون نی چہاپ کر رواج دیا * خصوصا عبد الرحمن خان بیٹی
حاجی محمد روشن خان مغفور کی کہ والا جاہ اور صاحب اوصاف جمیل ہین * فہم و حلم مین بی نظیر شجاعت اور
سخاوت مین بی بدیل ہین * رواج شریعت مصطفویہ اونکو ہر آن منظور رہتا ہی * محی الدین والشریعۃ اونکو
کہنا زیبا ہی * بنظر فوائد مومنین کی بہت کتابین چہپوائین * اس دیار پر نہین موقوف ساری عالم مین پہیلائین *
مسائل نماز روزی کی اکثر عالم ہو گئی * مگر عقیقی خفتنی مین محتاج علما کی رہی * اونکی حسن مساعی سی یہ رسالہ
بہی چہپا اب کوئی مسئلہ عقیقی کا بی پڑہون سی نہین چہپا * خدا نی اونکی سعی کو حسن ظہور بخشا * یعنی یہ رسالہ
ذیحجہ ۱۲۶۵ ہجری مین چہپ کر مطبوع خواص و عوام ہوا

صحتنامہ رسالہ ہندیہ عقیقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	٧	شافعی	شافعی					″	١٢	ٹہرالی	تہرالی
ایضاً	١٥	کہے	کسی	″	١٤	لو	تو	١٠	١٦	نکلاہی	نکالاہی
″	٢٤	موئنڈلی	مونڈلی	٦	١٠	شاة	شاة	″	٢٤	لاینی	لاینی
″	٢٥	چاہی	چاہیے	″	٢١	عروة بن	عروة بن	١١	١٤	رسوق	رسول
″	٢٧	واسبطوا	وامیطوا	٧	٦	پیغمبر کی	پیغمبر کی فعل	١٤	٢٢	شافعیون	شافعیون
٥	٢	کرتاہی	کرناہی	تمت تمام شد				″	٢٣	محبطہی	محیط سی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد وہ خالق بیمثال ہی کہ ہماری تعلیم کی واسطی ایسی نبی آخر الزمان کو پیدا کیا کہ جنکی تعریف مین عجز سی جیسے رسنا ہمین کمال ہے اور لائق شکر کی وہ قادر ذو الجلال ہے کہ ہماری تربیت کی لیی ایسی رسول الوالعزم کو بہیجا کہ اونکی مدح مین زبان ناطقہ لال ہے سبحان اللہ کیا شان ہی اوسکی کہ واسطے پرورش اولاد کی ماباپ کو محبت دلی عطا فرمائی اور بزبان رسول مقبول اپنی کے تربیت اور تادیب کی راہ بتائی ایسے رسول مقبول کہ مخاطب برحمۃ للعالمین اور ملقب برؤف رحیم ہین امت پر باپ سی زیادہ شفیق ماسی زیادہ کریم مین جو اونکا منام ہوا اگ سی بچا ستو انعام ہوا ارشاد ہی جو ہمین ہمکو جو چاہیی سب صاف صاف بتایا اور ہمیں کفر و شرک کی کہ ہماری حق مین مضر ہین اونسی منع فرمایا اونکی اعوان اور انصار آل اطہار و اصحاب کبار ہین جبتک جسی محبت کا دم بہرتی رہے اور ترویج دین سید المرسلین مین جان و مال سے کوشش کرتی رہے خصوصا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ مخاطب بثانی اثنین اذ ہما فی الغار تہی و ملقب بصدیق رسول مختار عالی وقار تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ شرک و بدعت کی بنیاد جڑہ سی کہو دی آب تیغ سی نجاست کفر کی کفار کی دلونسی دہو دی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کمال عشق مین کئی بار کہر بار لٹایا اہل بیت رسول مین گنی گئی خطاب ذی النورین کا پایا اگر مدینہ علم کی پیغمبر اس دہان مین تو اوسکی دروازہ حضرت علی علیہم التحیہ والرضوان ہین اونکی شجاعت نے تحیر کیا اور سخاوت نے اونہین سے رواج لیا صفت قاری خدا کی اسد اللہ الغالب مظہر ہین اور خاکسارئ ابو تراب مصدر ہین قربان جائیے مجتہدین کے کہ مغز قرآن و حدیث کو پہنچکر مسائل شرعیہ کی ایسی ترتیب اور

تہذیب کی کہ اسکی بعد جگہ دہوکی اور شک کی نہی اسپر بہی اگر کوئی کسی سیدہی راہ کو چہوڑ کر ٹیڑہی راہ
چلی حافظ حقیقی بچاوی اور اوسکو فریب شیطان سی بچاوی توفیق نیک عنایت کری بعد اسکی معلوم کیا چاہی کہ اس زمین
بسبب جہلی اور علمداری اشرار اور مخالطت کفار کی اکثر لوگ اپنی دین کی جادۂ قدیم اور صراط مستقیم سے
بہک گئی اور اپنی عبادات اور عادات مین سنت سنیہ اور قواعد شرعیہ پر قائم نہی اور نفس و شیطان کے
بہکانی سے اپنی شادی غمی مین رسوم بدعیہ اور بدعات شنیعہ نکالین اور ارتکاب محرمات اور منہیات
کفار کی عادتین ڈالین اس حال مین اگرچہ اکثر علماء دیندار اور واعظین ابرار نے ان خرافات و بدعات کے
بہت وعید سنائی اور بہت اردو کی رسالی اسکی رد مین بنائی لیکن ابتک ایسا کوئی رسالہ جسمین ابتدا
تولد سی لغایت موت اور تجہیز اور تکفین کے مسائل اکٹہا ہون نہ بنا اور ایسا کوئی نسخہ جسمین ان مسائل کے
سند قرآن و حدیث و فقہ بہی ہو نظر سی نگذرا لہذا **محمد خان زمان خان محمد باز خان**
کی بیٹی جہیلم پور کی رئیس نی سن بارہ سی پچپن ہجری مقدسہ مین علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اس
مقدمی کی پینتیس مسائل مذہب بمکارم الاخلاق مولانا **ابو سلیمان محمد اسحاق** سراج علما
بامیز حضرت شاہ عبدالعزیز کی نواسی سے استفسار کیی مولانا ممدوح نے باوجود عروض عوارض جسمانی
اور لحوق عوائق روحانی کی اونکی جواب کا اقبال کیا اور سید محمد جالیسری کو کہ مولوی امین الدین
صاحب کی مشہور اور آدمی دین دار اور باشعور ہین اسکی تحریر پر مامور فرمایا سید صاحب
موصوف نی پانچ مسائل اور اسی جنس کی اون پینتیس مسئلون مین ملاکر اور انکا بہی جواب مولانا سے
دریافت کرکر **مسائل اربعین فی سنۃ سید المرسلین** نام ایک کتاب بنائی اور بعد
لکہنی کی حضرت کو سناکر اوسکی آخر آپ کی اور مولوی محبوب علی دہلوی صاحب کی مہر لگائی سو اوس
کتاب مین اگرچہ سوال اور حاصل جواب کی عبارت زبان فارسی مین تہی لیکن اور عربی کی کہاؤن کی
عبارت یا قرآن کی آیت اور حدیث جو سند کی واسطی مرقوم تہی سو بی ترجمہ تہی تو اوسکا سمجہنا
فقط فارسی پڑہی آدمی پر تو دشوار تہا ہی جسکو عربی مین استعداد کم ہو اوسکو بہی فائدہ تام نہین
حاصل ہوتا تہا اس واسطی اس خیرخواہ اہل اسلام **محمد نظام** شاہجہانپوری نی سن بارہ سی
ساٹہہ مین اوسکا ترجمہ زبان اردو مین کر دیا تاکہ ہر مسلمان اس سی پورا فائدہ پاوی اور حرف آشنا
آدمی بہی پڑہ کر یا محض معلم سنکر اسکو اپنی شادی و غمی مین دستور العمل بناوی اور تحفۃ المسلمین
ترجمہ مسائل اربعین اسکا نام رکہا **اب قبل** ترجمی کے کئی باتین سن لیا چاہیے
اول یہ کہ جیسی دلی والون کے عادت ہی کہ ترجمہ کرنیمین ترکیبی معنی کا لحاظ نہین کرتی ہین لوگونکی
محاورے بول چال بموجب لکہتی ہین وہی راہ اس ترجمی مین بہی اختیار کی اور معنی ترکیبی سی مزاحمت
نکی کہ ہر کوئی بی تکلف فائدہ اوٹہاوی اور کسی پر کٹہن نہو جاوی **دوسری** یہ کہ اس مین بعینہ

اسی کتاب کا مضمون لکھا کہ ایسی بات سی نہین ملایا اور جس مقام پہ ترجمی کا بھی مطلب وشاہ او نہم تہا
اوسکا حاصل اور جو اوکسی کتاب کا مضمون اسکا مؤید نظر آیا اوسکو حاشیے پہ بطور فائدے سے لکھدیا کتاب مین نہ داخل کیا تاکہ بسبب اس اختلاط کی کتاب اعتبار سی ساقط نہو جاوی اور کوتے
کم فہم مجتہین اور تکرار ین نہ اوٹہاوی تیسری یہ کہ جہان پر ایک کتاب کی عبارت تمام ہو لی تا پر
فقط کی لفظ سرخی سی پڑہنے کی واسطے لکہدی اور جو حاشیے کی عبارت ہتی اوسکو حاشیے پہ
لکہکر اوسکی آخر کو بارہ کا ہندسہ کہ نشان حد کا ہے بنا دیا اور غلطی کی ترک جو حاشیے پہ لکہی اوسکی آخر
حرف صح کی صورت کہ علامت صحت کی ہی بنا دی لکہنی والی کو چاہیے کہ ان علامتونکا خوب ہی لحاظ
کری جو حاشیہ ہو اوسکو وہی بارہ کا ہندسہ بنا کر حاشیے پر لکہی اور جو ترک ہو اوسکو کتاب کی اندر
داخل کری اور آپ بہی مقابلی کی وقت جو ترک لکہی اوسکی آخر صاد بنا دی تاکہ ایک دوسری کتاب کے
عبارت اور حاشیہ اور ترک ملکر ایک نہو جاوی چوتہی یہ کہ جو عبارت ایسی ہی کی نہی خواہ حدیث
یا آیت یا فقہ کی روایت اوس عبارت کو تو اوسکی ترجمی کی ساتھ مندرج کیا اور جو فارسی کی عبارت تہی
اوسکو تطویل لاطائل سمجہ کر نہ لکہا فقط ترجمی پر اکتفا کیا اور ہر فقط کی علامت آخر کو سرخی سے بنا دی
پانچوین یہ کہ اس ترجمی کی لکہنی کا اتفاق ایسی وقت مین ہوا کہ امراض متنوعہ اکثر اوقات
لاحق حال رہی اور کوئی کتاب بہی لغت وغیرہ کی پاس نہ تہی فقط اصل کتاب روبرو رکہکر ترجمہ لکہا
سو اس فن کی ماہرین کی خدمت شریف مین بعد سلام کی یہ عرض ہی کہ اسمین جو کہین خلل واقع ہوا ہو
اوسکو اصلاح کر دین اور مہربانی فرما کر فقیر کو دعای خیر سی یاد فرما دین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ مقدمہ اسکی بیان مین کہ ہر مسلمان پر واجب اور لازم ہی کہ اپنی شادی
اور غم اور رسوم و عادات مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور انکی اصحاب کی
اور مجتہدون کا فرمودہ جو اہل سنت کی معتبر کتابون مین موجود ہے عمل مین لاوے اور
کسی ملامت کرنی والی کے ملامت سی نہ ڈری چنانچہ عبادہ بن صامت کہ آنحضرت کی صحابی ہین
فرماتے ہین کہ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ
وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ
بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ یعنی قول کیا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی آپکا حکم سننی اور اوسکی تابعداری کرنے پر دشواری مین اور تونگری مین اور خوشی مین اور
غم مین اور اسپر کہ اگر کسیکو ہم پر بڑائی دیجاوی تو ہم برا نمانین اور اسپر کہ کسی حاکم سی ہم سرکشی نکرین اور اوسکا جو
حکم دنیا و سلطنت کی امور مین ہو بی تکرار مان لین اور اسپر کہ ہم سچی بات کی قائل ہون وجہان کہین جہان ہو
اور نہ ڈرین اللہ تعالی کے حکم ادا کرنی مین کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت سی سو مسلمان کو چاہیے

کہ خلاف شریعت جاہلیت کی رسمین پہر خواہ وہ شرک کی طرز پر ہون یا بدعت یا گناہ سب کو یکقلم
ترک کرے اور ہر حال مین سنت ہی کا اتباع کرنا ہی اسواسطی کہ نبی صاحب صلعم نی فرمایا تمسک
بسنۃ خیر من احداث بدعۃ یعنی سنت پر چلنا بہتر ہی بدعت نکالنی سی خصوصا ایسی وقت مین
کہ لوگ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت بلکہ واجب و فرض جانتی ہین اور بدعت کی منع کرنیوالے
اور تارکون کی بری نام ٹہراتی ہین ہر شادی اور غم مین سنت ہی کو مقدم رکہنا چاہیی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایسی ہی وقت مین سنت پر عمل کرنیوالون کی حقین فرمایا ہی من تمسک بسنتی عند فساد
امتی فلہ اجر مائۃ شہید یعنی جسنی چنگل مارا اور عمل کیا میری سنت پر میری امت کی فساد کی وقت
تو اوسکو سو شہیدونکا ثواب ہی اسکا سبب یہ ہی کہ شہید حقیقی جو کافرون کی مقابلی پر جہاد مین اپنے
جان دیتا ہی تو ایک شہید کا ثواب پاتا ہی اور یہ شہید روحی دین کی عزت اور مفسدون کی شرارت کے
وقت مین جناب رسالت صلعم کی سنت کو خوب مضبوط پکڑتا ہی اور کسیکی برا کہنی سی نہین ڈرتا تو اوسپر
چارون طرفسی طعنین پڑتی ہین اور تیر ملامت کا نشانہ ہو جاتا ہے اسواسطی اوسکو سو شہید کا ثواب
ملتا ہی **قطعہ** زخم تلوار خیر ہی ایک زخم ہی زخم تیغ زبان قیامت ہی اثر اوس زخم کا تو ہی تن پر اسکا تو جان پر
جراحت ہی [illegible] اور لوگون کا بار ملامت اوٹہانا اور صدمات طعن و تشنیع خلائق کا متحمل ہونا اصل سنت
انبیا کی ہی علیہم السلام چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اشد الناس
بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل یعنی بڑی سخت آدمیون مین بلا کی سہنی مین نبی ہین بعد انکی وہ لوگ
جو نبیون سی زیادہ مشابہ ہین پہر وہ لوگ جو ان مشابہون کی مشابہ ہین بہر حال اللہ تعالی کی رضامندی کا
لحاظ سب سی بہتر ہی دنیا چندروزہ ہی آخر کو خدا ہی سی کام پڑیگا پہر وہان جیسا کیا ویسا بہگتنا ہوگا
مثل مشہور ہی جیسی کرنی ویسی بہرنی سو ہر قول و فعل مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع
اللہ جل شانہ کی خوشنودی کا سبب ہے اور بہشت مین داخل ہونیکا باعث سو یہ خدا کا فضل ہی جسکو چاہی دے
اللہ تعالی ہماری نصیب کری اور اسکا انکار خدا کا قہر ہی خدا ہمکو بچاوی آمین یا رب العالمین قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی
فقد ابی رواہ البخاری یعنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میری ساری امت بہشت مین داخل
ہوگی مگر جسنی مونہہ پہیرا انکار کیا تو لوگون نی پوچہا کہ یا حضرت انکار کون کریگا فرمایا جسنی میری تابعداری کی
وہ بہشت مین داخل ہوا اور جسنی میرا حکم نہ مانا بس اوسنی انکار کیا اس حدیث کو بخاری نی روایت کیا اور
آنحضرت صلعم کی اطاعت عین اطاعت خدا کی ہی قال اللہ تعالی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
ومن تولی فما ارسلناک علیہم حفیظا [illegible] ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین
یعنی فرمایا اللہ تعالی نی جسنی حکم مانا رسول کا تو بیشک اوسنی حکم مانا اللہ کا اور جسنی منہ پہیرا تو ای پیغمبر

ہمنی تجھکو اونپر نگہبان نہین بھیجا ہی تمکو فقط پیغام پہنچانیکو بھیجا ہی تم اپنا کام پورا کرو تمکو اونکے
ایمان لانی نلانی سی کیا مطلب ہے کہ تمکو انکا نگہبان توکیا نہین کہ کفرسی اونکی حفاظت کرو اور اسی طرح
ہمنی تیری سب حکم مانی اور تیری نبی کے تابعداری کی سو تو ہمکو لکہہ لے ماننی والونمین آب مقدمہ جسمین
سنت کی ترغیب اور بدعت اور بری رسمون سی ترہیب کا بیان تھا تمام ہوا اب اصلی مسائل کا بیان
شروع ہوتی ہی فَاَسْاَلُ اللّٰہَ التَّوْفِیْقَ فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ وَبِہٖ اَسْتَعِیْنُ فِیْ کُلِّ مَرَامٍ **سوال** علماء دین
اور مفتیان شرع متین ان چالیس مسئلونکی جواب مین کیا فرماتی ہین بیان کرین کہ اللہ تعالی ثواب دیگا
پہلا مسئلہ اولاد کی پیدا ہونیکی وقت دونو کانون مین اذان اور اقامت کہنا واجب ہی یا سنت یا مستحب
اور نام محمد یا احمد رکہنا درست ہی یا نہین **جواب** اذان اور اقامت کا اولاد کی کان مین کہنا مستحب ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سی ثابت چنانچہ ترمذی اور سنن ابی داؤد مین ہی کہ ابو رافع صحابی رضی نے
کہا کہ مینے پیغمبر خدا صلعم کو امام حسن رضی کی کانمین اذان کہتی دیکہا جس وقت وہ پیدا ہوئی اور مفتاح النجاۃ مین
صاف لکہا ہی کہ جب دونو اماموں یعنی امام حسن اور امام حسین مین سی ایک پیدا ہوئی تو داہنی کان مین
پیغمبر خدا صلعم نی اذان کہی اور بائین مین اقامت سیوطی نی اپنی جامع صغیر مین مسند ابو یعلی سی نقل کیا ہے
کہ امام حسین رضی سی روایت ہی کہ جسکی کوئی اولاد پیدا ہوا اور وہ اوسکی داہنی کانمین اذان اور بائین مین
اقامت کہدی تو اوسکو ام الصبیان کا مرض جسکو جھوٹا کہتی ہین ضرر نکریگا اور محمد یا احمد نام رکہنا مستحب ہے
صحیح بخاری اور مسلم مین ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی فرمایا کہ نام رکہا کرو میری نام پر اور سنن ابو داؤد مین ہے کہ
پیغمبرون کی نام پر نام رکہا کرو یعنی موسی عیسی یحیی ابراہیم اسحاق اسمعیل وغیرہ اور جامع صغیر مین بروایت
عبد اللہ بن عباس سی روایت لکہی ہے کہ مَنْ وُلِدَ لَہٗ ثَلٰثَۃُ اَوْلَادٍ فَلَمْ یُسَمِّ اَحَدَھُمْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ جَہِلَ
یعنی جسکے تین اولاد پیدا ہوئین سو ایک کا نام بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نام پر نرکہا تو جہالت کی اوسنی
اسکا ثواب بخانا اور اسکی برکت سی محروم رہا اور اس حدیث کو طبرانی نی کبیر مین اور ابن عدی نی
کامل مین روایت کیا ہی **دوسرا مسئلہ** جو شخص لڑکی کے کان مین اذان کہی اوسکو کچھ مٹھائی یا نقد دینا
جائز ہی یا نہین **جواب** اذان دینی کی مقدمی مین حدیث سی اسقدر ثابت ہی کہ گہر مین کا بڑا ہو کر بچی
کانمین اذان و اقامت کہی اور اگر کوئی اور کہدی تو بہی سنت ادا ہو جائیگی اوسکو کچھ دینا ثابت نہین اور یہ ثابت نہین کہ حضرت
فاطمہ رضی نی حضرت صلعم کو کچھ اذان دینی کی بعد دیا ہو پہر اگر کوئی کچھ دیدیوی تو ظاہر مین مضائقہ نہین معلوم ہوتا
بشرطیکہ رسم نہ ٹہرالیوی اور لازم نہ پکڑلی کہ خواہ مخواہ اپنی اوپر قرض او بار کی تکلیف اوٹہاوی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا یعنی اللہ تکلیف نہین دیتا کسیکو اوسکی طاقت سی سوا سو جو کوئی اوسکو دین کی کام کی
طرح ضرور جانیگا گنہگار ہوگا اور جو کوئی اذان کی اجرت کی نیت پر کچھ دیگا تو اذان لڑکون کی کانمین کہنا
علما کی نزدیک عبادت ہی اور عبادت پر اجرت لینا اور دینا جنمون کی اصل قاعدی بموجب درست نہین

چنانچہ ہدایہ اور شرح وقایہ مین موجود ہی اور اس اجرت کی حرام ہونیکی دلیل قرآن سے ایت ہی یعنی
کہ ان اجری الا علی اللہ یہ پیغمبرون کا مقولہ ہی یعنی ہماری اس ہدایت اور دینی مسائل سکھلانی کی
مزدوری اللہ ہی پر ہی تم لوگون سی کچہ مزدوری نہین چاہتی اور مستحب طریقہ لڑکونکی کانون مین اذان
واقامت کہنی کا یہ ہی کہ پہلی اوسکو نہلا دین پھر کسی پاک کپڑی مین لپیٹ کر اوسکی دونو کانون مین اذان
واقامت کہین اور حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتی وقت دونو طرف مونہہ پھیرین جیسا نماز کی اذان کہتے
وقت پھیرا کرتے ہین اور یہی تحنیک کرنا چھوارہ سی مستحب ہی چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث صحیح مین حضرت
عایشہ رضہ کی روایت سی وارد ہی کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان
فیبارک علیہم ویحنکہم یعنی پیغمبر خدا ص کی پاس لای جاتی تھی لڑکی سو آپ اونپر برکت کی دعا کرتی تھی
اور اونکی تحنیک کرتی تھی اور تحنیک سی مراد یہ ہی کہ خرما چبا کر لڑکے کی تالو مین مل دینا اور خرما کی سوا
اور میٹھی چیز سی بھی تحنیک درست ہی لیکن خرما افضل ہی تیسرا مسئلہ لڑکا پیدا ہونیکی بعد دستور ہی کہ
حجام اوسکی لڑکی کی اقربا کو مبارکباد دیتا ہی اور وہ اوسکو کچہ کپڑا یا نقد اوسکی عوض مین دیتی ہین یہ دستور
جائز ہی یا نہین **جواب** ظاہر مین یہ دینا جائز معلوم ہوتا ہی اسواسطی صحابہ سی خوشی سنانی والی کو انعام
دینا ثابت ہی چنانچہ کعب بن مالک کی جب توبہ قبول ہوئی تو اونہون نی اوسکو جسنی توبہ قبول ہونیکی
بشارت دی تہی اپنی خاص کپڑی دی تھی صحیح بخاری وغیرہ مین یہ قصہ موجود ہی لیکن اوس خوشی
سنانیوالیکا اوسپر جسکو خوشی سناوی کچہ دعوی نہین پہنچتا ہی کہ زمانی کا دستور اپنی دستاویز ٹھہرا کر
لڑجھگڑ کر لیوی یہ بات شرع مین ثابت نہین بلکہ ایسی وقت کچہ دینا تبرع اور احسان ہی اور احسان مین کچہ جبر
اور زبردستی نہین ہوتی چنانچہ ولا جبر علی المتبرع فقہ مین موجود ہی اور جو اوسوقت کوئی گہاس وغیرہ
سبز چیز سامنے لاکر مبارکباد دیوی جیسا کفار ہند کی رسم ہی تو اس صورت مین اوسکو تنبیہ وزجر چاہیے
نہ انعام واجر واللہ اعلم **چوتھا مسئلہ** یہ جو چھوچھک کا رسم ہندوستان مین رائج ہی کہ لڑکا پیدا ہونیکی
بعد اوسکی نانہال سی کچہ غلہ کپڑا نقد آتا ہی درست ہی یا نہین **جواب** یہ غلہ وغیرہ اوس لڑکی کے
والیونکو بھیجنا اگر قرابت کا حق ادا کرنی کی نیت پر ہو تو درست ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کسی نہ کسی حاجت کی وقت حضرت فاطمہ کی خبرگیری کیا کرتے تھی اس آیت کی حکم بموجب وآت ذا
القربی حقہ یعنی دی تو رشتہ دارون کو اونکا حق سوا ہی اقربا کو نفع پہنچانا بلا قید رعایت اون رسمونکی
جو ہندوستان مین رائج مین بہتر ہی بشرطیکہ مقدور ہو اور نوبت قرض لینی کی نہ پہنچی نہ یہ کہ
اپنا نام ونشان پہ مری اور قرض کے بلا مین پڑی اور شریعت کی حکم بموجب خیر ونیکی کی دلیل
قرآن کی آیت ہی وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون یعنی نیکی کرو شاید تمہارا بھلا ہو اور اگر یہ جہالت کے
رسم ادا کرنیکی نیت پر ہی تو ہرگز درست نہین اسواسطی کہ اسمین ہندونکی تشبیہ لازم آتی ہی اور تشبیہ کا

منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جو کسی قوم کا اپنی آپکو
مشابہ بناوی وہ اوسی قوم مین ہی **پانچوان مسئلہ** لڑکیکا عقیقہ اگر کسی عذر سی ساتوین دن نہوسکے
تو کب تک جائز ہی اور اوسکی سر کی بالون بھر چاندی یا سونا تول کر حجام کو دینا درست ہی یا نہین اور
عقیقے کا گوشت کسطرح تقسیم کرین اور اوسکا کلا اور پائی کسیکو دیڈالین یا مع ہڈی وغیرہ زمین مین
گاڑدین اور جسطرح قربانی کی ہڈی توڑتی ہین ویسی ہی اسکی بھی ہڈی توڑین یا نتوڑین **جواب** ساتوین دن
گر عقیقہ نہوسکی تو چودہوین دن کرین اور اگر وہ دن بھی ٹل جاوی تو اکیسوین دن کرین اور حنفی علماکی
نزدیک تو عقیقہ فقط مستحب ہی کچھ فرض واجب نہیں ہی تو اگر کوئی تنگدست اور مفلس ہو اور اوسکا ہمت
عقیقے کو نہ پہنچی تو کیا ضرور کہ اپنی سر پر قرض اوٹھاوی اور عقیقی کو فرض کی طرح ٹھہراوی اور لڑکی کے
سر کی بال چاندی سی تول کر محتاج کو دینا مستحب ہی اور مونڈنیوالی کو اوسکی مزدوری کی حساب مین دینا درست نہین
صدقہ کی خلاف ہی اور جسکو مقدور ہو اور وہ سونے سی بال وزن کر کی خیرات کری تو بھی درست ہی پر اون
بالونکو زمین مین گاڑ دینا مستحب ہی یہ مضمون طیبی شرح مشکوۃ کی شرح کا ہی پھر بقدر عقیقی کی سنت حتی المقدور ہر مسلمان
ادا کرنا چاہئی مقدور پاکر سستی کرنا بہتر نہین اسواسطی احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی روایت
کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الغلام مرتھن بعقیقتہ تذبح عنہ یوم السابع ویسمی و
یحلق راسہ یعنی لڑکا اپنی عقیقی پر گروی ہی کہ اوسکی پیدایش سی ساتوین دن ذبح ہو اور اوس لڑکیکا نام
رکہا جاوی اور سر مونڈا جاوی اور عقیقی مین بہتر یہی کہ لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کری
پھر اگر لڑکا ہو تو بھی ایک بکری ذبح کرین تو بھی کافی ہی اور نر و مادہ کا حکم عقیقی مین ایک ہی اور بھیڑ
اور دنبہ بھی جائز ہی اور اس گوشت کی تقسیم ذبح کی بعد یون مستحب ہی کہ اوس جانور کا سر مونڈنیوالیکو دین
اور ایک ران دائی جنائی یعنی جوگن کو دین بعد اسکی باقی گوشت کی تین حصی کرین تول کر یا اندازی سے
سو ایک حصہ فقیرون محتاجونکو بانٹ دین اور دو حصے اپنی اقربا اور ہمسایہ کی لیئے طیار کرین جیسا قربانی مین
کیا کرتی ہین چنانچہ علما فرماتی ہین حکم العقیقۃ حکم الاضحیۃ یعنی حکم عقیقی کا قربانی کا سا حکم ہی تو اس
صورت مین ماں باپ دادی دادا کا کہانا بھی مضائقہ نہین اور مشہور اسکی خلاف ہی سو اوسکی کچھ اصل نہین
ولا یکسر عظامھا تفاؤلا وان کسرت فلا باس بہ لان الاضحیۃ تکسر عظامھا کذا فی کتب
الفقہ یعنی عقیقی کی جانور کی ہڈی نتوڑی جاوی کہ اوسمین اولاد کی درستی اعضا کی فال ہی اور توڑ دین
تو بھی کچھ ڈر نہین اسواسطی کہ قربانی کی ہڈیان توڑی جاتی ہین اور اسکی بعضی جز و زمین مین گاڑ دینا ہرگز
درست نہین کیونکہ یہ گاڑنا مال ضایع کرنا ہی اور شرع مین مال ضایع کرنا درست نہین اور اوس
جانور کی پائی اگر سر کی تابع جسا تین تو مونڈنیوالیکو دین اور نہین تو اپنی خرچ مین لاوین اور اوسکا چمڑا
پکا کر جیسے دباغت و پھر کتاب کی جلد مین استعمال کرین یا خیرات کر دین اور عقیقی کی ذبح کی وقت کی دعا یہ ہی

اللهم إنّ هذهِ عقيقةُ ابني فلان دمُها بدمِهٖ ولحمُها بلحمِهٖ وعظمُها بعظمِهٖ وجلدُها
بجلدِهٖ وشعرُها بشعرِهٖ اللّهم تقبلها منّي واجعلها فداءً لابني من النار معنی یہ کہ ای الله عقیقہ
میری بیٹی فلانیکا ہی اسکا خون اوسکی خون کی بدلی اور اسکا گوشت اوسکی گوشت کی بدلی اور اسکی
ہڈی اوسکی ہڈی کی بدلی اور اسکا چمڑا اوسکی چمڑیکی بدلی اور اسکی بال اوسکی بالونکی بدلی ای الله
یہ عقیقہ قبول کر اور کردی اسکو میری بیٹی کا اول آگ سی چھٹنا مسئلہ جو لوگ چار برس چار مہینے
چار دن چار گھڑی کی عمر مین لڑکیکا مکتب مقرر کرتی ہین اور اوسکو بسم الله پڑھانی ہین اسکی اصل کیا ہے
جائز یا ناجائز جواب لڑکی کی مکتب کا یہ طریقہ جو ہندوستان مین رائج ہی سو اسطرح پر شرع کی اصول سے
جو کتاب یعنی قرآن اور سنت اور اجماع اور مجتہدونکا قیاس ہی ثابت نہین تو اسکا ایسا اہتمام کرنا کہ اوسکو
نکاح کی ولیمی کی طرح ٹھرانا ہرگز بیجا ہی اتنا البتہ ثابت ہی کہ عبد المطلب کی اولاد مین سی جو لڑکا گویا ہوتا بولنے
لگتا تو آنحضرت صلی الله علیہ وسلم اوسکو کلمۂ توحید اور آیت قل الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا آخر سورة تک
سکہلا دیتی تہی چنانچہ حصن حصین وغیرہ کتابون مین موجود ہی اور لڑکیکے بولنی کی کوئی حد مقرر نہین بعضی دو تین
برس مین بعضی کچہ زیادہ کم مین بولا کرتے ہین قال العلماء اذا انطلق لسانه لقّن لا اله الا الله
محمد رسول الله وقل الحمد لله الذی الخ واذا بلغ سبع سنين خُتِنَ ولا ينبغي ان يؤخّر عنه
وأُمِرَ بالصلوٰة تاديبا كما جاء في الحديث مُرُوا صبيانكم بالصلوٰة اذا بلغوا سبعا یعنی عالم کہتی
ہین کہ جب لڑکی کی زبان چلی یعنی باتین کرنا شروع ہو تو اوسکو کلمہ طیب لا اله الا الله محمد رسول الله اور
آیت قل الحمد لله الذی آخر تک سکہلا دین اور جب سات برس کو پہنچے تو اوسکا ختنہ کرین اور اسمین
دیر کرنا بہتر نہین اور اوسکو نماز کا حکم کرین تا کہ اوسکی عادت رہی آگی کو نماز قضا نکری چنانچہ
حدیث مین آیا ہی کہ حکم کرو اپنی لڑکونکو نماز کا جب وہ سات برس کی ہون اور شرعة الاسلام کی شرح مین
لکہا ہی کہ لڑکون کا مکتب چواسویں ت معین مین ہوتا ہی بعضی توجیہ کرتے ہین کہ حضرت کا سینۂ مبارک
جو اول مرتبہ شق ہوا تہا تو آپکا سن شریف چار برس کا تہا اسکی بعد لکہا ہی والمشهور انه عليه
الصلوٰة والسلام كان له حينئذٍ ثلث سنين یعنی اور مشہور یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم
اوس وقت تین برس کی تہی تو اس قول سی پہلی توجیہ ضعیف ہوگئی اور یہی ٹہیک رہا کہ اس تعین کے
شرع مین کچہ اصل نہین ستائیسوان مسئلہ بعد اس مکتب کی شیرینی یا کہانا برادری مین بانٹنا جائز ہے
یا نہین جواب شرع شریف مین خوشی اور سرور کا وقت کوئی نعمت حاصل ہونیکی بعد مقرر ہوا ہی جیسے
ولیمہ نکاح کی بعد اور عقیقہ تولد کی بعد اور پہلی سی نعمت ملنی کی امید پر خوشی کرنا نہین آیا سو شیرینی تقسیم کرنا
مسکینون کو نہین ہے بہت ہو گا تو مباح ہو گا اسواسطی کہ جس سبب سے یہ شیرینی تقسیم ہوتی ہی یعنی مکتب کی
خوشی وہی مسنون نہین ثابت ہی پہر رسمہ مباح ہونیکے بہی یہ شرط ہی کہ آمین یا اور رسم یعنی لڑکونکو کہانا د

اور سننا منظور ہو اور خواہ مخواہ اسکو لازم کرلینے کی نیت ہو اور نہین تو مکروہ ہی اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ جب سورہ بقرہ سیکہہ چکی تہی تو اونٹ ذبح کرکی اپنی دوستونکو کہلایا تہا چنانچہ تفسیر
فتح العزیز مین مذکور ہی تو اس روایت سی معلوم ہوا کہ نعمت حاصل کرنیکی بعد علی الخصوص جب وہ
نعمت دینی ہو اپنی دوستونکو کہانا کہلانا یا شیرینی تقسیم کرنا جائز ہی اسی سبب سے ان شہرونمین قرآن
کی ختم کیے بعد خوشی کرتی ہین اور کہانا یا مٹہائی دوستون آشناؤن کو کہلاتی ہین اور اسکو نشرہ
بولتی ہین سو یہ طریقہ جائز بلکہ مستحب ہے اور تحصیل علم سی فراغ کی بعد بہی خوشی کرنا اسی قبیل سی معلوم ہوتا ہے
واللہ اعلم **آٹہوان مسئلہ** لڑکون کی ختنی اور لڑکیونکی کان چہیدنی مین شیرینی یا کہانا بانٹنا کیسا ہے
جائز یا نہین **جواب** ختنی کی تقریب مین دعوت کرنا اور کہانا بانٹنا جائز بلکہ مستحب ہے چنانچہ شیخ عبد الحق
نے مشکوۃ کی عربی شرح مین لکہا ہی ایسی ہی اگر کوئی شیرینی تقسیم کری تو بہی جائز اور مباح ہوگا اور لڑکیون
کے کان چہیدتی وقت طعام و شیرینی تقسیم کرنا کسی کتاب مین نظر نہین پڑا ظاہرا ہندوستان کی رسم
معلوم ہوتی ہی اور فقہ کی کتابون در مختار وغیرہ مین اسقدر آیا ہی کہ لا بأس بثقب أذن البنت
یعنی لڑکی کا کان چہیدنا کچہ مضایقہ نہین اور حادیہ مین واقعات حسامیہ سی یون نقل کیا ہی ولا بأس
بثقب أذن الطفل من البنات لأنهم كانوا يفعلون ذلك في زمن رسول الله صلى الله عليه
وسلم من غير انكار یعنی اور کچہ ڈر نہین کہ لڑکیونکا کان چہیدا جاوی اس واسطی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی وقت مین بہی لوگ یہ کام کیا کرتی تہی بغیر انکار کی یعنی صحابہ ایک دوسریکو منع نہین کرتی تہی
اور نصاب الاحتساب میں اس عبارت سی آیا ہی کہ لا بأس بثقب أذن الطفل من النساء وفيه
دليل على ان ثقب أذن الطفل من الذكور مكروه فيحتسب على من فعله یعنی لڑکیونکا کان
چہیدنا برا نہین اور اسمین اس بات کی دلیل ہی کہ کان چہیدنا لڑکون کا مکروہ ہی تو جو کوئی لڑکونکا کان
چہیدی تو اوس سی احتساب لیا جاویگا یعنی قاضی اوسکو تنبیہ کردیگا اور اس کام پر زجر کریگا **نوان**
مسئلہ ختنی کی وقت لڑکونکو نشی کی چیز کہلانا اور اونکی ہاتہ پاؤن مین مہندی لگانا جائز ہی یا نہین
جواب نشی کی چیز نابالغ کو کہلانا لڑکا ہو یا لڑکی حرام ہی جیسا بالغ مرد و عورت دونونکو حرام ہے
اور ہاتہ پاؤن مین مہندی لگانا لڑکون کی حرام ہی کہ اونکو مرد بالغ کا حکم ہے اور مرد کو تو مہندی حرام ہی
اور لڑکیونکو جائز ہی جیسی عورت جوان کو جائز ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین ہی ولا ينبغي ان
يخضب يد الصبي ورجله بالحناء ويحرم على الصبي شرب الخمر واكل الميتة والاثم على
الذي سقاه واكله یعنی اور لائق نہین چہوٹی لڑکی کے ہاتہ پاؤن مہندی سی رنگنا اور حرام ہے
لڑکی کو خمر یعنی نشی کی چیز پینا اور مردہ کہانا اور گناہ اوسپر ہوگا جسنی اوسکو پلایا اور کہلایا اور
حدیث مین آیا ہی کہ الخمر ما خامر العقل یعنی خمر وہ چیز ہی جو چہپا دیوی عقل کو اور یہ بہی آیا ہی کہ کل

مسکر حرام یعنی نشہ لانے والی چیز حرام ہی تو جو چیز بالغ مردونکو جائز ہی لڑکی نابالغ کو بھی جائز ہی اور جو کچھ عورتون بالغہ کو درست ہی لڑکی نابالغہ کو بھی درست ہی اور جو کچھ ان دونکو مباح نہین ہی لڑکا لڑکی دونونکو مباح نہین اور نشی کی چیز مرد عورت دونون پر حرام ہی سوانکی اتباع کی سبب لڑکی لڑکا کو بھی حرام ہی اور اسکا باقی بیان آگی آویگا **دسوان مسئلہ** زیور اور ریشمین کپڑا چھوٹی لڑکونکو جو غیر مکلف ہین پہنانا جائز ہے یا نہین اور اگر مردونکی بے اجازت عورتین اپنی پاس سی ریشمین کپڑا یا زیور بناکر لڑکونکو پہناوین تو درست ہی یا نہین **جواب** سونی روپی کا زیور اور ریشمین کپڑا لڑکون کو پہنانا مکروہ ہی چنانچہ ہدایہ مین ہی ویکرہ ان یلبس الذکور من الصبیان الذھب والحریر لان التحریم لما ثبت فی حق الذکور وحرم اللبس حرم الالباس کالخمر لما حرم شربہ حرم سقیہ یعنی مکروہ ہی لڑکونکو سونا اور ریشم پہنانا اسلیے کہ جب مردونکی حق مین اسکی حرمت ثابت ہوئی اور پہننا حرام ٹھہرا تو پہنانا بھی حرام ہوا جیسے شراب کا پینا پلانا دونو حرام ہین اور یہ بھی ہدایہ مین ہے ولا یجوز للرجال التحلی بالذھب لما روینا ولا بالفضۃ لانہ فی معناہ یعنی مردونکو سونی کا زیور پہننا جائز نہین اور نہ چاندی کا اسواسطی کہ اوسکا بھی یہی حال ہی اور نصاب الاحتساب مین شرح طحاوی کبیر سی لکہا ہی ویکرہ لباس الحریر للرجال والصبیان من الذکور وکذلک الذھب والفضۃ یعنی اور مکروہ ہی پہننا ریشم کا مردون اور لڑکونکو اور ایسی ہی سونا اور چاندی مکروہ ہے اور اوسی کتاب مین ہی ویکرہ للذکور الصغار الخلخال والسوار یعنی مکروہ چھوٹی لڑکونکو کڑی اور کڑا پہننا اور اگر عورتین مردونکی بے اجازت اپنی مال سے لڑکونکو یہ چیزین پہناوین تو مردونکو چاہیے کہ اونکو روکین اور ڈانٹ دین کہ اس حرکت سی باز رہین اور لڑکونسی اوتار ڈالین کہ بری چیز کا دور کرنا ضرور ہی مشکوۃ کی حدیث موجود ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ آخر حدیث تک اور اگر وہ بھی درگذر کر جاینگے اور اس خرابی کو دور نکرین کی تو گناہ مین شریک ہونگی اور یہ جو مکروہ کی لفظ ان عبارتون مین واقع ہے تو اس سی مراد مکروہ تحریمی ہی یعنی حرام کی نزدیک نہ تنزیہی جو حلال سے قریب ہی **گیارہوان مسئلہ** دستور ہے کہ قبل نکاح دولہن کی گہر سی کچھ نقد کپڑا وغیرہ دولہا کی گہر بہجواتی ہین اور حجام اور مہمات وغیرہ اوسکے لیجانی والی کو کچھ انعام دیا کرتے ہین اسکا کیا حال ہی جائز ہی یا ناجائز **جواب** اس سوال کا خلاصہ جواب یہ ہی کہ ایسی امور مین رسم کا لحاظ کری اور عمل مین لاوی اور بغیر لازم کیے کرنی تو خیر کچھ مضایقہ نہین اور لیجانیوالی کو دینا دو حال سے خالی نہین یا اوسکی مزدوری مین دی تو وہ جدی بات ہی اوسمین کلام نہین یا احسان کی راہ سی دی تو اسمین اوسکو جھگڑنا نہین پہونچتا کہ جھنجھلا کر زیادہ مانگی کیونکہ شرع اور احسان پر جبر درست نہین ہی چنانچہ اسکا حال تیسری مسئلی مین گذر چکا

[illegible]

[illegible]

بارہوان مسئلہ ولیمہ کا کہانا برادری کو یا باہلی کو کروانا قبل نکاح کی چاہیے یا بعد نکاح کی یہہ اگر بعد نکاح کی ہووے تو کتنی مدت تک
درست ہی جواب ولیمی کا کہانا کروانا سنت ہی بعد نکاح کی چاہیے اور پہلی سنت ہین ہی بیان اسکا
مشکوۃ کی حاشیے مین لکہا ہی اِنَّ الْوَلِیْمَۃَ تَکُوْنُ بَعْدَ الدُّخُوْلِ وَقِیْلَ عِنْدَ الْعَقْدِ وَقِیْلَ عِنْدَھُمَا
یعنی ولیمہ عورت سی صحبت کی بعد چاہیی اور بعضون نی کہا نکاح کی وقت اور بعضون نی کہا صحبت
اور نکاح دونون کی وقت چاہیی اس عبارت سی معلوم ہوا کہ ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہین جو نکاح کے
وقت یا نکاح کی بعد یا اور کسی خوشی جیسی ختنہ وغیرہ کی بعد کیا جاوی اور یہ جو رواج ہی کہ لڑکی کے
طرف والی برات کی لوگون کو کہانا کہلاتی ہین سو یہہ اگر بطور ضیافت ہو اور وہ شخص مقدور والا ہو
اور نام اور نمود کا لحاظ نہو اور نوبت قرض اور سودی روپے لینی کی نہ پہنچے اور اوسکو خواہ مخواہ
لازم نکرلے تو درست ہی اور اس کہانیکی قبول کرنیکی ایک بڑی شرط یہہ ہی کہ راگ باجی اور اور طرح کے
کہیل تماشی کی چیزون سی خالی ہو چنانچہ امام محمد غزالی رح نے اپنی کتاب احیاء العلوم مین منکرات
ضیافت کی بیان مین لکہا ہی وَمِنْھَا سَمَاعُ الْاَوْتَارِ اَوْ سَمَاعُ الْقَیْنَاتِ وَمِنْھَا اِجْتِمَاعُ النِّسَاءِ
عَلَی السُّطُحِ تَنْظُرُ اِلَی الرِّجَالِ مَھْمَا کَانَ فِی الرِّجَالِ شَابٌّ یُخَافُ الْفِتْنَۃُ بَیْنَھُمْ فَکُلُّ ذٰلِکَ مَحْظُوْرٌ
مُنْکَرٌ یَجِبُ تَغْیِیْرُہٗ وَمَنْ عَجِزَ عَنْ تَغْیِیْرِہٖ لَزِمَہُ الْخُرُوْجُ وَلَمْ یَجُزْ لَہُ الْجُلُوْسُ فَلَا رُخْصَۃَ فِی
الْجُلُوْسِ فِیْ مُشَاھَدَۃِ الْمُنْکَرَاتِ یعنی منجملہ ضیافت کی برائیون مین سی تار کی باجی سننا اور فاحشہ
عورتونکا راگ سننا ہی اور عورتونکا چہت پر جمع ہونا کہ جوان مردونکو دیکہین اور فسادکا خوف ہو سویہ
سب بری ممنوع چیزین ہین کہ انکا دفع کرنا واجب ہی جس سی دفع نہوسکی تو اوسکو وہانسی چلا آنا
لازم ہی اور بیٹہنا درست نہین اسواسطے کہ جہان بری چیزین دیکہنا پڑے وہان بیٹہنی کی شرع مین
رخصت نہین باقی رہا حال ولیمی کے دعوت کا سو اوسکو قبول کرنا اور کہانا جائز بلکہ سنت ہی
بشرطیکہ وہ بہی ان شرعی برائیون سی خالی ہو اور کوئی بدعت اور شرک کی رسم اوسمین واقع نہو نہین تو
اوسکا کہانا بہی جائز نہوگا بلکہ اگر سابق سی معلوم ہو کہ اوس مجلس مین بدعات ہونگی تو وہان جانی ہی سے
پرہیز کری اور ایک برائی ولیمی کی کہانیمین یہہ ہی کہ امیرونکو بلاتین اور مسکینونکو چہوڑ دین چنانچہ
مشکوۃ مین صحیح بخاری اور صحیح مسلم سی حدیث نقل کیے ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ یعنی برا کہانا ولیمی کا کہانا ہی جسمین غنی بلائی جاوین اور فقیر چہوڑ دیے جاوین اور
جوکوئی دعوت کی اجابت نکری وہ اللہ و رسول کا گنہگار ہی پہر اگر اتفاقا اوس مجلس مین جانیکا
اتفاق ہوا اور وہان بدعات پائین تو وہ جانیوالا اگر منع کی طاقت رکہتا ہو تو منع کری اور
اس خرابی سی روکی اور اگر منع پر قادر نہو تو پہر اگر وہ شخص مقتدا ہی اور لوگ اوسکی سند پکڑتی ہین تو

وجہ سے چلا آوے تاکہ اوسکی پیروی لوگ نہ پکڑین اور اگر ایسا نہین ہی عامی آدمی ہی تو اگر بیٹھ جاوے
اور کہانا کہا لیوے تو جائز ہی اوسلیے کہ دعوت کا اجابت کرنا سنت ہی تو بدعت کی سبب چھوڑا نجایگا
جیسے ایک جنازی مین پیٹنی والی عورت ساتھ ہو تو اوسکی نماز پڑھ لینا درست ہی چنانچہ بعینہ یہ
مضمون شرح وقایہ مین موجود ہی اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَا يَخْلُوْ اَنَّهٗ اِنْ عَلِمَ قَبْلَ الْحُضُوْرِ اَنَّ هُنَاكَ لَهْوًا
لَا يَجُوْزُ الْحُضُوْرُ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ قَبْلَ ذٰلِكَ لٰكِنْ هَجَمَ بَعْدَهٗ فَاِنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى الْمَنْعِ مَنَعَ
وَاِنْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا فَاِنْ كَانَ الرَّجُلُ مُقْتَدًى يَخْرُجُ لِئَلَّا يَقْتَدِيَ النَّاسُ بِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ
مُقْتَدًى فَاِنْ قَعَدَ وَاَكَلَ جَازَ لِاَنَّ اِجَابَةَ الدَّعْوَةِ سُنَّةٌ فَلَا تُتْرَكُ بِسَبَبِ بِدْعَةٍ
كَصَلٰوةِ الْجَنَازَةِ تَحْضُرُهَا النَّائِحَةُ اسکا مطلب یہی ہی جو اوپر لکھا گیا سو عامی آدمی جو اکثر مجلس مین ہو
اوسکو بھی اتنا ضرور ہی کہ اس فعل کو دلمین برا جانتا رہی حدیث مین آیا ہی فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ
وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ یعنی اگر زبان سے بھی منع کی طاقت نہ رکھی تو دلسی برا جانی اور یہ بودا درجہ
ایمان کا ہی اور جو شخص دلسی بھی برا نجانی تو ایمان جانی کا خوف ہے خدا محفوظ رکھی **تیرھوان مسئلہ**
ہندوستان کی رسم ہی کہ چند روز نکاح سے پہلے دولہن کو علیحدہ مکان مین بٹھلاتی ہین اور
آنگن مین بھی نہین نکلنی دیتے یہ کیسی بات ہی جائز یا ناجائز اور یہ رسم ہی کہ شادی کی وقت بیوتی مین کچھ دیا
کرتے ہین اسکا کیا حال درست ہی یا نادرست **جواب** ایسی کام مباحات کی قسم سے ہین کہ انکا کرنا
نکرنا برابر ہی اور فعل مباح کی کرنی نکرنی دونو پر اصرار اور ہٹ مکروہ ہی چنانچہ ملا علی قاری نے
مشکوٰۃ کی شرح مین لکھا ہی کہ مَنْ اَصَرَّ عَلٰى اَمْرٍ مَنْدُوْبٍ وَجَعَلَهٗ عَزْمًا وَلَمْ يَعْمَلْ بِالرُّخْصَةِ
فَقَدْ اَصَابَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْاِضْلَالِ فَكَيْفَ مَنْ اَصَرَّ عَلٰى بِدْعَةٍ وَمُنْكَرٍ یعنی جسنی
کیسے امر مستحب پر اصرار کیا اور کر ڈالا اوسکو عزیمت اور رخصت پر عمل نکیا تو بیشک پہنچا اوس سی شیطانکو
ایک حصہ گمراہی کا سو کیا حال ہی اوسکا جسنی بدعت اور برائی پر اصرار کیا اور بیوتیکی رسم مین مال
خرچنا اپنی برادری مین بطریق صلہ رحم مباح ہی اپنی مقدور موافق دیدے اور بمقدوری کی حالت
مین قرض لیکر ایسی کامون مین لگانا کچھ نہین کہ اسکو قرض ادا کرنا واجب ہوگا اور ایسی مباح کامون
مین قرض لینا بہتر نہین اللہ جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ بتلاتا ہی **چودھوان مسئلہ** برات
رخصت ہوتی وقت دولہ کو بطریق سلامی کچھ دیا کرتے ہین اور دولہن بھی دولہ کی گھر جاتی ہے
تو اوسکو بھی منہ دکھائی دیتی ہین یہ کیا رسم ہی جائز یا ناجائز **جواب** شریعت محمدیہ مین ان چیزو
کچھ اصل تو ثابت نہین مگر ظاہرا ایسی کامون کا مباح ہونا معلوم ہوتا ہی اور مباح کام کا اپنی ذمی پر
لازم کرنا ضرور نہین چنانچہ یہ حال ابھی گذر چکا اور ایسی چیز کا لازم کر لینا جسکی کچھ اصل نہو شرع کے
چارون دلیلون سے کہ کتاب و سنت و اجماع و قیاس ہی ثابت نہو جائز نہین بلکہ دین مین ایک نئی چیز

کہ لینے ہی تو جو کچہ اپنی دلی رغبت سے دیتی ہیں مباح ہی اور جو بیٹے دیتی یا اور کسی سبب سے تو پیر تو ہا پسندی ملامت میں **پندرہوان مسئلہ** رسم ہے کہ لڑکا بیاہ جاتے یا لڑکی کا نکاح ہو تو ننہال کی عورتیں کچہ نقد زیور کپڑا وغیرہ اپنی ساتھ لاتی ہیں اور کبھی آپ ہی بیاہ دینے کا ذمہ کر لیتی ہیں یہ طور شرع شریف میں درست ہے یا نہیں **جواب** ایسے کام شریعت کی اصول کی قاعدون بموجب دیکھنے میں بطریقہ نزدیک ماں دی کی حقوق یا ذاتی نیکی نیت ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شوہر کی ایسا معاملہ کیا ہے کرتی نہیں تو اسطرح کا دینا بلا کراہت مباح بلکہ مستحب ہے پھر اگر کوئی اپنی اسمیں بڑائی اور نام آوری کی نیت کرتی اور شہرت مقصود ٹہرا دی تو البتہ درست نہیں بلکہ مکروہ ہے کہ ذل خرچنی میں تفاخر اور نام آوری کا لحاظ بیشک شرع میں مذموم اور برا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ یعنی تحقیق اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتون اور تمہاری مالون کو لیکن دیکھتا ہے تمہاری دلون اور کامون کو یہ حدیث مشکوۃ میں ہے مسلم کی روایت سے **سولہوان مسئلہ** بغیر حاجت دولہا کو بنا اور سوا کسی لباس کی سفید کپڑے پہنانا اور اگرچہ دولہن کا گھر قریب ہو تب بھی دولہ کو سوار کرنا اور برات کی لوگون کی ساتھ گشت دینا درست ہے یا نہیں **جواب** یہ نہلانا شرع میں مستحب نہ اگر بدن کو پاکی صفائی کے لیکو کوئی نہالی تو درجہ مباح تک پہنچ جاتی گا اور جس مباح کو جاہل پکڑ کر سنت ٹہرالین تو وہ مکروہ ہو جاتا ہے چنانچہ سب کا بیان گذر چکا اور سفید لباس پہننا درست ہے شرعۃ الاسلام سی حاشیہ میں نقل کیا ہے کہ اَحَبُّ الْاَلْوَانِ الْبَيَاضُ وَالنَّظَرُ اِلَى الْخُضْرِ يَزِيْدُ فِى الْبَصَرِ وَلَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرْدَ الْاَحْمَرَ یعنی پیارا رنگ سفید ہے اور سبز رنگ کو دیکھنے سے نظر بڑہتی ہے اور بیشک پیغمبر خدا صلعم نے سرخ چادرین اوڑہی ہیں اور ایسے ہی وہ لباس جو سبز و سیاہ و زرد کہ زعفران سے رنگا ہوا اور زعفران کی رنگ کی کپڑے سے مشابہ بھی نہو جائز ہے اور جو کپڑا کسم کے پہلے رنگ میں رنگا ہوا اسکا پہننا بھی مکروہ ہے اور سوا کسم کی اور چیز کا رنگا کپڑا سرخ پہننا بھی مختلف فیہ ہے بعضون نے جائز بعضون نے ناجائز کہا ہے اسکا ترک بہتر ہے چنانچہ حاشیہ میں مذکور ہے کہ امام حسن نے پیغمبر خدا صلعم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا وَاِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ فَاِنَّهَا مِنْ زِيْنَةِ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ یعنی بچو سرخی سے اسواسطے کہ سرخ چیز شیطان کی زینت ہے تو بیشک شیطان کو اچھی معلوم ہوتی ہے سرخی اور دولہا کا سوار ہونا اور براتیون کو ساتھ لیکے اپنی شوکت ظاہر کرنیکو گشت کرنا حرام ہے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بعضی رسالون میں جو نکاح کی بری رسوم کی ممانعت میں لکہی ہیں مذکور ہے وَلَا يَجُوْزُ تَضْيِيْعُ الْمَالِ بِاِحْرَاقِ النَّارِ وَ وَالْاَكْلُ وَ الْعَدُوُّ بِرُكُوْبِ الْخَيْلِ وَالطَّوْفُ بِالْبَلَدِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِ

خرجوا من دیارهم بطرًا ورئاء الناس واظهار المعازف والمزامير والملاهي واظهار لعب اللعابین وستر حیطان البیت بالثیاب للجیران تزیینًا ودخول النساء الاجنبیات علی الزوج بعد الفراغ من العقد وتکلمهن معه ومس انفه واذنه ووضع الثیاب علی جسد الزوجة وامر الزوج بان یرفعه بلسانه وحفوف النساء حول الزوج والزوجة عند الخلوة کله من البدعات المحرمة یعنی اور نہین جائز ہی مال ضائع کرنا بارود اور اوسکے اور کاغذ جلانی مین اور گہوڑ دوڑ چڑہنا اور بیجا جت شہر مین پہرنا فخرًا یا اللہ تعالی کی اوپر ہو جاو اوسکے طرح جو نکلی اپنی گہر سی اتراتی اور لوگون کی دکہلانیکو اور باجی اور غفلت کی چیز اور کہیل تڑپونکا کہیل ظاہر کرنا اور زینت کی لیی اچہی کپڑی سی گہر کا دروازہ مندہنا یا پردہ ڈالنا اور نکاح کی بعد اجنبی عورتونکا دولہ کی پاس جانا اور اوس سی ہمکلام ہونا اور اوسکی ناک اور کان چہونا اور دولہن کے جسم پر مصری دہکر دولہ کی زبانسی اوٹہوانا اور اکہٹا ہونا عورتونکا دولہ دولہن کی آس پاس خلوتکی وقت یہ سب بدعتین ہین حرام فقط مگر ہان اگر دلہن کا گہر دور ہو کہ دولہ اور لوگ پیادہ نہ چل سکین تو اس ضرورت کی سبب سوار ہونا مضایقہ نہین **سترہوان مسئلہ** دولہ کو پگڑی پہنانی وقت برادری لوگ حجام کو اپنی اپنی مقدور بہر کچہ دیا کرتی ہین یہ کیسا ہی درست یا نا درست **جواب** ایسی مسئلی کا جواب کئی بار گذر چکا کہ یہ دینا مباح کی درجی تک پہنچیگا حجام کو جہگڑا انہین پہنچتا احسان کرین جبر و اکراہ کو راہ نہین جو چاہی سو دی دی **اٹہارہوان مسئلہ** ساچق یعنی سو پہرکا دن مقرر کرنا اور اوسدن میوہ اور شیرینی اور کپڑونکی تہان اور جوڑا اور خوشبو وغیرہ دولہن کی گہر بہیجنا جائز ہی یا نہین اور بعضی لوگونمین حنابندی کی بہی رسم ہی کہ دولہن کی گہر سی ایک معین دن مین سو پہر کی بعد دولہ کی گہر مہندی بہیجتی ہین اور دولہ کی ہاتہ پاؤنمین لگاتی ہین درست ہی یا نہین **جواب** میوہ شیرینی کپڑی وغیرہ دولہ کی گہر سی دولہن کی گہر بہیجنا درست ہی اسکا کوئی دن مقرر نہین بلکہ ایسی چیزین بطور تحفہ بلا تعین دن کی بہیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی چنانچہ تفسیر معالم التنزیل مین ہی فانکحها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدًا فدخل بها وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیها عشرة دنانیر وستین درهمًا وخمارًا ودرعًا وازارًا وملحفة وخمسین مدًا من طعام وثلثین صاعًا من تمر یعنی پہر نکاح کر دیا حضرت نی زینب بنت جحش کا زید اپنی لی پالک بیٹی سی پہر اونہون نی صحبت کی اوس سی اور بہیجا تہا پہلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو دس دینار اور ساٹہہ درہم اور ایک اوڑہنی اور ایک چادر اور ایک تہبند اور ایک لحاف اور پچاس مد گیہونکی اور تیس صاع چہوارے فقط اور ان چیزونکی بہیجتی وقت کچہ تجمل اور آرایش کا اتفاق نہین ہوا تہا دولہ کی طرف سی تحفہ بہیجنا تو ثابت ہی مگر جو یہان رسم ہی کہ لڑکی کی

آرایش اور دھول تاشہ ناچ وغیرہ حرام چیزین کرتی ہین یہ محض سے اصل ہین اور سخت گناہ تو مسلمانون
دینداروکو لازم ہی کہ جس چیز کی اصل شرع مین پائی جاوی وہ تو بلا تامل عمل مین لاوی اور جسکی اصل نہو
اور وہ نامشروع اور ممنوع ہو اوسکی پاس نہ آوی اور اپنی آپس مین بڑائی اور نام آوری کی لیئی
رسوم باطلہ کا پابند ہونا اور خدا و رسول کی رضامندی کہونا ہرگز درست نہین اور آرایش کا یہ حال ہی کہ
اسمین اسراف صریح اور کاغذکی بی ادبی ہی جسپر خدا رسول کا نام لکہا جاوی اوسکو ایسی بیہودہ
صرف مین لاوی چنانچہ مرآۃ الصفا والی نے لکہا ہی کہ یہ جو شادی مین کاغذ کی درخت بناتی ہین
سو کاغذ پر اللہ تعالی کا نام لکہا جاتا ہی تو اوسکی بنانی والی اور اوسپر راضی ہونیوالی سب خدا کے
عذاب مین گرفتار ہونگی **فقط** اور حنابندی کی رسم کا حال نوین مسئلی مین گذرا کہ بالغ مرد بلکہ چھوٹی
لڑکی کو بھی مہندی لگانا مہوڑی ہو یا بہت شادی مین ہو یا بغیر شادی درست نہین اور اشباہ و
نظائر مین اس عبارت سی موجود ہی کہ مَاحَرُمَ علی البالغ فعلہٗ حَرُمَ علیہ فعلہٗ لولدہ الصغیر
فلا یجوز ان یَسقِیَہٗ خمراً ولا ان یُلبِسہٗ حریراً ولا ان یَخضِبَ یدہٗ بحناءٍ او رِجلہٗ **یعنی** جو چیز
بالغ مرد کو خود کرنا حرام ہی وہ اپنی نابالغ لڑکی کے واسطی عمل مین لانا بھی حرام ہی تو اوسکو
شراب پلانا اور ریشمین کپڑا پہنانا اور اوسکی ہاتھ پاؤن مہندی سی رنگنا نہین درست اور نصاب الاحتساب
مین ہی ولا ینبغی خضابُ الیدِ والرجلِ للذکرِ صغیراً کان او کبیراً ولا باس بہ للنساء
یعنی مردونکو لائق نہین اپنی ہاتھ پاؤن مین مہندی لگانا لڑکا ہو یا بڑا اور عورتونکو کچہ ڈر نہین
فقط ان دونون عبارتونسی معلوم ہوا کہ مہندی کا استعمال مردونکو حرام ہی جیسی ریشمی کپڑا اور سونا
چاندی حرام ہی اگرچہ چھوٹی ہی لڑکی کیون نہون لیکن عورتونکو البتہ درست بلکہ سنت ہی چنانچہ فتاوی
حمادیہ مین کنز العباد سی منقول ہی کہ الحناء سُنّۃٌ للنساء ویکرہ لغیرھن کالامرد والخناثی والرجال لان فیہ
تشبہ وکان تشبہ المرأۃ بالرجل مکروہ **یعنی** عورتونکو حنابندی سنت ہی اور اونکی سوا اور بی مثل لڑکونکی کہ انکی آئی
مونچہ نہو اور اونکی جو خنثی ہین اور مردونکی مکروہ ہی اسواسطی کہ اسمین عورتونکی ساتہہ تشبیہ ہی اور ایسا ہی عورتونکو مردکے
مشابہ بننا مکروہ ہی **فقط** اور کبری اور ظہیریہ مین ہی لا ینبغی للصغیر ان یَخضِبَ یدہٗ او رجلہٗ لان ذلک تزیین وھو
مباحٌ للنساء **یعنی** لائق نہین کہ چھوٹی لڑکی کی ہاتھ پاؤن مین مہندی لگاوین کیونکہ یہ زینت ہی
اور زینت عورتونکو چاہی **فقط** الغرض یہ مہندیکی رسم باطل اور حرام ہی اور حرام کام اور صغیرہ
گناہ پر اصرار کرنا کبیرہ گناہ ہو جاتا ہی اور کبیرہ پر اصرار کفر کی قریب پہنچاتا ہی خدا محفوظ رکہے
اونیسوان مسئلہ بیہو نکا سہرا اور ہار کہ دولہ دولہن کی سر پر باندہتی اور کلیین ڈالتی ہین درست
یا نہین اور گنگنا باندہنا دولہن اور دولہ کی ہاتہہ مین جائز ہی یا ناجائز **جواب** سونی چاندیکی تارونکا سہرا
مردونکو ہرگز درست نہین کہ سونیکا استعمال مردونکو مطلق حرام ہی چنانچہ دسوین مسئلی مین اسکا بیان

کرنا چکا اور چاندیکا استعمال البتہ انگوٹھی کی قدر مردونکو بھی درست ہی ترمذی کی حدیث مین وارد ہی
کہ ایک شخص نی انگوٹھی بنانی کی مقدمی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا کہ یا حضرت مین انگوٹھی بنایا
چاہتا ہون سو کس چیز کی بناؤن آپ نی فرمایا کہ مِنْ وَرِقٍ وَلَاتُتِمَّهُ مِثْقَالًا یعنی چاندی کی بنا اور ایک
مثقال پوری وزن مین ہنو اور انگوٹھی کی سوا اور کسیطرح چاندیکا استعمال کرنا بھی مردکو نہین درست اور
کافرون کی مشابہت حرام ہی تو اس سبب سی سہرا باندہنا عورتون کو بھی نہین روا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جسنی اپنی تئین کسی قوم سے مشابہ بنایا تو وہ اونہین مین سے
فقط اور پہولون کا سہرا بھی مشابہت کفار کی سبب جائز نہین بلکہ پہولون کا ہار دولہ دلہن کی سرپر
ڈالنا نکاح کی وقت یا بعد اوسکی بدعت اور گبرون کی مشابہت ہی اور کافرون اور گبرونکی
مشابہت سی بچنا ضرور ہی چنانچہ کتاب مرآۃ الصفا مین کہ فتاوی کی طور پر ہے لکہا ہی کہ دولہ کے
سرپر پہول اور رومال رکہنا بدعت ہی اور بعضون کے نزدیک رسم گبرون کی ہے فقط
اور کنگنا دولہ اور دلہن کی ہاتہہ مین باندہنا بہی کافرون کی رسم ہی چنانچہ اسی کتاب کے فصل نکاح مین
فتاوی مومنین سی لکہا ہی کہ بعضی لوگون کی ہان یہ رسم ہی کہ کچہ سرسون اور اسپند نیلی کپڑ مین باندہ کر
اوسکا نام کنگنا رکہتی ہین یہ حرکت بہت سی بدعات و معصیات پر شامل ہی اوسمین بہت خرابیان ہین
ایک یہ کہ یہ ہندؤنکا دستور ہی اور ہندؤنکی مشابہت کبہی کفر کبہی گناہ کبیرہ ہوتی ہی اور اسی کتاب کی اسیے
فصل مین ہی کہ لال ڈور دولہ کی ہاتہہ مین باندہنا گبرون کی رسم ہی اسمین کفر کا خوف ہی اور منافع المومنین
مین ہی کہ ایک لوگونکی یہ رسم ہی کہ کوری گہڑی پر پہول ڈالکر صندل ملتی ہین یہ بہی گبرونکی مشابہت ہی اور
اسی کتاب مین ہی کہ ایک لوگونمین یہ رسم جاری ہی کہ تہوڑی سرسون اور اسپند ایک تہ مین باندہتی ہین اور
اوسکو کنگنا کہتی ہین اور دولہ کی ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور یہ ظاہر ہی کہ اسکا بانی اور اوسپر راضی ہونیوالا
کافر ہوگا اور سید آدم بنوری نی اپنی کتب مین کتاب علم الہدی سی نقل کرکی لکہا ہی کہ نکاح مین کئی چیزین کفر ہین
اور کئی چیزون مین خوف کفر ہی اور کچہ بدعت ہین سو جو کوئی یہ رسوم عمل مین لاوی تو اوسکی درمیان سے
مرد اور جورو ہونی کا علاقہ اوٹہہ جاتا ہی اور وہ نکاح مسلمانونکا سا نہین ٹہرتا کہ جو اولاد ایسی نکاح سی پیدا ہو
تو اوسکا نسب نہین ثابت ہوتا مگر حرامی ٹہرتا ہی پہلی کنگنا کہ یہ توصریح کفر ہی اسکا بانی و الا اور اسپر رضامند
دونو کافر ہین دوسری جلوہ دینا کہ اوسمین بہت سی فضیحتی اور رسوائی ہی تیسری یہ کہ جو کہین کے اور
بہن اور اور عورتین دولہ کی سرپر اوڑہنی ڈالتی ہین اور دلہن کی سرپر پگڑی رکہتی ہین سو اس حرکت سے
تو دونو ملعون ہوتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خدا کی پہٹکار اور لعنت اوس مرد پر جو اپنے
تئین عورتون کی مشابہ کری اور اوس عورت پر جو مردونکی طرح بنی چوتہی یہ کہ دلہن کا انگوٹہا پانی سے
دہوتی ہین سو یہ کفر کی رسم اور اسمین کفر کا ڈر ہی پانچوین یہ کہ ایک مصری کا ٹکڑا عورت کی بدن پر

پہلی کہتی ہین کہ بہر دار اسکو بہی بخشتی ہی اور شہا ہونی ایسین فاسق ہوتی ہین اور چہارپایون کی مشابہت بہی
جیسے یہ کہ ہونیکی وقت ایک سرخ ڈورا لیکے دولہ کی کہنین ڈالتی ہین اور تخت پوش کر ڈومنی دولہ کے
ایک ایک عضو کا نکر شرمناک دابیس ڈہ بہیں ہاتی ہیں اور اسکو مسخرہ اور عورتون کا سر کہاتی ہین ایسے فعل مین
بہی سبکی سب ملعون ہوتی ہین ایسا ہوتی ہین یہ کہ تا چہ دار سبع تک ملی ہوئی گالیان ڈومنیان وغیرہ
بکتے ہین یہان تک کہ مسجد اور محراب اور منبر اور دستار کی اہانت کی نوبت پہنچتے ہی وہان بہی
اہانت کرتی ہی آٹہوین یہ کہ نوشہ دولہن کی آرسی پاس سات بار کہو کرتا ہی بہو نیری ڈالتا ہی یہ
کافرونکی رسم ہی اور خوف کفر ہی نوین یہ کہ دولہن کی شرمگاہ شربت سی دہوکر اور اوسین
دولہن سی پیشاب کراکی دولہ کو پلواتی ہین یہ بڑی ناپاک رسم ہی اور کفر کا ڈر ہی دسوین یہ کہ مرد کو
سیاہ سرمہ لگا کر زینت دیتی ہین یہ بہی بالاتفاق سب علما کی نزدیک مکروہ ہی اور اگر کہین کہ یہ
مذہب اور راہ ہی تو کافر ہو جاوین گیارہوین یہ کہ دولہ کو چاندی کی ہنسلی اور کچھ عورتون کا
لباس پہناتی ہین یہ بہی بدعت سیئہ ہی **یہانتک سید آدم کی عبارت ہی**
اور آرسی اور مصحف کی رسم جو اس دیار مین ہی سو شریعت محمدی کی کسی کتاب مین نظر نہین پڑی
تو یہ بہی بدعت ہی کہ اسکا ترک انسب اور بہتر ہی **بیسوان مسئلہ** برات کی نکلتی وقت نقارے
بجوانا اعلان یعنی مشہور کرنیکی واسطی جائز ہی یا نہین **جواب** اعلان نکاح کی واسطی نقارے
بجوانا حرام ہی چنانچہ ہدایہ کی عبارت سی بوجہا جاتا ہی ودلت المسئلة علی ان الملاہی کلہا
حرام الی آخر ما قال یعنی اس مسئلہ سی معلوم ہوا کہ کہیل کے چیزین یعنی باجے سب حرام ہین فقط اور
فتاوی کبری مین ہی کہ طبل بجانا اور سننا دونو حرام ہین کہ یہ سب لہو لعب کہیل کود کی چیزین ہین۔
اگر ہان مسلمانونکی لڑائی مین جو کافرونسی واقع ہو درست ہی کہ نقارے کی آواز سنکر متفرق غازیے
اکٹہا ہو جاوین تو ایسی مقام مین نقارہ بجانا عبادت مین داخل ہی کیونکہ وہ لڑائی فقط اور ڈہول
اور تاشی وغیرہ کا حال بہی طبل کے طرح ہی اس لیے کہ یہ بہی لہو کی اسباب ہین حمادیہ مین ہی
ویکرہ استعمال الآلات التی تطرب من غیر غناء کالعود والطنبور والمزمار والطبل
والمزامیر یعنی حرام ہی استعمال اون باجون کا جو بغیر راگ بجائی جاوین جیسے عود اور طنبورہ اور
مزمار اور نقارہ خصوص تارکی باجی وعن مجاہد رضی الله عنه انه قال سمع عبد الله بن
عمر رضی الله عنهما صوت طبل فادخل اصبعیه فی اذنیه وقال هکذا رأیت النبی صلی الله
علیه وسلم یصنع یعنی مجاہد رضی سی روایت ہی کہ اونہون نی کہا کہ عبد الله ابن عمر رضی عنہ نے
نقارے کی آواز سنی تو ڈال دین اپنی دونون انگلیان اپنی دونون کانون مین اور کہا ایسی پیغمبر خدا صلی الله
علیہ وسلم کو ایسی ہی کرتے دیکہا وعن مکحول عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال

استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها من الكفر يعني نقل کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ سننا باجوں کا گناہ ہے اور وہاں بیٹھنا فسق ہے اور اوس سے
لذت اوٹھانا کفر سے ہے اور اوسی کتاب میں ترجیع شرح منظومہ سے لکھا ہے قال الانکحة التي
تنعقد في مجالس الملاهي والمزامير تكون مختلفا فيها بوجهين احدهما يعني الولي الذي هو الذي يحضر
الملاهي والمعازف وامرهم بذلك واعطى المغنين على ذلك الاجرة والثاني ان الحاضرين
صاروا فسقة لاستماعهم ذلك فلم يبق الولي وليا ولا الحاضرون شهودا اعني ترجمہ
نکاح راگ باجے کی مجلسوں میں باندھے جاتی ہیں ان میں دو وجہ سے اختلاف ہے ایک یہ کہ نکاح کا ولی جسنے کھیل
کود کی اسباب باجے حاضر کیے ہیں اور اسپر گانیوالونکو مزدوری دی وہ تو فاسق ہو جاتا ہے دوسرے
یہ کہ جو لوگ اس مجلس میں حاضر ہوتے ہیں وہ بھی اسکی سننے سے فاسق ہو جاتے ہیں تو نہ ولی ولی باقی رہا نہ گواہ گواہ
رہے وفي خزانة الرواية من الظهيرية واعلم ان جنس هذه المسائل ثلثة انواع منها ما يكون
خطأ ولكن لا يوجب الكفر فيؤمر قائله بالانابة والاستغفار ومنها ما فيه اختلاف فيؤمر
باستجداد النكاح احتياطا وبالتوبة والانابة ومنها ما هو كفر بالاتفاق وانه يوجب
احباط جميع اعماله ويلزمه اعادة الحج ان حج ويكون وطيه مع امرأته زنا والولد المتولد
في هذه الحالة ولد الزنا فانه وان اتى بكلمة الشهادة بعد ذلك بحكم العادة ولم يرجع
عما قال او فعل لم يرتفع الكفر وهو المختار يعني اور جان لو کہ نکاح کی مسئلے تین طرح پر ہیں بعضے
تو وہ ہیں جو خطا تو ہیں لیکن کفر نہیں لازم کرتے تو اوس شخص کو توبہ اور استغفار کا حکم کرینگے اور بعضے
وہ ہیں جنمیں اختلاف ہے کفر و ایمان کی مقدمے میں سو بعضے ایسے جگہ احتیاطا دوبارا نکاح اور توبہ اور گناہ سے
باز آنیکا حکم کرینگے اور بعضے وہ ہیں جو بالاتفاق کفر ہیں اور اوسے سب عمل ضبط ہو جاتے ہیں اور حج کے
قضا چاہیے اگر اوسنے پہلے حج کر لیا تھا اور اوسکو اپنی جورو کے ساتھ وطی زنا حرام ہے اور اس
حالت میں جو لڑکا پیدا ہو وہ حرامی ہے ولد الزنا ہے سوا ئے شخص اگرچہ عادت کی طور پر اسکی بعد کلمہ شہادت
بھی پڑھے اور جب تک کہ اوس خاص قول یا فعل سے توبہ نکی ہو تو اوسکا کفر بجا رہیگا اور یہی مذہب مختار
علما کا ہے فقط باقی رہا بیان نکاح کی اطلاع کا سو جیسا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں ہوتی
اوسیطرح چھبیسوین مسئلے کی جواب میں انشاء اللہ تعالی آویگا اکیسواں مسئلہ بیاہ وغیرہ شادی
میں آتشبازی چھوڑنا اور رنڈی کا ناچ کرانا کیسا ہے جواب آتشبازی چھوڑنا شادی
اور غیر شادی دونوں میں اسراف ہے اور اسراف شرع میں منع ہے فرمایا اللہ تعالی نے ان المبذرين
كانوا اخوان الشياطين وكان الشيطان لربه كفورا یعنی بیجا خرچ کرنیوالے بھائی ہیں شیطانونکے
اور شیطان اپنی رب کا ناشکرا ہے فقط چنانچہ یہی مضمون مولانا شاہ عبدالعزیز رح کی عبارت سے

سولہوین سوال مین معلوم ہوا اور تہوڑی بہت کا اسمین ایک حکم ہی تو مسلمان دیندار کو لازم و واجب ہے کہ جو کام اپنی رب کی مرضی کی خلاف ہو اوسکو ترک کرے اگرچہ برادری کی لوگ اُس سی مخالف ہو جاوین اور اون کو بُرا لگے قیامت کی دن اپنے اپنی اعمال سے فایدہ اوٹہائیگا اور برے کرتوتونسی حسرت اور افسوس کہائیگا اور کوئی دوست آشنا بھائی برادر کام نہ آئیگا ہر کوئی نفسی نفسی کی آواز سنائیگا خدا توفیق دے

بائیسوان مسئلہ دلہن کے گہر بہیجتی وقت سسرال کی طرف سی دولہ کو جوڑا پہناتی ہین اور وہ جب تک اپنی گہر کو لوٹ آوے تب تک وہی جوڑا پہنی رہتا ہی اسکا کیا حال ہے جائز یا ناجائز **جواب** یہ جوڑا مباح ہے بشرطیکہ ریشمین اور سرخ کسم کا رنگا ہوا اور زرد کیسریا اور زرین تاشش بادلہ وغیرہ کا جنکا پہننا مردون کو حرام ہی نہو اور اپنی حیثیت سی زیادہ ہے نہو جسمین اسراف ہو تکبر نہو کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ **یعنی** کہاؤ پیو صدقہ دو کپڑے پہنو وہان تلک کہ اسراف نہو اور نہ دلمین خیالی بڑائیکا آوی **فقط** اور ریشمین کپڑا کا ممنوع ہونا اس حدیث سی ثابت ہی کہ حضرت نی فرمایا أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِإِنَاثِ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا **یعنی** حلال ہوا سونا اور حریر میری امت کی عورتونپر اور حرام ہوا مردون پر **فقط** اور کسمی رنگ کی حرمت اس حدیث سی معلوم ہوتی ہی کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص فی روایت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اُنی مجکو دو کپڑے سرخ کسم کی رنگی ہوئی پہنی دیکہا تو فرمایا کہ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا **یعنی** یہ کافرونکے کپڑے ہین تو مت پہنو اور ایک روایت مین یون ہی کہ مینی کہا کہ مین انکو دہو ڈالون فرمایا بلکہ جلا انکو **فقط** اور کیسری رنگی زرد کپڑے پہننی کی بہی حدیث مین ممانعت ہی حضرت انس رضی سی روایت ہی کہ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **یعنی** منع کیا جناب رسالتمآب نی اس سی کہ کیسریا کپڑے پہنی مرد یہ سب حدیثین مشکوۃ مین ہین اور فتاوی حمادیہ مین خانیہ سی نقل کیا ہے ویکرہ للرجال أن يلبسوا الثوب المصبوغ بالمعصفر والزعفران والورس **یعنی** مکروہ ہی مردونکو کہ کسم کا رنگا اور کیسر کا رنگا اور ورس کا رنگا کپڑا پہنین **فقط** اور چاندی کی تارونکا کپڑا پہننا بہی سونیکی تارونسی کپڑی کی طرح حرام ہے چنانچہ ہدایہ کی عبارت سی جو پہلی گذری معلوم ہوا کہ الفضة في حكم الذهب

تئیسوان مسئلہ نکاح کی بعد قاضی اور وکیل اور گواہونکو کہ دلہن کے طرف سی آتے ہین اپنی خدمتی کی سبب اونکی مانگے کچہ دینا جائز ہے یا نہین **جواب** ان لوگونکو دینا اسکی کہ یہ مانگین اور ہٹ دہرمی کرین مباح ہے اور اگر مانگین اور زور آور ہوے کرین اور خواہ مخواہ کہ دام ہمسے دیسی لیا چاہین تو نہ لین درست چنانچہ خزانۃ الروایۃ مین ہے

وما سنه القضاة في دار الاسلام ظلم صريح وهو ان يأخذوا من الانكحة شيئا ثم يجيزون
اولياء الزوج والزوجة بالمناكحة فانهم ما لم يرضوا بشيء من اوليائهما لم يجيزوا بذلك فانه
حرام للقاضي والمناكح يعني اور یہ جو قاضیون نی شہرہاے اسلام کی شہرون مین سو صریح ظلم ہے کہ
پہلے نکاح والون سی کچھ لی لیا کرتے ہین تب اونکو نکاح کی اجازت دیتی ہین پہر اگر وہ کچھ دینی پر راضی نہوئی
تو یہ نکاح کا حکم بہی نہین دیتی سو یہ قاضی اور نکاح کر دینی والی کی دونون کی حق مین حرام ہی فقط اور
بہتر یہ ہی کہ نکاح کا ایسا شخص وکیل ہو جو نکاح پڑہا ہی سکی اور ایجاب اور قبول کی لفظین ادا کرنیکی لیاقت
رکہی تاکہ چارون مذہب بموجب نکاح صحیح اور ٹہیک ہو پہر اگر وہ وکیل کسی اور کو وکیل کر دی اور نکاح
پڑہانی کی اجازت دی اور یہ دوسرا وکیل اوس پہلی وکیل کی سامنی نکاح پڑہا دی تو بہی حنفیون کے
نزدیک درست ہی چنانچہ فتاوی حمادیہ مین خانیہ سی لکہا ہی کہ الوكيل بالتزويج ليس له ان يوكل
غيره فان فعل فزوج الثاني بحضرة الاول جاز فقط اور سنت یہ ہی کہ خود دولہن کا ولی
نکاح کا خطبہ کہ مسنون ہی پڑہکر دولہن دولہ مین ایجاب و قبول کرادی اور مہر ٹہراکر نکاح پڑہا دی کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی حضرت علی رض سی حضرت فاطمہ کا نکاح کرنی وقت ایسا ہی کیا تہا چنانچہ مواہب
لدنیہ مین موجود ہی عن انس قال جاء ابو بكر ثم عمر يخطبان فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم
فسكت ولم يرجع اليهما شيئا فانطلقا الى علي يأمرانه بطلب ذلك قال علي فنبهاني لامر فقمت
اجر ردائي حتى اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت تزوجني فاطمة قال وعندك شيء قلت
فرسي وبدني قال اما فرسك فلا بد لك منها واما بدنك فبعها فبعتها باربعمائة وثمانين
فجئته بها فوضعتها في حجره فقبض منها قبضة فقال اي بلال ابتع لنا بها طيبا وامرهم
ان يجهزوها فجعل لها سرير مشرط ووسادة من ادم حشوها ليف وقال لعلي اذا اتتك
فلا تحدث شيئا حتى اتيك فجاءت مع ام ايمن حتى قعدت في جانب البيت وانا في جانب
وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ههنا اخي قالت ام ايمن اخوك وقد زوجته
بابنتك قال نعم ودخل صلى الله عليه وسلم فقال لفاطمة ائتيني بماء فقامت الى قعب في البيت
فاتت بماء فاخذه ومج فيه ثم قال لها تقدمي فتقدمت فنضح بين ثدييها وعلى راسها وقال
اللهم اني اعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم ثم قال لها ادبري فادبرت فصب
بين كتفيها ثم فعل مثل ذلك لعلي ثم قال له ادخل باهلك بسم الله والبركة اخرجه ابو حاتم
واحمد في المناقب بنحوه وفي حديث انس عند ابي الخير القزويني الحاكمي خطبها علي بعد ان
خطبها ابو بكر ثم عمر فقال عليه السلام قد امرني ربي بذلك قال انس ثم دعاني عليه السلام
بعد ايام فقال لي يا انس ادع لي ابا بكر وعمر وعثمان وعبد الرحمن وعدة من الانصار فلما اجتمعوا

ولحقنا بمجالسهم وكان علي غائبا فقال صلى الله عليه وسلم الحمد لله المحمود بنعمته المعبود بقدرته
المطاع بسلطانه المرهوب من عذابه وسطوته النافذ أمره في سمائه وأرضه الذي خلق الخلق بقدرته
وميزهم بأحكامه وأعزهم بدينه وأكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك اسمه وتعالت عظمته
جعل المصاهرة سببا لاحقا وأمرا مفترضا أوشج به الأرحام وألزم الأنام فقال عز من قائل وهو الذي
من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا فأمر الله تعالى يجري إلى قضائه وقضاؤه يجري
إلى قدره ولكل قضاء قدر ولكل قدر أجل ولكل أجل كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أم الكتاب
ثم إن الله عز وجل أمرني أن أزوج فاطمة من علي بن أبي طالب فاشهدوا أني قد زوجته على أربعمائة مثقال
فضة إن رضي بذلك علي ثم دعا صلى الله عليه وسلم بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبنا ودخل علي
فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه ثم قال إن الله عز وجل أمرني أن أزوجك فاطمة على
أربعمائة مثقال فضة أرضيت بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول الله فقال عليه السلام
جمع الله شملكما وأعز جدكما وبارك عليكما وأخرج منكما كثيرا طيبا قال أنس فوالله لقد أخرج الله
منهما الكثير الطيب یعنی حضرت انس کہتی ہین کہ پہلی حضرت ابو بکر صدیق رض پہر عمر فاروق رض
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر بی بی فاطمہ کو اپنی لیے مانگنی لگی تو سکوت کیا حضرت نی اونہ جواب دیا
اونکو کچہ تو . . . وہ گئی حضرت علی رض پاس اونکو سنگار ای بی بی فاطمہ رض کی مانگنی پہ چلی خوش فرماتی ہین کہ اونکے
کہنی سی میری دلمین پڑی یہ بات سو مین چلا اپنی چادر کہسیٹتا ہوا نبی صم پاس آیا پہر مینی عرض کیا
کہ آپ میرا جوڑا باندہین حضرت فاطمہ سی فرمایا بہلا تیری پاس کچہ مال ہی مینی کہا میرا گہوڑا اور میری زرہ
ہی ارشاد کیا گہوڑا جو ہی سو اوسکا تیری پاس رہنا ضرور ہی اور زرہ جو ہی سو تو بیچ ڈال اوسکو تب مینی بیچی چار سو
اسی درم کو سو وہ لایا مین حضرت کی پاس اونہ اونکی گود مین ڈال دی سو بہر کی لئی آپ نی اوسمین سی ایک مٹہی
پہر فرمایا ای بلال مول لی آ ہمارے لیے اسکی خوشبو اور لوگوں کو کہا کہ جہیز یعنی شادیکا سامان درست کر دو
اس لڑکی کا تو بنا لی اونکی لیے ایک چارپائی اور ایک تکیہ چمڑیکا جس مین چہوارے کی گہٹہی بہری
اور فرمایا حضرت علی رض کو کہ جب فاطمہ تیری پاس آوی تو تو کچہ بات مت چہیڑیو جب تک
مین نہ آلون تیری پاس سو آئین حضرت فاطمہ بی بی ام ایمن کی ساتہ اور گہر کی اندر کونی مین
بیٹہین اور مین دوسری کونی مین تہا اور آئی پیغمبر خدا صلعم اور جہی کہا ایدہر آ بہتیا
بی بی ام ایمن بولین آپ کا تو یہ بہائی ہی تسپر بہی اپنی بیٹی انکو دیتی ہو فرمایا ہان اور اندر
پہر فرمایا بی بی فاطمہ کو میری پاس تہوڑا پانی لا سو وہ اٹہین ایک بڑی صحنک گہر بیچ
اوسمین پانی لائین تو لیا اوسکو حضرت نی اور تہوکا اوسمین پہر فرمایا فاطمہ کو آگی آ سو وہ
آگی آئین تو چہڑکا اوس پانی کو اونکی سینی پر اور اونکی سر پہ اور فرمایا بارخدایا مین تیری پناہ مین

دیتا ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان راندے گئے سے پہر فرمایا اونکو پسینہ کر زاید پہر سو پہوکا وہ پانی اونکی دونو مونڈہون کی بیچ مین پہر کیا یہی معاملہ حضرت علی سے پہر حضرت علی کو فرمایا کہ چلا جا اپنی گہر مین اللہ کا نام لیکر اور برکت مانگ کی انس حدیث کو ابو حاتم نے اور احمد نے مناقب نام کتاب مین اسیطرح پر بیان کیا اور انس کی حدیث مین ابی الخیر القبروینی حاکمی کے نزدیک یون ہی کہ مانگا بی بی فاطمہ کو حضرت علی نے اوسکی پہلی مانگا تہا ابو بکر رض پہر حضرت عمر رض نے تب فرمایا پیغمبر خدا صلی نے کہ اسیطرح تو حکم ہی کیا ہی مجکو میری رب نے انس کہتی ہین کہ اوسکی کئی دن بعد مجکو حضرت نے پکارکر فرمایا کہ ای انس بلالا میری پاس ابو بکر رض اور عمر رض کو اور عثمان رض اور عبد الرحمن اور کئی انصار کو پہر جب وہ سب اکٹہا ہوئے اور اپنی اپنی جگہہ بیٹہی اور علی رض وہان نہ تہی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سراہی اوس خدا کو جو سراہا گیا ہی اپنی احسانون سے جسکی پرستش ہوتی اوسکی قدرت کی سبب جس سی سب کوئی دبی اوسکی حکومت کی سبب جس سی سب لوگ ڈرتی ہین اوسکی رعب کی سبب جسکا حکم جاری ہی اوسکی آسمان اور اوسکی زمین مین جسنی پیدا کیا خلق کو اپنی قدرت سی اور علحدہ کر دیا اونکو اپنی حکم بہیج کر اور عزت دی ہر ایک کو اوسکی دیندار کی سبب اور بڑائی دی ہر ایک کو اپنا نبی بہیج کر جسکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیشک اللہ وہ ہی جسکا نام بڑی برکت والا اور جسکی بڑائی بہت اونچی جسنی بنایا سسرال کو ملاوٹ کا سبب اور امر لازم اور پہر دیا اوس سی رحمونکو اور ملاوٹ ہوگئی اوسکی سبب لوگونمین اسی لیی فرمایا ہر ایک بولنی والی غالب یعنی اللہ تعالی نے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا الآیہ یعنی وہ خدا جسنی پیدا کیا پانی سی آدمی پہر بنایا اوسکی لیی ننہال اور ددہال اور سسرال کو اور تیرا رب ہی اندازہ کرنیوالا ہی سو اللہ کا کام متوجہ ہوتا ہی اوسکی طرف جو اوسنی پہلی حکم کیا اور اوسکا حکم اوسکی طرف جاری ہوتا ہی جو اوسنی پہلی ٹہرا دیا اور ہر حکم کا ایک اندازہ ہی پہلی سی مقرر اور ہر اندازہ کی ایک مدت ہی اور ہر مدت کی لیی ایک نوشتہ ہی دور کر دیتا ہی جو چاہتا ہی اور ثابت رکہتا ہی جو چاہتا ہی اور اوسیکی پاس ہی اصل کتاب پہر اللہ تعالی نی مجکو حکم کیا کہ نکاح کر دون میں فاطمہ کا علی بن ابیطالب سی سو تم گواہ رہو کہ مینی اوسکا نکاح کر دیا چارسی مثقال چاندی پر مہر کی بدلی اگر اسپر راضی ہو علی رض پہر منگایا حضرت نے ایک طباق سوکہی چہوارونکا پہر فرمایا لوٹ لو سو ہمنی لوٹ لیا اور اندر آئی علی رض تو مسکرائی حضرت اونکی طرف پہر فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجکو حکم کیا کہ تیری ساتہہ نکاح کر دون فاطمہ کا چارسی مثقال چاندی پر بہلا تو راضی ہی اسپر تو جواب دیا حضرت علی رض نی کہ مین راضی ہو گیا اسپر یا رسول اللہ تو فرمایا حضرت نی کہ ملاپ کری اللہ تم دونون کی خوؤن مین اور پوری کری اللہ محبت تمہاری اور ہمیشہ خبر رکہی تم پر اور پسند کری تم سی بہت سی اولاد انس کہتی ہین سو خدا کی قسم مقرر پیدا کی اللہ نی اونسی بہت سی اولاد اچہی فقط اور سوای

جسنو خطبی کی تو دو خطبی اور ہین کہ اونکا پڑہنا بہی نکاح مین سنت سی ثابت ہوا ہی سو وہ دونو اگلی سوال کی جواب مین
مذکور ہین انشاء اللہ تعالی ستائیسوان مسئلہ ان شہرون کی قاضیونکا دستور ہی کہ ایجاب
وقبول سی پہلی کلمہ طیب اور امنت باللہ اور درود اور قنوت وغیرہ پڑہاتی ہین یہ طریقہ سنت کا ہی یا نہین اور
ایجاب اور قبول کی لفظین ایکبار کہنا کافی ہے یا تین بار تکرار چاہیی اور ایجاب و قبول سی پہلی نکاح کا خطبہ
پڑہنا چاہیی یا بعد اور کون خطبہ پڑہنا سنت ہی **جواب** سنت کا طریق نکاح مین یہ ہی کہ پہلی ان تین
خطبہ مین کی جو مذکور ہوتی ہین ایک خطبہ پڑہی اوسکی بعد دولہن و دولہی ایجاب و قبول کرادی اور ایجاب
وقبول ایکبار بس ہی تین بار تکرار کی حاجت نہین جیسی بیع یا مول لینی وغیرہ مین ایک ہی بار کفایت ہی اور کلمہ
اور امنت باللہ پڑہانا تو سلف یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سی ماثور ہی اور نہ کسی کتاب مین کوئی
تاکید کرنا کیا ضرور ہی مگر ہان اگر دولہن دولہ کی عقیدہ مین فساد ہو اور اونکو ایمان کی حقیقت نہ یاد ہو
تو البتہ کلمہ طیب وغیرہ پڑہانا مضایقہ نہین بلکہ ضرور ہی تاکہ اول ایمان درست ہولی تب نکاح ٹہیک ہو
اور با وجودیکہ اون دونو کا عقیدہ درست ہو اس بات کو لازم کر لینا اور بطور رسم عمل مین لانا
خالی جہل سے نہین اور محض لغو ہی اور خطبونکا حال یہ ہی کہ حدیثون اور تواریخ کے کتابونکی دیکہنی سی معلوم ہوا
کہ صحابہ اور اگلی بزرگون کی نکاح مین پڑہنی کی تین خطبی تہی **ایک** وہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت فاطمہ کی نکاح مین پڑہا تہا اور وہ اگلی سوال مین گذرا الحمد للہ المحمود بنعمتہ سی وعندہ ام الکتاب تک
دوسری وہ کہ نجاشی حبشی کی بادشاہ نی حبشی مین حضرت ام حبیبہ کی نکاح مین جو آنحضرت صلعم کے
ساتہ ہوا تہا پڑہا تہا اور اوسکا قصہ خلاصی کی طور پر جیسا مواہب لدنیہ مین ہی یہ ہی کہ جب عبداللہ
بن جحش ام حبیبہ کی پہلے خاوند نی حبشہ کو ہجرت کی تو ام حبیبہ کو ساتہ لیگیا وہان جاکر شیطان کے
بہکانی سے نصرانی ہوکر مرگیا یہ خبر حضرت کی یارون مین سی کسینی حضرت کو پہنچائی اور عرض کیا کہ ام حبیبہ
اپنی اسلام پر قائم ہی وہ دین سی نہین پہری ہی یہ حال سنکر پیغمبر خدا نی عمرو بن امیہ ضمیری کو اپنی ساتہ
ام حبیبہ کی نکاح کا پیغام دیکر نجاشی کی پاس بہیجا جب انہون نی حبشی مین جاکر نجاشی سی یہ حکم بیان کیا
اوس نی سنتی ہی اوسیوقت اپنی ابرہہ نام لونڈی کی زبانی ام حبیبہ کو کہلا بہیجا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی مجکو لکہا ہی کہ تیرا نکاح آنحضرت صلعم کی ساتہ کر دون ام حبیبہ اس بشارت سی نہایت خوش ہوئین
اور اپنی ایک انگوٹہی اور دو کڑی اوس لونڈی کو انعام مین دیی اور خالد بن سعید کو اپنی طرف سے
نکاح کا وکیل کیا اور نجاشی نی بہی شام کی وقت جعفر بن ابیطالب کو اور اور مہاجرون کو جمع کرکی خطبہ
پڑہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُہَیْمِنِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ
یعنی سب تعریف اوس خدا کو جو بادشاہ ہی پاک سلامتی دینی والا امن دینی والا نگہبان غالب ہر ٹوٹا جوڑنی والا [illegible]

ذکر نکاح ام حبیبہ

اسکا کوئی پرستش کے لائق نہین سوا اللہ کی اور گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد صلعم اوسکی بندے ہین اور اوسکی رسول ہین اللہ نے بھیجا
اونکو ہدایت اور سچا دین لیکر بھیجا کہ تو غالب کرے اس دین اسلام کو سب دینون پر اور پڑے برا مانین مشرک
فقط اس خطبے کی بعد نجاشی نی کہا کہ مین نے اللہ تعالی کی حمد اور رسول خدا کی نعت کی بعد پیغمبر خدا صلعم کا حکم جو مجکو
لکہا بہیجا تہا مان لیا اور بیاہ بہی کر دیا اور چار سو دینار سرخ لوگونکی سامنی ڈال دئی کہ اسقدر مہر مقرر کیا
بعد اسکی خالد بن سعید ام حبیبہ کی وکیل نی خطبہ پڑہا کہ الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین
الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون یعنی اللہ کو لائق ہی ساری ثنا اوسکی مین حمد کرتا اور
اوسی سی مدد مانگتا ہون اور اوس سی بخشش چاہتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کی کوئی قابل عبادت کی نہین اور بیشک
محمد صلعم اوسکی بندے اور اوسکی رسول ہین وہ خدا ہی جسنی بہیجا اپنا رسول سیدہی راہ پر اور سچے دین پر کہ غالب
رکہی اوسکو اور پڑے برا مانین مشرک اسکی بعد جو بات پیغمبر خدا صلعم کی منظور تہی اور آپ نی چاہی اوسکو جسنی مان لیا
اور عمل کیا سو نکاح کر دیا ام حبیبہ ابو سفیان رض کی بیٹی کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سو اللہ مبارک
کرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر اسکی بعد نجاشی نی وہ چار سو دینار خالد بن ولید کو دئی اونہون نی لیکر
اپنی پاس رکہہ لئی پہر جب سب لوگ اوٹھکر اپنی اپنی گہر جانی لگی تو نجاشی نی کہا کہ ابہی بیٹہو پیغمبرون کے
سنت ہی کہ نکاح کی بعد کہانا کہلاتی ہین پہر کہانا منگا کر سبکو کہلایا سو لوگ جب کہانا کہا کر چلی گئے تو نجاشی نے
ام حبیبہ کو شرحبیل حسنہ کی بیٹی کی ساتہہ کر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین بہیج دیا

تیسرا خطبہ وہ ہی کہ مشکوۃ شریف مین عبد اللہ ابن مسعود کی روایت سی آیا ہی اور یہی مشہور ہی اور
اسیکو عالم لوگ ایجاب قبول سی پہلی پڑہا کرتی ہین پہر نکاح پڑہاتی ہین سو وہ یہ ہی الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ
ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن
یضللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایہا الذین
آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من
نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ
والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم
اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما یعنی سب تعریف اللہ کو ہی
ہم اوسکی ثنا کرتے ہین اور اوسی سی مدد مانگتی ہین اور بخشش چاہتی ہین اور اللہ سی پناہ مانگتی اپنی نفسون اور کامون کے
برائی سی جسکو اللہ راہ بتلاوی اوسکا کوئی بہکانی والا نہین اور جسکو وہ بہکاوی اوسکا کوئی راہ پر لانی والا نہین
اور مین گواہ ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور اوسکی پیغمبر ہین
ای ایمان والو ڈرتی رہو اللہ سی جیسا اوس سی ڈرنا چاہئی اور نہ مرو مگر مسلمان لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سی

جسنے تمکو بنایا ایک جان سے اور اوسی سے بنایا اوسکا جوڑا اور بکھیرے اون دونون سے بہت مرد اور عورتین اور ڈرتے رہو اللہ سے جسکا واسطہ دیتے ہو آپسمین اور خبردار رہو ناتونسے اللہ ہے تمپر مطلع اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو بات سیدھی جو سنوار دے اور بھلی کردے تمہارے کامون کو اور بخشے جاوین تمہارے گناہ اور جو فرمان برداری کرے اللہ تعالی اور اوسکے رسول کی تو وہ بیشک مقصود کو پہنچا اور ساری باتون اور سب ڈرونسے چھوٹا اور بڑا مدعا حاصل کیا اوسنے اس خطبہ پڑہنے کے بعد قاضی یا اور جو کوئی نہا نائب نکاح کا وکیل ہو خاطب یعنی دولہے مخاطب ہوکے کہے کہ اللہ تعالی کے حمد اور پیغمبر خدا کی نعت کے بعد مینے فلانی عورت فلانی کی بیٹی اسقدر مہر کے بدلے تیرے نکاح مین دی وہ کہے مینے قبول کی بس یہی ایجاب و قبول ہے غرضکہ قاضی یا اور جو کوئی نکاح کا خطبہ پڑہے اور یہ نکاح باندہنے کی لفظین دولہا یا اوسکے ولی کی روبرو کہے اسکو ایجاب کہتے ہین اور جو اسکے جواب مین کہا جاوے دولہے یا اوسکے ولی کی طرف سے اوسکو قبول بولتے ہین یا اسکا اولٹا ہو یعنی اگر پہلے ہی سے دولہا یا اوسکے ولی نے یا دلہن نے یا اوسکے ولی نے ایسی بات کہی جسمین نکاح کی خواہش اور طلب نکلی تو اوسکو بھی ایجاب اور جو کچھ دلہن یا اوسکا ولی جواب دے اوسکو قبول کہتے ہین حاصل یہ کہ پہلی بات کو ایجاب دوسری کو قبول کہتے ہین **چھبیسوان مسئلہ**

اگر کوئی شخص دولہا یا دلہن کی طرف والونمین سے طرفیت نادانی کرکے کہے کہ ہمسے تو اپنے شہر کی رواج رسمین چھوٹینگے چاہے شرع کی موافق ہون چاہے مخالف اور شادی کی محفل تو ان رسمون کی چھوڑنے سے مزہ کا پھیکا سا ہوجاتی ہے ہمتو اپنی شادی غمی مین رہایک رواج کی تابع ہین تمکو اختیار ہے اپنے گھر جو چاہو سو کرو ہم اپنے گھر جو چاہینگے سو کرینگے عیسی بدین خود موسی بدین خود تمہاری تمہارے ساتھ اور راہ ہماری اور راہ تمہارا حکم ہمپر چل نہین سکتا اس باتون کی کہنے والون کی حق مین شریعت سے کیا حکم ہوگا اور دوسری طرف کی لوگ کہ خدا رسول کی حکم موجب کام کرتی ہین انکی مجلس مین شریک ہون یا نہین **جواب** جو کوئی ایسی بیہودہ باتین زبان پر لاوے شرع کے حکم سے اوسکی حق مین یہ باتین کرنا نہایت ہی مذموم اور بہت ہی برا ہے اسلیے کہ اوسنے اپنی رسمون کے مقابلہ مین حکم شرع کو ہلکا جانا اور رسمون کا یہ حال ہے کہ بعضی آدمیون بدعت ضلالت مین بعضی اور طرح کی گناہ مین سواوسنے اونکو اختیار کیا اور خوب پکڑا تو گویا دنیا کی کام کو آخرت کی کام پر بڑہایا پھر اگر وہ آخر عمر تک اسیطرح پر رہا اور توبہ نکی تو معاذ اللہ ایمان جاتی رہنی کا ڈر ہے چنانچہ ذخیرہ مین موجود ہے **ولذا قال الرجل لغیرہ حکم الشرع فی هذه الحادثة كذا فقال ذلك الغير** من برسم كار ميكنم بشرع نی **كفر عند بعض المشائخ** یعنی جب ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا اس فلانی مقدمہ مین شرع کا حکم یون ہے تو اوسنے کہا مین تو رسم پر کام کرتا ہون شرع پر نہین کرتا تو بعضی عالمون کی نزدیک کافر ہوگیا **فقط** اوسکو لازم ہے کہ جھٹ پٹ توبہ کرے اور ایسی خلاف شرع رسمون سے باز آوے اور اگر توبہ نکی اور اسپر اصرار کیا تو کبیرہ گناہ پر اصرار کفر کو پہنچا دیتا ہے چنانچہ فتاوی حمادیہ والے نے امام شہاب الملۃ والدین کی رسالہ سے نقل کیا ہے **حکی عن ابی نصر الدبوسی عن القاضی ظهير الدين الخوارزمی رحمة الله عليه من سمع الغناء من المغنی او**

او من غير المغني او تري فعلا من الحرام يحسن ذلك باعتقاد او غير اعتقاد يصير مرتدا في الحال بناء على انه
ابطل حكم الشريعة ومن ابطل حكم الشريعة لا يكون مؤمنا عند كل مجتهد ولا يقبل الله تعالى طاعته
واحبط الله تعالى كل حسناته وبانت منه امرأته فان تاب لا يجب القتل والا يضرب عنقه لقوله
عليه السلام من بدل دينه فاقتلوه فان قتله قاتل قبل عرض الاسلام كره ذلك ولا شيء عليه يعني
ابونصر دبوسی سے نقل ہے کہ اونہون نے قاضی ظہیر الدین خوارزمی رح سے سنا کہ اونہون نے کہا کہ جسنے
راگ سنا سرودی یا غیر سرودی اتائی سے یا اور کوئی کام حرام دیکہا سو اوسکی خوبی بیان کرنے لگا اعتقاد سے
یا بغیر اعتقاد کی تو وہ مرتد اوسیوقت مرتد کافر ہوگیا اسلیے کہ اوسنے شریعت کا حکم ناچیز کردیا اور جسنے حکم
شریعت ناچیز کیا وہ مومن نہین کسی مجتہد کی نزدیک اور نہ قبول کریگا اللہ تعالی اوسکی بندگی اور میٹ دیگا
اوسکی سب نیکیان اور طلاق ہوجائیگی اوسکی جورو پہر اگر توبہ کی تو قتل سے بچ گیا نہین تو اوسکی گردن ماری
جائیگی بموجب امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا جسنے بدل ڈالا اپنا دین یعنی اسلام چہوڑکر کافر ہوگیا
تو اوسکو مارڈالو پہر اگر کسی مارنے والے نے پہلے سے کہ اوسکو اسلام لانیکو کہے مارڈالا تو مکروہ ہے اور اوس
قاتل پر کچھ قصاص اور خون بہا نہ آویگا **فقط** اور اوسی کتاب مین سے یہ عبارت ہے فان صحة التصديق
والاقرار بالتوحيد لا يكون مع انكار شيء من الشرائع فقال محمد رح في السير الكبير من انكر شيئا
من الشرائع فقد ابطل قوله لا اله الا الله حكي ان موسى عليه السلام لما رجع غضبان اسفا
واستمع الصياح وكانوا يرقصون حول العجل ويضربون الدفوف والمزامير فقال هذا صورة
الفتنة **يعني** یہ جو آدمی کوئی کفر کی بات کہے یا کام کفر کا کرے سے مومن نہین رہتا اسکا سبب یہ ہے کہ توحید
دلمین سچ جاننا اور زبان سے اقرار کرنا کسی حکم شرع کی انکار کی ساتھ نہین جمع ہوتا اسیواسطے امام محمد نے
سیر کبیر نام کتاب مین فرمایا کہ جسنے کسی شرع کی حکم کا انکار کیا تو بیشک اوسنے ناچیز اور باطل کردیا اپنی لا اله الا الله
کہنے کو نقل ہے کہ موسی علیہ السلام کوہ طور سے جب غصے مین بہرے پچتاتے لوٹے اور اونہون نے قوم کا چلانا سنا
اور وہ لوگ بچہڑے کی آس پاس ناچتے تہے اور ڈہپ اور باجے بجاتے تہے تو فرمایا کہ یہی صورت فساد کی ہے
فقط المقصود جہان خلاف شرع کام جیسے ناچ کہیل کے چیزین باجے آتش بازی آرایش وغیرہ موجود ہو
پہر خواہ وہ مجلس نکاح کی ہو یا کسی اور شادی کی ہو اوسمین جانا اور اون فاسقون کا شریک ہونا شرع
شریعت مین ناجائز بلکہ حرام ہے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرمایا هذا
اذا كان خاليا عن المنكر فان حضره منكر كالطبل والمزمار والعود والناي والرباب والمعازف
والطنابير والشين والشبابة والجغوان الذي يلعب به الترك لا يجلس هناك لان جميع
ذلك محرم **يعني** دعوت وغیرہ کی مجلس مین جانا تب درست ہے جب بری کامون سے خالی ہو پہر اگر اوس
مجلس مین کوئی بری چیز ہو جیسے نقارہ اور تار کی باجے اور عود اور بانسلی اور رباب اور سینے کی باجے

بدرطنبورہی باہرسٹین اور ستار اور جو ان جنکو ترک بہاتی ہیں تو وہان نہ بیٹہنا اسواسطی کہ یہ سب چیزین
حرام ہین **فقط** تو ہر مسلمان پر واجب ہی کہ بڑی خلاف شرع ممنوع گناہوں کی اور بری کاموں کی کرنی مین کیسی
دبتی فاسق کی خاطر کا پاس ولحاظ نکری اگرچہ باپ بہائی ہین جو رو بیٹی کیون نہو اسد تعالی نی فرمایا لَا تَجِدُ
قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا آبَاءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ
عَشِيْرَتَهُمْ **یعنی** نہ پاویگا تو ایک لوگونکو جو ایمان لاتی اسد پر اور پچہلی دن پر کہ دوستی کرین ایسی کہ جو خلاف کری
اسد کا اور اوسکی رسول کا اگرچہ ہون وہ مخالف خدا رسول کی اونکی باپ یا بہائی یا اقربا وار او رشکوہ میں
کہ پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا
فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ
دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ **یعنی** بنی اسرائیل جب گناہوں میں پڑگئے
تو اونکی عالمون نی اونکو منع کیا سو اونہون نی نہ مانا پہر وہ عالم اونکی ساتہ اونکی مجلسون مین بیٹہنی لگی اور اونکی
ساتہ کہانی پینی لگی تو لگا دیا اسد نی اونکی بعضونکا دل بعضونکی ساتہ یعنی سب گنہگار اور پرہیزگار آپسمین مل گئی جیتین کرنی لگی
سو لعنت کی اسد تعالی نی اوپر داود اور عیسی مریم کی بیٹی کی زبان سی یہ اسلیے کہ وہ گناہ کرنی لگی اور حد سی
بڑہ گئی تہی یعنی خدا کی حکم کی حدین بگاڑ دین اور خلاف حکم کام کرنی لگی **فقط** اور اسد تعالی نی فرمایا فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ **یعنی** مت بیٹہ نصیحت پانیکی بعد گنہگارونکی ساتہ **فقط** علاوہ یہ کہ
جہان بری کام ہوتی ہون وہان دعوت کہانیکو جانا مسلمان پر لازم ہی نہین ہوتا چنانچہ ولیمی کی ذکر مین
اسکا بیان گذر چکا **چہبیسوان مسئلہ** عورتونکی مجلس مین ڈومنیونکا دف بجا کر گانا اور اونکو کچہ نقد
یا کپڑا وغیرہ دینا جائز ہی یا نہین **جواب** بغیر باجی کی راگ مین عالمونکا اختلاف ہی بعضون نی مطلق
مباح کہا بعضون نی مطلق مکروہ بتایا مگر بحر الرائق مین ہی کہ اصل مذہب یہ ہی کہ مطلق حرام ہی اگرچہ آپ گاوی
اور آپ ہی سنی چنانچہ ردالمحتار مین یہ عبارت نقل کی ہی وَمِنْهُمْ مَنْ اَبَاحَهٗ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهٗ مُطْلَقًا
وَفِي الْبَحْرِ وَالْمَذْهَبُ حُرْمَتُهٗ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْاِخْتِلَافُ بَلْ ظَاهِرُ الْهِدَايَةِ اَنَّهٗ كَبِيْرَةٌ وَّ
لَوْ لِنَفْسِهٖ **فقط** اور حاوی مین حدیث ہی کہ پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا مَا مِنْ رَجُلٍ يَرْفَعُ
صَوْتَهٗ بِالْغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ شَيْطَانَيْنِ اَحَدُهُمَا عَلٰى هٰذَا الْمَنْكِبِ وَالْاٰخَرُ عَلٰى هٰذَا
الْمَنْكِبِ فَلَا يَزَالَانِ يَضْرِبَانِهٖ بِاَرْجُلِهِمَا حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَسْكُتُ **یعنی** کوئی ایسا آدمی نہین کہ
راگ گانی کی لیے اپنی آواز بلند کری مگر یہ کہ بہیجتا ہی حق تعالی اوسپر دو شیطان ایک اس مونڈہی پر
ایک اس مونڈہی پر سو وہ دونو ہمیشہ اوسکو مارتی رہتی ہین اپنی لاتونسی جب تک کہ چپ ہو جاوی **فقط**
اور بغیر راگ کی دف بجانا نکاح کی مشہور کرنی کی لیے مباح ہی جیسا چنانچہ ہدایہ مین ہی فَاَمَّا طَبْلُ الْغُزَاةِ وَ
الدُّفُّ الَّذِيْ يُبَاحُ ضَرْبُهٗ فِي الْعُرْسِ يَضْمَنُ بِالْاِتْلَافِ مِنْ غَيْرِ خِلَافٍ **فقط** اس ہدایہ اور درمختار

عبارت سے معلوم ہوا کہ راگ اصل مذہب میں حرام ہے اور ڈھپ بغیر راگ کے نکاح کی شہرت کے لیے بجانا درست ہے
چنانچہ یہی مضمون تنبیہ الانام میں سراجی سے منقول ہے کہ جس وقت میں چنانچہ ہو اور اوسکی بجانے میں
کہیل اور باجے کی نیت نہو اور اوسکا نکاح میں بجانا مضایقہ نہیں اور اسی کتاب میں ہے کہ راگ باجا سننا گناہ ہے
اور وہاں بیٹھنا فسق ہے لیکن نکاح کی اعلان کے لیے دف بجانا نقارے کی طرح مباح ہے معلی کہتے ہیں کہ ابو المہاجر
نے کہا کہ مجکو خبر دی ابان نے کہ ابن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرَّہَ لَکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْمِزْمَارَ وَالْمَعَازِفَ وَالْکُوْبَۃَ وَالدُّفَّ فَسَأَلْتُ اَبَا الْمُہَاجِرِ
کَیْفَ کَانُوْا یَضْرِبُوْنَ الدُّفَّ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتِ الْمَرْأَۃُ اِذَا
کَانَ مِلَاکٌ تَأْخُذُ بِالْغِرْبَالِ وَعُوْدِہٖ فَتَضَعُہٗ وَتَضْرِبُ بِالْعُوْدِ عَلَی الْغِرْبَالِ یَسْمَعُ النَّاسُ اَنَّہٗ مِلَاکٌ
یعنی مقرر برا بتایا اللہ تعالیٰ نے شراب کو اور جوئے کو اور تار کے باجوں کو اور نے کی باجوں کو اور کوبہ کو اور
ڈہپلی کو ابو یعلی کہتے ہیں تو میں نے پوچھا ابو المہاجر سے کہ کیونکر بجایا کرتے تھے لوگ دف کو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی زمانے میں یعنی تمنے جو دف کا حکم اور باجوں کا سا بیان کیا تو حضرت کی وقت میں جو دف بجایا کرتے
تھے اوسمیں کیا کہتے ہو تو اونہوں نے کہا کہ وہ تو یہ عادت تھی کہ جب شادی ہوتی تھی تو ایک عورت چہلنی اور
اوسکی بجانیکی لکڑی لیکر اونچی پر چڑھ جاتی تھی اور اوسکی لکڑی سے چہلنی کو بجاتی تھی سو لوگو نکو سناتی
تھی کہ مقرر شادی ہے فقط لیکن ڈومنیوں کا دف بجاکر گانا اگرچہ عورتوں میں کی مجلس کیوں نہو
درست نہیں اسمیں مکروہ اور حرام جمع ہو جاتی ہیں اور جہاں مکروہ اور حرام اکٹہا ہوں وہاں
حرام کو ترجیح دیکر ناجائز کا حکم کیا کرتے ہیں چنانچہ اشباہ و نظائر کی یہ عبارت اسکی سند ہے اِذَا اجْتَمَعَ
الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ الْحَرَامُ وَبِمَعْنَاہَا مَا اجْتَمَعَ مُحَرَّمٌ وَمُبِیْحٌ اِلَّا غَلَبَ الْمُحَرِّمُ فقط سو نقد اور کپڑا وغیرہ
ان ڈومنیونکو دینا گانے بجانے کے مزدوری ٹہری اور گانے کی مزدوری دینا لینا دونو حرام ہیں ہدایہ کے
کتاب الاجارہ میں یہ مضمون موجود ہے کہ لَا یَجُوْزُ الْاِسْتِیْجَارُ عَلَی الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَکَذَا سَائِرُ الْمَلَاہِیْ لِاَنَّہٗ
اِسْتِیْجَارٌ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ وَالْمَعْصِیَۃُ لَا تُسْتَحَقُّ بِالْعَقْدِ یعنی نہیں جائز ہے مزدوری لینا راگ پر اور پیٹنے
اور اسیطرح اور گناہ کی کاموں پر اسلیے کہ یہ مزدوری گناہ کی ٹہری اور گناہ سے عقد نہیں ہو سکتا فقط
اور فقط دف بغیر راگ کی بجانا مباح ہے تو اوسپر مزدوری لینا بھی بظاہر مباح معلوم ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ
ڈوم ڈومنی اگر دف بجاتی میں گاوین بہی تو اونکو اجرت لینا درست نہیں سو دینی والی کو کچھ کپڑا وغیرہ
اونکو دینا جائز نہوگا **سوال** یستوان مسلہ برات رخصت ہوتی وقت وہاں کی خدمتگذار نہیا مردونکے
خرچ کی واسطے اپنے مقدور بہر کچھ روپے پیسے دلہن کیطرف والونکو دینے آتے ہیں یہ رسم کیا ہے درست
یانا درست **جواب** ایسی مقاموںمیں مال خرچنا اگر احسان و سلوک کی نیت سے ہو تو درست ہے اور اگر
نام آوری اور دکہانی سنانیکو ہو تو برا ہے سواب اکثر لوگ یہ مال رسم کی طور پر خرچتے ہیں اور اپنی ناموری

مشہور کرتی ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِیْ اللّٰہُ بِہٖ یعنی جسنی
لوگوں کی سنانی کو کوئی کام کیا تو فضیحت کریگا اوسکو خدا اور جسنی دکھلانی اور سنوانی کی لیی کیا تو رسوا کریگا اوسکو
اللہ یہ حدیث مشکوۃ میں ہی اٹھائیسواں مسئلہ برات کی رخصت کی وقت چند مسلمان فقیر محتاج
لوگ اکٹھا ہو جاتی ہیں انکو کچھ دینا اور یا انپر کوئی چیز تقسیم کرنا درست ہی یا نہیں جواب ایسی وقت میں شکر
اور صدقہ کی راہ سی دونوں قسم کی فقیروں کو کچھ دینا جائز بلکہ مستحب مشکوۃ میں ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مَنْ سَاَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ یعنی جو کوئی اللہ کا نام لیکر مانگی تو اوسکو دو فقط اور جو مانگنے
والی اور نام آوری کی لیے دیوی تو جائز نہیں ایسی کاموں میں اعتبار نیت کا ہی بخاری اور مسلم کی حدیث ہی
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی ثواب کاموں کا نیتوں پر ہی اور محتاجوں مفلسوں کو دینا کہیں کسی وقت منع نہیں
چنانچہ مشکوۃ شریف میں آیا ہی ابو داؤد کی روایت سی کہ بہیسہ نام عورت نی اپنی باپ سی سنا سو نقل کیا
کہ اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ یعنی
یا رسول اللہ ایسی کون چیز ہی جسکا منع کرنا درست نہیں فرمایا اَلْمَاءُ یعنی پانی پوچھا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ
الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ کہا ای پیغمبر خدا کونسی چیز ہی جسکا روکنا حلال نہیں فرمایا اَلْمِلْحُ نمک پوچھا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ
الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ یعنی ای نبی اللہ کی کس چیز کا منع جائز نہیں فرمایا اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ یعنی اچھا کام
اچھا ہی تیری واسطی فقط اور ایک حدیث میں ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھا کہ اللہ تعالی نی
فرمایا اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ یعنی خرچ کر ای آدم کی بیٹی تو میں تجھکو دیا کروں انتیسواں مسئلہ
کچھ نقد غلہ پکی ہوئی روٹیاں محتاجوں کی دینی کی لیے جنازی کے ساتھ لیجانا درست ہی یا نہیں
جواب مردی کی ترکی کا مال ثواب کی نیت سی محتاجوں کو دینا درست ہی بشرطیکہ اوسکی وارث جوان ہوں
اور اگر وارث چھوٹی نابالغ ہوں تو بھی ترکہ تقسیم کبھی درست نہیں اور جنازی کی ساتھ یہ چیزیں لیجانا
جاہلیت کی رسم ہی شرع میں اسکی کچھ اصل ثابت نہیں اور جس چیز کی اصل شرع میں کوئی نظیر اور مثل نہو
اوسکا عمل میں لانا دو حال سے خالی نہیں یا مکروہ ہی یا حرام اور مردی کو ثواب پہنچانی کی لیے محتاجوں کو
صدقہ دینا بغیر اسکی کہ جنازی کی ساتھ لیجاویں بیشک درست ہی جو چیز محتاجوں کو مردی کی ثواب کی لیے
دیویں تو مستحب ہی کہ اسطرح دیں کہ اوس میں ریا اور وقت اور دن کی معین کرنی کا لحاظ نہو نہیں تو بدعت
ہو جاتا ہی اور ایسا دینا کراہت سی خالی نہیں اللہ ہی سیدھی راہ دکھاتا ہی جسکو چاہتا ہی تیسواں مسئلہ
مرنیکی بعد مردی کو بدنی اور مالی عبادت کا ثواب پہنچتا ہی یا نہیں جواب حنفیوں کی نزدیک عبادت
بدنی مالی دونوں کا ثواب پہنچتا ہی چنانچہ ہدایہ میں ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِہٖ لِغَیْرِہٖ
صَلٰوۃً کَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ صَدَقَۃً اَوْ غَیْرَہَا عِنْدَ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ یعنی آدمی کو جائز ہی کہ
اپنی عمل کا ثواب کسی دوسری کو دی ڈالی نماز ہو یا روزہ یا صدقہ وغیرہ اہل سنت کی نزدیک فقط اور امام

سیوطی نی شرح الصدور مین طبرانی سی روایت لکہی کہ طبرانی نی حضرت انس سی نقل کیا کہ انس کہتی ہین کہ مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا کہ فرماتی تہی مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَمُوتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُونَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ اِلَّا اَهْدَاهُ جِبْرَئِيلُ عَلٰى طَبَقٍ مِّنْ نُّورٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَيَقُولُ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيقِ هٰذِهِ هَدِيَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَيْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيرَانُهُ الَّذِينَ لَا يُهْدٰى اِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ یعنی جس گہرمین مرد مری اور وہ لوگ اوسکی مرنیکی بعد صدقہ کرین تو حضرت جبرئیل اوس صدقی کو نور کی طبق مین اوسکی پاس لاتی ہین پہر اوس قبر کے کنارے پر کہری ہوتی ہین تو کہتی ہین ای گہری قبر والی تیری گہر والون نی تجہکو یہ تحفہ بہیجا ہی سو تو اسکو قبول کر پہر وہ تحفہ اوسکو ملتا ہی تو وہ مردہ خوش ہوتا ہی اوس سی اور بشاش ہو جاتا ہی اور غمگین ہو جاتی ہین اوسکی آس پاس کی مردی جنکو تحفہ نہین بہیجا جاتا فقط اور اوسی کتاب مین ہی ابوہریرہ کی روایت سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِي هٰذِهِ فَيَقُولُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ یعنی مقرر اللہ تعالی بلند کر دیتا ہی اپنی اچہی بندیکا درجہ بہشت مین تو وہ عرض کرتا ہی ای پروردگار میری کہانسی یہ میرا درجہ بلند ہو گیا تو اللہ تعالی فرماتا ہی تیری بیٹی کی تیری لیی بخشش مانگنی کی سبب سے فقط اور شیخ عبدالحق رح نی شیخ ابن ہمام سی اپنی کتاب جامع البرکات منتخب شرح مشکوۃ مین لکہا ہی کہ عالمونکا اتفاق ہی کہ مالی عبادت جیسی صدقی وغیرہ کا ثواب مردی کو پہنچتا ہی اور بدنی عبادت مین جیسی نماز اور قرآن پڑہنا اختلاف ہی لیکن بہت صحیح مذہب یہ ہی کہ پہنچتا ہی اکتیسوان مسئلہ دستور ہی کہ مردہ مرنیکی بعد مردیکی رشتی دار اور پروسی کہانا پکا کر اوسکی گہر لیجاتی ہین اور کئی دن تک یہی معمول ٹہراتی ہین یہ کہانا اون مصیبت والونکو دینا درست ہی یا نہین جواب مستحب ہی کہ مردیکی رشتہ دار اور پروسی مصیبت والونکی لیی دو وقت کا کہانا پکا کر اوسکی گذاری موافق بہیج دین چنانچہ برہان مواہب الرحمان کی شرح مین ہی وَيُسْتَحَبُّ لِلْجِيرَانِ وَلِاَهْلِ الْبَيْتِ وَالْاَقْرِبَاءِ وَالْاَبَاعِدِ تَهْيِئَةُ طَعَامٍ لَهُمْ يُشْبِعُهُمْ يَوْمَهُمْ وَلَيْلَتَهُمْ یعنی اور مستحب ہی پروسیون اور گہر والون اور رشتی مندون اور دور والون کو کہانا پکانا مردی والونکی لیے کہ اونکا پیٹ بہر دے ایکدن اور رات فقط اور ترمذی نی عبداللہ بن جعفر سی روایت کی کہ جب آئی موت کی خبر جعفر کی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اِصْنَعُوا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ یعنی طیار کرو جعفر کی گہر والونکی لیے کہانا اسلئی کہ اونپر ایسی چیز آئی ہے کہ روک رکہی اونکو پکانی کہانی سی فقط اور یہی حدیث مشکوۃ مین ہی مگر بعض لفظ کا فرق ہی اور جامع البرکات مین ہی کہ اس حدیث سی ثابت ہوا کہ رشتی مندون وغیرہ ہمسایون اور دوستون کو مستحب ہی کہ کہانا پکا کر مردی والی کی گہر بہیجین اور بعضی عالم کہتے ہین کہ پہلے دن مرنی سی تو کہانا بہیجنا مگروہ نہین اسلیی کہ وہ لوگ اوسکی کفن دفن مین لگی ہوتی ہین اور دوسری دن

اگر بیٹھنی والی عورتین وہان جمع ہون تو مکروہ ہی کہ اسمین گناہ کی مدد اور اعانت ہی اور اختلاف ہی کہ اگر
کہا جاوے مصیبت والون کی سو الا اور لوگ کہا وین یا نکہا وین سو ابو القاسم نی کہا کہ جو لوگ اوسکی تجہیز تکفین مین
مشغول ہون اونکو کہانا مضایقہ نہین ہی تعزیر مطالب المؤمنین کی ہی **چھبیسوان مسئلہ** مردیکی ماتم پرسی کو
جانا اور وہان دونو ہاتہہ اوٹھا کر سورۂ فاتحہ وغیرہ پڑہنا جائز ہی یا نہین **جواب** ماتم پرسیکو جانا جائز ہی
اور مغفرت کی دعا اوسکی مانگنا مستحب ہی اور ایسی مردیکی وارثون کی لیے صبر کی دعا کرنا چاہئی فتاوی
عالمگیری مین مرقوم ہی وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَقَالَ لِصَاحِبِ التَّعْزِيَةِ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَيِّتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنْهُ
وَتَغَمَّدَهُ بِرَحْمَتِهِ وَرَزَقَكَ الصَّبْرَ عَلٰى مُصِيْبَتِهِ وَاٰجَرَكَ عَلٰى مَوْتِهِ كَذَا فِي الْمُضْمَرَاتِ نَاقِلًا عَنِ الْحُجَّةِ
وَاَحْسَنُ ذٰلِكَ تَعْزِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ
عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى **یعنی** مستحب ہی کہ ماتم والی سی کہا جاوی کہ اللہ بخشی تیری مردیکو اور درگذر کرے
اوسکی گناہ سی اور ڈہانپ لی اوسکو اپنی رحمت مین اور روزی کری تجکو صبر اوسکی مصیبت پر اور
بدلہ دی تجکو اوسکی موت پر اور بہتر تعزیت یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتی تہی کہ اللہ ہی کا ہی
جو اوسنی لی لیا اور اوسیکا ہی جو اوسنی دیا اور ہر شئی اوسکی پاس سی ایک ٹہری ہوئی وقت تک **فقط**
اور ہاتہہ اوٹہانا دعا مین تعزیت کی وقت ظاہرا جائز معلوم ہوتا ہی حدیث مین دعا کی لیے ہاتہہ اوٹہانا
مطلقا بی قید وقت اور مکان کی ثابت ہوا تو اوسوقت بہی مضایقہ نہین لیکن خاص کی تعزیت کی دعا مین
ہاتہہ اوٹہانا شرع سی ثابت نہین **ستائیسوان مسئلہ** ماتم پرسی کو کئی دن تک جانا درست ہی **جواب**
تین دن تک اور تین دن کی بعد مکروہ ہی مگر ہان اگر یہ تعزیت کرنیوالا یا مردی کا وارث کہین دور
سفر مین ہو تو تین دن کی بعد بہی درست ہی اور تعزیت کو ایک بار جاوین پہر دوسری بار نجاوین چنانچہ
عالمگیری مین ہی وَرَوَى الْحَسَنُ عَنْ زِيَادٍ اِذَا عَزّٰى اَهْلَ الْمَيِّتِ مَرَّةً فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَزِّيَهٗ مَرَّةً اُخْرٰى
وَوَقْتُهَا مِنْ حِيْنِ يَمُوْتُ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَيُكْرَهُ بَعْدَهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمُعَزِّيْ اَوِ الْمُعَزّٰى اِلَيْهِ غَائِبًا
فَلَا بَاْسَ بِهَا **فقط** اور جامع البرکات مین ہی کہ تعزیت مردیکی دفن سی پہلی اور تین دن دفن کی بعد مستحب ہے
اور تعزیت کی معنی صبر و دلاسا دینا اور عزا کی معنے صبر اور مکروہ ہی کہ گہر کی دروازی پر بیٹھین اور لوگ تعزیت کو
جمع ہوا کرین بلکہ جب دفن سی فارغ ہون تو لوگ علیحدہ ہو کر اپنی اپنے کام مین مصروف ہو جاوین اور
مردی والا اپنا کام کرنی لگے اور تین دن سی زیادہ تعزیت نچاہیی اور بعضی مشایخ کہتے ہین کہ حاضر کیلیے
تین دن تک تعزیت کو جانا درست اور جو مسافر سفر سی آیا ہو اوسکی پاس ایک ہی دن جانا چاہیی اور
بعضون نی کہا کہ تین دن تک گہر مین یا مسجد مین بیٹہنا مضایقہ نہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جعفر
بن ابیطالب اور زید بن حارثہ اور عبد اللہ بن رواحہ کی قتل کی خبر سنکے مسجد شریف مین بیٹہی تہی اور
لوگ آیا کرتی تہی اور یہ جو ابکی لوگ تکلفات کرتی ہین کہ تیسری دن فرش بچہاتی اور چنی کہڑی کرتی اور خوشبو

اور ایسی اور کام عمل مین لاتی ہین یہ سب بدعت شنیعہ اور ناشروع ہین اللہ تعالی اپنی مہربانی کرے اور انکی
خطاسی درگذر ہی فقط چونتیسوان مسئلہ دستور ہی کہ مرنی سی تیسری دن برادری لوگ اور دوست آشنا
تعزیت کی لیئی مردی کی گہر جاتی ہین اور وہان اکٹھا ہوکر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑہکر مردیکو بخشتی اور
شیرینی وغیرہ تقسیم کرتی ہین یہ رسم جائز ہی یا نہین اور تیجی اور دسوین اور بیسوین اور چالیسوین وغیرہ کا دن
مقرر کرنا درست ہی یا نہین **جواب** فقط تعزیت کرنا اور مصیبت زدونکو دلاسا دینا اور صبر کی رغبت
دلانا بلاشبہہ درست ہی چنانچہ ابہی اسکا بیان گذر چکا اور یہ جماو کرکی تیسری دن کچھ پڑہنا اور اوس دن
اچہی لوگون اور قاریون کو جمع کرکے قرآن ختم کرنا یا کوئی سورہ پڑہنا مکروہ ہی نصاب الاحتساب مین ہی
اِنَّ خَتْمَ الْقُرْاٰنِ جَہْرًا بِالْجَمَاعَۃِ وَیُسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ سیپارہ خواندن مکروہ یعنی قرآن ختم کرنا جماعت
باندہ کی جسکو سیپارہ خوانی کہتی ہین مکروہ ہی فقط اور تیجا اور دسوان وغیرہ مقرر کرنا اور کہانا پکاکر
لوگونکو کہانا کہلانے اور قرآن پڑہنی کو ان دنونمین بلانا بہی مکروہ ہی چنانچہ فتاوی بزازیہ مین مستملی منیۃ المصلی
کی شرح سی لکہا ہی وَیُکْرَہُ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ وَبَعْدَ الْاُسْبُوْعِ وَنَقْلُ
الطَّعَامِ اِلَی الْقَبْرِ فِی الْمَوَاسِمِ وَاتِّخَاذُ الدَّعْوَۃِ بِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَجَمْعُ الصُّلَحَاءِ وَالْقُرَّاءِ لِلْخَتْمِ اَوْ
لِقِرَاءَۃِ سُوْرَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْاِخْلَاصِ وَیُکْرَہُ اِتِّخَاذُ الضِّیَافَۃِ مِنْ اَہْلِ الْمَیِّتِ لِاَنَّہٗ شُرِعَ فِی
السُّرُوْرِ لَا فِی الْحُزْنِ وَہِیَ بِدْعَۃٌ مُسْتَقْبَحَۃٌ یعنی مکروہ ہی کہانا طیار کرنا مردی کی مرنیسی پہلی دن
اور تیسری دن اور ہفتی کی بعد اور قبر کی پاس کہانا لیجانا تہوارونمین اور لوگونکو بلانا قرآن پڑہنی کو اور
اچہی لوگون اور قاریونکو جمع کرنا قرآن ختم کرنیکو یا سورۂ انعام اور سورۂ اخلاص پڑہنی کو اور مکروہ ہی
مردی والونکی لوگونکی ضیافت لینا اسلیئی کہ ضیافت کا خوشی کی کامون مین حکم ہی نہ غم مین اور یہ سب کام
بدعت ہین بری فقط اور فتح القدیر مین ہی وَیُکْرَہُ اِتِّخَاذُ الضِّیَافَۃِ مِنْ اَہْلِ الْمَیِّتِ لِاَنَّہٗ شُرِعَ فِی
السُّرُوْرِ لَا فِی الشُّرُوْرِ وَہِیَ بِدْعَۃٌ مُسْتَقْبَحَۃٌ یعنی اور مکروہ ہی مردی والون سی ضیافت لینا
اس سبب سی کہ ضیافت خوشیون مین مقرر ہوئی نہ غمون مین اور یہ ضیافت بری بدعت ہی فقط اور نوادر
الفتاوی مین ہی کہ مکروہ ہی وہ کہانا کہانا جو مردی کی بعد تین دن اور ہفتی اور مہینی اور برس کی بعد پکتا ہی خصوصا
عالمون فاضلونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طَعَامُ الْمَیِّتِ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَطَعَامُ الْمَرِیْضِ یُمْرِضُ الْقَلْبَ
یعنی مردیکا طعام مردہ کرڈالتا ہی دلکو اور مریض کا طعام مریض کردیتا ہی دلکو فقط اور نوادر ہشام مین ہی
کہ مکروہ ہی اوس کہانیکو قبول کرنا جو مردیکی روح کی لیئی پکایا جاتا ہی فقط اور یہی مضمون قراخانی وغیرہ
معتبر فتاوون مین ہی جو تمام مشرق اور مغرب مین مشہور ہین لیکن اگر یہ دن اور سوا انکی اور کوئی دن خاص کر
نہ مقرر کرین اور کہانا پکواکر مردیکی طرفسی فقیرون محتاجونکو کہلا دین تو جائز ہی جیسا امام بزازی نی کہا
وَاِنِ اتَّخَذَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ کَانَ حَسَنًا یعنی فقیرونکی لیئی کہانا پکانا بہتر ہی فقط اور جامع الروایات مین ہی

جو لوگ مردے کی خوشی ثواب کی نیت پر فقیروں کے لیے کھانا پکوایا کرتے ہین سو فقیر کی سوا کسیکو نہین دیتے اسلیے کہ
جیسے فقیر ویسے ہی ہے اور بدلہ امیروں کا فقط اور کھانے کھانے پہلے اوسپر کچھ فاتحہ وغیرہ پڑھنا اور ہاتھ دعا
کیطرح بلند کرنا جیسا اب رواج ہو رہا ہے اگلی عالموں سے ثابت اور کسی کتاب مین مذکور نہین بلکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
مین تمام عالم فاضل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت سے اب تک اوس دیار مبارک کی سکونت سے مشرف
ہوتے ہین کھانے پر فاتحہ پڑھنی کا نام بھی نہین جانتے مگر ہان اس ملک کی لوگ جو وہان جا کر بسے ہین اونمین کا
بعضا شخص اپنے گہر مین پوشیدہ اس نئے کام کو عمل مین لاتا ہے سو وہان کی عالم جب اطلاع پاتے ہین
تو اوسکو منع کرتے اور اس کام کو برا بتاتے ہین البتہ سنت جماعت مین یہ طریقہ سلف سے جاری ہے کہ کھانا
کھانیکے بعد ضیافت والو کے لیے حضرت کی دعاء کیا کرتے ہین یہ سب مضمون جامع البرکات کا ہے اور
شرعۃ الاسلام کی شرح مین ہے کہ وَیَدْعُوا الضَّیْفُ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ بِالْبَرَکَۃِ وَالْاَجْرِ وَالْمَغْفِرَۃِ
بِاَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْمَا رَزَقْتَہٗ وَیَسِّرْ لَہٗ اَنْ یَّفْعَلَ خَیْرًا مِّنْہُ وَقَنِّعْہُ بِمَا اَعْطَیْتَہٗ
وَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاجْعَلْنَا وَاِیَّاہُ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ یعنی دعا کرے مہمان کھانا کھلانیوالی کے لیے برکت
اور رحمت اور مغفرت کی اسطرح کہ کہے اے اللہ برکت دے اوسکو اوسمین جو تونے اوسکو دیا اور آسان
اوسپر نیکی کرنا اور قناعت نصیب کر اوسکو اوسمین جو تونے اوسکو عنایت کیا اور بخش اوسکو اور اوپر
رحم کر اور کر دے ہمکو اور اوسکو احسان ماننے والی شکر گذارونمین فقط اور اسی کتاب مین ہے وسُنّی
التَّسْمِیَۃُ فِیْ اَوَّلِہٖ فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ وَلَوْ فِیْ اٰخِرِہٖ حِیْنَ یَذْکُرُ التَّسْمِیَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَ
لِیَقْرَءْ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْاَکْلِ یعنی اور مقرر کیا جاوے تسمیہ کھانیکی اول مین
یعنے بسم اللہ کھانیکی شروع مین کہا چاہیے سو وہ شخص کہہ لیوے اگرچہ کھانے کا آخر ہو جب اوسکو یاد آوے
بسم اللہ کہنا یعنی اگر شروع کرتے وقت بہول گیا تو جب اوسکو یاد ہو تب کہہ لیوے کہ بسم اللہ اولہ وآخرہ
یعنے مین اللہ ہی کا نام لیتا ہون کہانے کی اول بہی اور آخر بہی اور پڑہے سورہ قل ہو اللہ احد جب فارغ
ہووے کہانے سے فقط اور جو چیز کہ سلف سے عبادت کی طور پر چلی آتے ہو وہ بدعت ہے اور بدعت
گمراہی ہے چھبیسوان مسئلہ دستور ہے کہ حافظون کو نوکر رکہکر قبر پر بٹہلاتے ہین کہ قرآن شریف
پڑہ پڑہ مردے کو بخشا کرین یہ درست ہے یا نہین جواب اس مسئلے مین اختلاف ہے طرح طرح کی روایتین
وارد ہین بعضی کتب سے یون معلوم ہوتا ہے کہ حافظون کا قبر پر بٹہلانا مکروہ ہے نہ حافظونکو ثواب پہنچے
نہ مردیکو چنانچہ خزانۃ الروایات اور تاتارخانیہ مین ہے اُجْرَۃُ الْقُرْاٰنِ مِثْلُ اَنْ یَّسْتَاْجِرَ رَجُلًا لِیَقْرَاَ
الْقُرْاٰنَ عَلٰی رَاْسِ الْقَبْرِ قِیْلَ ھٰذِہِ الْقِرَاءَۃُ لَا یَسْتَحِقُّ بِہِ الثَّوَابَ لَا لِلْمَیِّتِ وَلَا لِلْقَارِیْ
یعنے قرآن کی مزدوری کی مثال یہ کہ مزدور ٹہرایا جاوے کوئی شخص کہ قبر پر قرآن پڑہا کرے سو بعضون نے
کہا ہے کہ اس پڑہنے کا نہ مردیکو ثواب ہے نہ پڑہنے والیکو فقط اور نصاب الاحتساب مین ہے اِتِّخَاذُ الْقَارِیْ

عِنْدَ الْقَبْرِ بِدْعَةٌ وَلَا مَعْنٰی لِصِلَةِ الْقَارِی لِقِرَاءَتِهٖ وَلَمْ يَفْعَلْهُ أَحَدٌ مِنَ الْخُلَفَاءِ وَالصَّحَابَةِ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہُمْ (یعنی) مقرر کرنا قرآن پڑہنی والیکا قبر کی پاس بدعت ہی اور پڑہنی والیکو اوسکی پڑہنی کی بدلے
کچھ دینا بیجا ہی اور یہ کام نکیا کسی حضرت کی خلیفہ اور حضرت کی یارنی فقط اور درمختار کی عبارت سی معلوم
ہوتا ہی حافظونکا قبر پر بٹھلانا مکروہ نہین ہی جیسا کہا لَا يُكْرَهُ إِجْلَاسُ الْقَارِئِينَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ یعنی
مکروہ نہین حافظونکو قبر پاس بٹھلانا اور یہی مذہب مختار ہی فقط بہر صورت یہ مسلہ اختلافی ہی اور
اختلاف کی صورت مین اصول کی قاعدی بموجب احتیاط پر عمل کرتے ہین چنانچہ احتیاط کا طور اس
مسلی مین مجالس واعظین والی نی بیان کردیا ہی وہ یہ ہی لَوْ قَرَأَ فِی بَيْتِهٖ وَأَهْدٰی ثَوَابَهَا إِلَيْهِمْ بِأَنْ
قَالَ بِلِسَانِهٖ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ قِرَاءَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُهٗ لِأَهْلِ الْقُبُوْرِ لَوَصَلَ
إِلَيْهِمْ لِأَنَّ هٰذَا دُعَاءٌ بِوُصُوْلِ الثَّوَابِ إِلَيْهِمْ وَالدُّعَاءُ يَصِلُ بِلَا خِلَافٍ فَلَا يُحْتَاجُ إِلٰی أَنْ تُقْرَأَ
عَلٰی قُبُوْرِهِمْ یعنی اگر پڑہنی والا یون کیا کری کہ اپنی گہر مین قرآن پڑہی اور اوسکا ثواب مردیکو اسطرح
زبان سی کہکر بہیجا وی کہ ای اللہ دی تو میری پڑہنی کا ثواب اوس مردیکو تو بیشک ثواب پہنچی
اسواسطی کہ یہ کہنا اوس مردیکی ثواب پہنچنی کی دعا ہی اور دعا بلا اختلاف پہنچتی ہی تو اسصورت مین
قبرون پر پڑہنی کی کچھ احتیاج نہین فقط آگی اختلافی مسلی کی حقیقت اللہ ہی جانی اوسیکا علم محکم ہی
چھبیسوان مسلہ عرس کا دن مقید کرنا اور اسدن محتاجونکو کہانا کہلانا اور اپنی برادری مین
بہاجی کیطرح بانٹنا درست ہی یا نہین اور یہ جو مشہور ہی کہ جمعرات وغیرہ کی رات روح اپنی گہر کو آکر
آواز نرم سی کہتی ہی کہ ای میری وارثو کچھ میری لیی خیرات کرو یہ روایت حدیثونکی معتبر کتابون مین ہی یا نہین
جواب عرس کا دن مقرر کرنا جائز نہین چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری مین لکہتی ہین لَا يَجُوْزُ
مَا يَفْعَلُهُ الْجُهَّالُ بِقُبُوْرِ الْأَوْلِيَاءِ وَالشُّهَدَاءِ مِنَ السُّجُوْدِ وَالطَّوَافِ حَوْلَهَا وَاتِّخَاذِ السُّرُجِ وَالْمَسَاجِدِ
وَمِنَ الْاِجْتِمَاعِ بَعْدَ الْحَوْلِ كَالْأَعْيَادِ وَيُسَمُّوْنَهٗ عُرْسًا یعنی یہ کام جاہل لوگ اولیا اور شہیدونکی قبرونپر
کیا کرتی ہین جیسی سجدی اور اونکی آسپاس پہرنا اور وہان بہت سی چراغ روشن کرنا اور اونکی طرف
مسجدین بنوانا اور برس دنکی بعد وہان عید کیطرح جماؤ کرنا اور اوسکا نام عرس رکہنا سب نادرست ہی
فقط اور کہانا وغیرہ بانٹنا بی دن مقرر کیی ہوئی جائز ہی اسمین کوئی وہم نہین ہوسکتا مگر ہان مردیکا
کہانا حصی بناکر گہر گہر بہیجنا جسکو بہاجی کہتی ہین بی اعتبار اور پوچ ہی اسمین مردیکو ثواب کی پہنچنی کی
توقع نہین شیخ عبدالحق نی جامع البرکات مین لکہا ہی کہ یہ جو لوگ ان شہرون مین مردی کا چہاہی یا چالیسویکو
کہانا پکا اور حصی بناکر برادری مین بہیجتی اور اوسکو بہاجی کہتی ہین کچھ چیز نہین محض بی اعتبار ہی بہتر
یہی کہ اسکو نکہاوین فقط اور شیخ الاسلام نی کشف الغطا مین بہی بعینہ یہی عبارت شیخ عبدالحق کی
نقل کردی ہی اور وہ جو بعضی روایتون مین آیا ہی کہ مردیکی روح بعضی راتون مین جیسی شب جمعہ اور

مستدرکات و مسند وغیرہ مین آیا کرتی ہی یہ روایتین صحاح ستہ تو کچھ ہین نہین اور جب تک حدیث کی روایت
سے جب مرفوع متصل الاسناد نہو تو وہ اعتبار کی قابل نہین اگرچہ بعضی لوگون نی اپنی کتابون مین لکھا ہو بلکہ حال تو
یہ ہی کہ بعضی محدثین جیسی ملا علی قاری اور شیخ الاسلام وغیرہ نی ان روایتونکو ضعیف لکھا ہی اور شیخ عبدالحق
نے جامع البرکات مین اس روایت کو عیب حدیثون مین شمار کیا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ بعضی روایت غریبہ مین
وارد ہی کہ مردی کی روح جمعہ کے رات اپنی گھر آکر نظر کرتی ہی کہ کسی نی اوسکی لیے خیرات کی یا نہین واللہ اعلم

سینتیسوان مسئلہ قبر اور چبوترہ اور چار دیواری اور گنبذ چونہ اور اینٹونسی بنوانا جائز ہی یا نہین
اور اگر قبر کے آس پاس حفاظت کی لیے پختہ کر دین اور تعویذ کچا رکھین تو درست ہی یا نہین **جواب** قبر پکے کرنا
او گنبد اور چار دیواری اور چبوترہ بنانا جائز نہین چنانچہ حدیث شریف مین مسلم کی روایت سی واقع ہے
کہ نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ **یعنی**
منع کیا پیغمبر خدا صلعم نی قبر پر گچ کرنا اور عمارت بنانی اور بیٹھنی سی **فقط** اور مواہب الرحمن مین ہی وَيَحْرُمُ
الْبِنَاءُ عَلَى الْقَبْرِ لِلزِّيْنَةِ وَيُكْرَهُ لِلْاِحْكَامِ بَعْدَ الدَّفْنِ **یعنی** مکان بنانا قبر پر زینت کی لیے حرام ہی اور
مضبوط کرنیکی لیے دفن کی بعد مکروہ اور اس کتاب کی شرح مین ہے لِاَنَّ الْبِنَاءَ لِلْبَقَاءِ وَالْقَبْرُ مَوْضِعُ
الْفَنَاءِ **یعنی** عمارت قبر پر اسلیے منع ہی کہ عمارت تو ہمیشہ رہنی اور بقا کی لیے ہوتی اور قبر فنا کی جگہ ہی
اوسمین عمارت کی کیا حاجت **فقط** اور اسیطرح عالمگیریہ مین ہی اور تحفۃ الملوک والا لکھتا ہی کہ مکان بنانا
جو قبر پر پانی کی حفاظت کی لیے مکروہ ہی کیونکہ قبر اور اوسکا چبوترہ وغیرہ مضبوطی کا مقام نہین ہے
سو جیسا قبر کا خام رکھنا بہتر ہی ویسی ہی اوسکا آس پاس خام بنانا چاہیی **فقط** مگر ٹوٹی ہوئی قبر کی
مٹی سے مرمت کر دینا کچھ ڈر نہین چنانچہ فقہ کی کتابون مین مذکور ہی عالمگیریہ مین ہی وَاِذَا خَرِبَتِ الْقُبُوْرُ
فَلَا بَاْسَ بِتَطْيِيْنِهَا كَذَا فِي التَّاتَارْخَانِيَّةِ **فقط** اور شیخ عبدالحق جامع البرکات مین فرماتی ہین کہ حضرت علی
کی روایت سی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو یعنی علی کو بھیجا کہ جہان کہین کوئی
تصویر نظر پڑی اوسکو نیست نابود کر دی اور جو قبر اونچی پاوی اوسکو نیچی اور برابر بنادی کہ زمین کی رنگ
ہو جاوی اور جابر کی حدیث مین وارد ہی کہ منع فرمایا جناب رسالتمآب نی قبر پر گچ کرنی سی اور فرمایا کہ اگر
جنگل کر دین کہ ویران ہو جاوی تو درست ہی

اٹھتیسوان مسئلہ چارپائی پر جنازیکی نماز پڑھنا اور کلمہ طیب
بلند یا آہستہ جنازیکی ساتھہ پڑھتی جانا اور مردیکی نیچی قبر مین فرش بچھانا اور مر جانیکی بعد مردیکو کلمی کی تلقین کرنا
اور نماز جہول مردیکی نیچی پڑھنا اور مردیکو دفن کرکی چالیس قدم لوٹنا درست ہی یا نہین **جواب**
جنازی کی نماز چارپائی پر پڑھنا درست ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک سریر پر رکھکر
نماز پڑھی گئی تھی اور عرب کی لوگ اپنی بول چال مین تخت اور چارپائی وغیرہ کو سریر کہتی ہین چنانچہ
قاموس مین ہی کہ الشَّرِيْطَةُ خُوْصٌ مَفْتُوْلٌ يُشْرَطُ بِهِ السَّرِيْرُ وَنَحْوُهُ وَالْخُوْصُ بِالضَّمِّ وَرَقُ النَّخْلِ

یعنی شنزادا کہتی ہین خوص بٹی ہوئی کو جس سی سریہ وغیرہ بناجاتا ہی اور خوص کی معنی چہوہارے کی پتی فقط
مطلب یہ کہ چہوہارے کی پتی بٹکر اوسکی بانوسی سریہ بنتی ہین اور اوسکو فارسی والی چارپائی اور ہندی والی کہاٹ
کہتی ہین چنانچہ شیخ عبدالحق نی بھی مشکوۃ مین سریہ کی ترجمے مین لکہا ہی کہ ہندی والی اسکو کہاٹ کہتی ہین سو اسی
تقریر سی معلوم ہوا کہ سریر کی لفظ عرب کی بولی مین عام ہی تخت اور چارپائی اور کہٹولی وغیرہ سب پر بولی جاتی ہے
سو جو کوئی تخت چارپائی پر نماز جنازے کی پڑہنا منع کرے اوسکو عرب کا محاورہ معلوم نہین محض ناواقف ہی
اور جنازے کی ساتھہ کلمہ طیب بلند پڑہتی جانا مکروہ ہی اگر آہستہ پڑہین کہ دوسرا آدمی آواز نہ سنی تو مضائقہ نہین
چنانچہ عالمگیریہ مین فتاوی قاضی خان اور شرح طحاوی سی لکہا ہی وَعَلٰی مُتَّبِعِی الْجَنَازَۃِ الصَّمْتُ
وَیُکْرَہُ لَہُمْ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ کذا فی شرح الطحاوی فَاِنْ اَرَادَ اَنْ یَّذْکُرَ
اللہَ یَذْکُرُہٗ فِیْ نَفْسِہٖ کذا فی فتاوی قاضی خان یعنی واجب ہی جنازے کی پیچھی چلنے والون پر
چپ رہنا اور مکروہ ہی ذکر اور قرآن پڑہنی کی آواز بلند کرنا پہر اگر اللہ کا ذکر کیا چاہی تو اپنے جی مین کری
فقط اور قبر مین مردے کی نیچے فرش بچہانا چارون مذہب کی علما کی نزدیک مکروہ ہی اور آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جسم مبارک کی نیچے جو قبر شریف مین چادر بچہائی گئی تہی وہ اونکو خاص تہی اور اونکو درست نہین
اسیطرح مواہب لدنیہ مین ہی اور ملا علی قاری کی شرح مشکوۃ مین ہی وَالصَّوَابُ کَرَاہَۃُ ذٰلِکَ
کَمَا قَالَہُ الْجُمْہُوْرُ وَالْقَطِیْفَۃُ اَلْقَاہَا شُقْرَانُ بِلَا اَمْرٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ قَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ
خَصَائِصِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ یعنی بہتر یہی مذہب ہی کہ قبر مین چادر ڈالنا مکروہ ہی چنانچہ ساری عالمون کا
یہی قول ہی اور شقران نی جو حضرت کی قبر مبارک مین چادر ڈالی تہی تو اسمین حضرت کی یارون کا حکم نتہا اور بعضے
کہتے ہین کہ یہ حضرت کا خاصہ تہا فقط اور جامع البرکات مین دفن کی باب مین ایک حدیث نقل کی ہی
کہ اوسکی شرح مین اکثر علما کا مذہب اور حضرت کی قبر شریف مین چادر بچہانی کا سبب بیان کیا ہی چنانچہ
لکہا ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَاءُ یعنی
بچہائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین ایک سرخ چادر قطیفہ کہتی ہین اوس چادر کو جسمین ریشہ
اور پہندنا ہو اور اوسکو خمیلہ بہی کہتے ہین اور مخمل کا بہی یہی مطلب ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبر مین شقران نام غلام نی بغیر حکم صحابہ کی بچہاوی تہی اونکی اسمین مرضی نتہی اور اونسی اسواسطی بچہائی تہی
کہ حضرت کی بعد کوئی اسکو نہ پہنی اور استعمال نکری اور نیچے نڈالی اور عالم لوگ مردے کی نیچے کپڑا ڈالنا مکروہ
بتاتی ہین کہ اسمین اسراف اور اضاعت مال ضایع کرنا ہے اور بعضی کہتی ہین کہ یہ حضرت ہی کا خاصہ تہا اور کو
نہین درست اسلیے کہ وہ جناب ایسے اپنی قبر مین زندہ ہین مع ہذا صحابہ نی دفن کی بعد جانا کہ چادر نکالین
لیکن حضرت کی قبر کہولنا مناسب نہ سمجہی یہ مضمون جامع البرکات کا تہا اور مردے کو جانکندنی کی وقت
کلمہ شہادت تلقین کرنا اجماع سی ثابت بلکہ مستحب ہی اور موت کی بعد تلقین کرنی مین عالمون کا کلام ہے

[illegible] اور بعض ... تلقین کرے [illegible] فتاویٰ
[illegible] الشہادۃ [illegible] والتلقین ان یقال عندہ فی حالۃ النزع قبل الغرغرۃ
[illegible] اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ولا یقال لہ قل
[illegible] فی قولہا لئلا یضجر [illegible] اذا قالہا مرۃ لا یعید علیہ الملقن الا ان
یتکلم بکلام غیرہ کذا فی الجوہرۃ النیرۃ وھذا التلقین مستحب بالاجماع واما بعد الموت
فلا یلقن عندنا فی ظاہر الروایۃ کذا فی العینی شرح الہدایۃ ومعراج الدرایۃ ویلقن
عند الموت وعند الدفن کذا فی المضمرات یعنی اور ملقنین کی حاوین نزدیک [illegible]
اوسکی صورت یہ ہی کہ مرد کے پاس [illegible] وقت [illegible] کہ [illegible] تلقین کی [illegible]
[illegible] اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ [illegible]
کہا جاوی کہ [illegible] مبالغہ کیا جاوی اور بار بار کہا جاوی [illegible]
پھر جب وہ ایک بار کہہ لیوی تو [illegible] اور [illegible] کرے تو [illegible]
تو دوبارہ [illegible] جوہرۃ النیرۃ اور تلقین سب کی نزدیک مستحب ہی اور موت کی بعد تلقین کرنا [illegible]
[illegible] ظاہر روایت کی موجب [illegible] عینی شرح ہدایہ ومعراج الدرایہ [illegible]
وقت اور دفن کی وقت [illegible] وقت تلقین کرنا [illegible] فقط اور [illegible] کی شرح [illegible]
ویلقن الشہادۃ بان یذکر عندہ لیتذکر [illegible] ان یؤمر بہا واما التلقین بعد الدفن فلا [illegible]
ولا ینہی عنہ یعنی اور تلقین کریں [illegible] وقت [illegible] کہ [illegible] وہ پڑھیں [illegible]
[illegible] کہ [illegible] پڑھیں [illegible] اور وہ جو بعد موت کی تلقین ہی [illegible] حکم کرتی [illegible]
فقہا اور صلوٰۃ [illegible] حدیث کی معتبر کتابوں [illegible] نظر نہیں [illegible]
اور [illegible] فقہ کی رسالوں [illegible] کی قول [illegible] کسی کام [illegible]
[illegible] کی [illegible] فقہا اور حدیث کی روایت [illegible] الاحکام [illegible] مضمون [illegible]
[illegible] کہ مشائخ کی [illegible] کہ [illegible] کی [illegible] مرد کی نجات کی لئے
[illegible] فقط [illegible] دفن [illegible] قبر کی پاس [illegible] مسئلہ [illegible]
اور حدیث کی کتابوں [illegible] کا حکم کیا جاوی [illegible] حدیث [illegible] ہوتا ہی
شریعت [illegible] کرنا [illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فہو رد یعنی جس نے [illegible] کام [illegible]
اس دین میں [illegible] تو وہ مردود ہی [illegible] سوال مسئلہ [illegible]
جیسے مردوں [illegible] ویسی عورتوں کو بھی [illegible] جواب قبروں کی زیارت مردوں کو [illegible]

[illegible]

سنت کی طریقی بموجب ہو تو درست ہی عورتونکو کسیطرح نہین درست اور سنت کا طور زیارت مین یہ ہے
کہ جب قبرستان مین جاوی تو کہی السلام علیکم یا اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ
بکم لاحقون انتم لنا سلف ونحن لکم تبع نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ یعنی سلام ہی تمپر ای گہر والی
ایمان دار اور مسلمان لوگو اور ہم بہی انشاء اللہ تعالی تمسی ملا چاہتی ہین تم ہمسی آگی آئی ہم تمسی پیچہی ہین
اور ہم مانگتی ہین اللہ سی اپنی لیی اور تمہاری لیی معافی یا اور کوئی اسیطرح کی دعا جو حدیث مین آئی ہو
پڑہی اور مردونکی لیی اللہ تعالی سی مغفرت چاہی چنانچہ جامع البرکات مین عقائد سی لکہا ہی کہ
دعاء الاحیاء للاموات والصدقۃ عنہم نفع لہم یعنی زندی جو مردونکی لیی دعا کرین اور
اونکی طرفسی صدقہ خیرات کرین تو اونکو فائدہ ہوتا ہی فقط اور وہان جاکر اپنی موت یاد کرین اور اپنا حال
بہی مردون کا سا خیال کرین کہ جیسی ہم مجلسین گرم کرتی پہرتی ہین ویسی ہی یہ بہی تہی اور جیسی یہ خاک مین
مل گئی ویسی ہی ہمکو بہی ملنا ہی اور خلاف سنت کام عمل مین نہ لاوی یعنی قبر کو بوسہ نہ دی اور موہنہ
خاک پر نہ ملی اور حضرۃ اوسی حاجت مراد نہ مانگی اور سجدہ نکری اور اوسپر ہاتہ نرکہی چنانچہ ملا علی
قاری نی عین العلم کی شرح مین لکہا ہی ولا یمس ای القبر ولا التابوت ولا الجدار وورد النہی عن
مثل ذلک لقبرہ علیہ السلام فکیف لقبور سائر الانام ولا یقبل فانہ زیادۃ علی
المس قصدا اولی بالنہی یعنی نہ چہووی قبر کو اور نہ تابوت کو اور نہ دیوار کو اسواسطی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر مبارک کی ساتہہ یہ کام منع ہوئی سو اور لوگونکی قبرونسی کیونکر درست ہونگی اور قبر کو
بوسہ نہ دی کہ یہ چہونی سی بہی زیادہ ہی تو یہ اوس سی زیادہ منع کی لائق ہی فقط اور نیکی کامون کی
تفصیل انشاء اللہ تعالی چالیسوین مسئلی مین آویگی اور عورتونکو قبر کی زیارت کو جانا بہت صحیح قول بموجب مکروہ
تحریمی حرام کی قریب ہی چنانچہ مستملی مین ہی وتستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء یعنی
مستحب ہی قبرونکی زیارت مردونکو اور مکروہ ہی عورتونکو فقط اور خزانۃ الفقہ مین ہی واذا خرجت
المرأۃ عن بیت الزوج برضائہ ولا یمنعہا فہو دیوث لا یجوز الصلوۃ خلفہ وان کان
قاری القرآن وعالم العلم یعنی جب نکلی عورت اپنی خاوند کی گہر سی اوسکی مرضی سی اور اوسنی
اوسکو منع نکیا تو وہ دیوث ہی اوسکی پیچہی نماز نہین درست اگرچہ قرآن پڑہنی والا اور مسئلی جاننی
والا ہو فقط اور کفایہ مین ہی واذا خرجت المرأۃ عن بیت الزوج بغیر اذنہ فاسقط
المہر من الزوج یعنی جب نکلی عورت مرد کی گہر سی اوسکی بیحکم تو مرد کی ذمی سی مہر جاتا رہتا ہی فقط
ان دونو کتابونکی عبارت سی معلوم ہوا کہ عورت کا گہر سی باہر نکلنا کسیطرح درست نہین قبر کی
زیارت کی لیی یا اور کسی گناہ کی کام کی لیی پہر اگر اوسکا خاوند ایسی جگہہ نکلنی کی اجازت دی تو وہ
دیوث ٹہری اور جو وہ آپ سی نکلی تو اوسکا مہر ساقط ہوئی تو اس صورت مین دونونکو دنیا و آخرت کے

قباحت ہی اور کتاب مجالس واعظین میں ہی کہ واما النساء فلا یحل لھن ان یخرجن الی المقابر
لما روی عن ابی ہریرۃ انہ علیہ الصلوۃ والسلام لعن زائرات القبور یعنی عورتونکو نہین
جائز ہی کہ قبرونکی طرف جاوین کیونکہ ابوہریرہ رضی سی روایت ہی کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قبرونکی زیارت کرنیوالی عورتونپر فقط اور مشکوۃ میں ہی کہ حضرت عباس کی حدیث نقل کیا کہ لعنت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج یعنی لعنت کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبرونکی زیارت کرنیوالی عورتونپر اور قبرونپر مسجدین بنانیوالون اور چراغ جلانیوالونپر
فقط اور نصاب الاحتساب میں ہی کہ سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی المقابر والفساد فی
مثل ہذا فقال لا یسأل عن الجواز والفساد فی مثل ہذا وانما یسأل عن مقدار ما یلحقہا من
اللعن واعلم انہا کلما نوت الخروج کانت فی لعنۃ اللہ تعالی وملائکتہ علیہم السلام واذا خرجت
تحفہا الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبر تلعنہا روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنۃ اللہ
کذلک حتی تعود وفی الحدیث ایما امرأۃ خرجت الی المقبرۃ تلعنہا ملائکۃ السموات السبع
والارضین السبع فتمشی فی لعنۃ اللہ تعالی وایما امرأۃ دعت للمیت بخیر فی بیتہا یعطیہا اللہ
تعالی ثواب حجۃ وعمرۃ وروی عن سلمان وابی ہریرۃ انہ علیہ الصلوۃ والسلام اذا
خرج من المسجد فوقف علی باب دارہ فاتت ابنتہ فاطمۃ رضی اللہ عنہا فقال لہا این
جئت فقالت خرجت الی منزل فلانۃ التی ماتت فقال ہل ذہبت الی قبرہا فقالت
معاذ اللہ ان افعل شیئا بعد ما سمعت منک فقال لو ذہبت قبرہا لم ترحی رائحۃ الجنۃ یعنی
قاضی سی کسی نی عورتونکی قبرپر جانیکی جواز کا مسئلہ اور انکی فساد کا حال پوچھا تو انہون نی فرمایا کہ اسکی
جواز اور فساد کا کیا حال پوچھا جاتا ہی یہ پوچھنا چاہیئی کہ عورتونپر وہانکی جانیمین لعنت کسقدر پڑتی ہی
سنو جاننا چاہیئی کہ عورت نی جسوقت قبرکی جانیکا ارادہ کیا اسیوقت سی اللہ تعالی اور فرشتونکی
لعنت مین داخل ہوتی اور جب نکلی تو ہر طرفسی اوسکی شیطان گھیر لیتی اور جب قبرپر آئی تو مردیکی روح
اوسپر لعنت کرتی ہی اور جب گھرکو لوٹتی ہی تو اسیطرح لعنت مین ہوتی ہی جبتک گھرمین پھر کر آوے
اور حدیث مین آیا ہی کہ جو عورت قبرستان کو گئی اوسپر ساتون آسمان اور ساتون زمین کی فرشتی
لعنت کرتی ہین سو وہ اللہ تعالی کی لعنت مین چلتی ہین اور جو عورت مردیکی لیئی نیکی کی اپنی گھرمین
دعا کرتی ہی تو اوسکو اللہ تعالی ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عنایت کرتا ہی اور سلمان اور ابوہریرہ
سی روایت ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سی نکلی سو اپنی گھرکی دروازی پر کھڑی ہوئی تو اونکی بیٹی حضرت فاطمہ
آئی تو آپ نی اونسی فرمایا کہ تم کہان سی آئی ہو اونہون نی عرض کی کہ مین فلانی عورت جو مرگئی ہی اوسکی گھرگئی تھی تو حضرت نی
فرمایا کہ کیا تو اوسکی قبرپر گئی تھی عرض کیا معاذ اللہ خدا کی پناہ ایسا کام کرتی بعد اسکی کہ مین سن چکی

آپ سے اوسکا حال جیسا سن چکے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو اوسکی قبر پر جاتے تو خوشبو بہشت کی پاتے فقط
اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے رسالے ما لا بد منہ میں لکھا ہے کہ قبر کی زیارت مردون کو جائز ہے عورتون کو
جائز نہیں **سوال** مسلہ مُردون سے حاجت مراد دعا کی طرح مانگنا اور قبر کا طواف کرنا اور بوسہ دینا
اور اوسکو سجدہ کرنا اور اوسکے پاس روشنی کرنا اور اوسپر غلاف ڈالنا اور پہولونکی چادر چڑہانا
یہ قبر پر چڑہانا اور خیمہ اور شامیانہ کہڑا کرنا اور سوا خدا کے اور وںکی نذر کرنا اور مٹہائی اور کہانا قبر کی
سامنی رکہنا جائز ہے یا نہیں **جواب** استغاثت اور استمداد یعنی مُردون سے حاجت مانگنا اور مدد
چاہنا کسی طور سے درست نہین چنانچہ شیخ عبد الحق رح نے مشکوۃ کی شرح مین کہ عربی زبان مین ہے لکہا ہے
وَاَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فِیْ غَیْرِ النَّبِیِّ اَوِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ اَنْکَرَہٗ مِنَ الْفُقَهَاءِ
وَقَالُوْا لَیْسَ الزِّیَارَةُ اِلَّا الدُّعَاءَ لِلْمَوْتٰی وَالْاِسْتِغْفَارَ لَهُمْ وَاِیْصَالَ النَّفْعِ اِلَیْهِمْ بِالدُّعَاءِ وَتِلَاوَةِ
الْقُرْاٰنِ **یعنی** اور مدد چاہنا قبرون والونسے سوا ہمارے نبی صاحب یا اور نبیون کی سو اسکی منکر
ہوئے ہین بہت سے عالم اور کہا کہ نہین ہے زیارت مگر مردونکے لیے دعا کرنا اور اونکی مغفرت مانگنا
اور اونکو فایدہ پہنچانا دعا کرنے یا قران پڑہنے سے فقط شیخ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ انبیا
قبر والونسے استعانت منع نہین اس لحاظ سے کہ اونکو عالم برزخ مین ہمیشہ کی زندگی حاصل ہے سوا شہیدونکے
ایسی زندگی اور کسیکو ثابت نہین علاوہ اسکے وہ انکی زندگی دنیا کی زندگی کیطرح نہین کہ اوسپر اسکی حکم جاری
ہون اور یہان کیسے معاملے کیے جاوین تو اس صورت مین انبیا کی قبرونکو اس حکم سے نکالنا اور استثنا
کرنا درست نہین ٹہرتا بلکہ حق یہ کہ استعانت کا انکار جو اور سب عالمون نے کیا ہے سو عام سب کو
شامل ہے نبیونکی قبرین ہون یا اور کسیکی چنانچہ اور کتابون کی عبارت سے کہ اس جواب مین
لکہے جاتے ہے صاف ظاہر ہو جاتی کا مجمع البحار مین ہے مَنْ قَصَدَ لِزِیَارَةِ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ
وَالصُّلَحَاءِ اَنْ یُّصَلِّیَ عِنْدَ قُبُوْرِهِمْ وَیَدْعُوْا عِنْدَهُمْ وَیَسْاَلُهُمُ الْحَوَائِجَ وَهٰذَا لَا یَجُوْزُ عِنْدَ اَحَدٍ
مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ وَطَلَبَ الْحَوَائِجِ وَالْاِسْتِعَانَةَ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰی وَحْدَهٗ **یعنی**
جسکا قصد نبیون اور اچہے لوگون کی قبرون کی زیارت مین یہ ہو کہ وہان نماز پڑہے اور دعا کرے
اور اونسے حاجتین مانگے تو یہ کسی مسلمانون کے عالم کی نزدیک نہین درست اسواسطے کہ بندگی
کرنا اور حاجتین مانگنا اور مدد چاہنا اکیلے اللہ ہی کا حق ہے فقط اور بلغوی نے معالم مین لکہا ہے
اَلْاِسْتِعَانَةُ نَوْعُ تَعَبُّدٍ وَالْعِبَادَةُ الطَّاعَةُ مَعَ التَّذَلُّلِ وَالْخُشُوْعِ وَسُمِّیَ الْعَبْدُ عَبْدًا لِذِلَّتِهٖ
وَانْقِیَادِهٖ یُقَالُ طَرِیْقٌ مُعَبَّدٌ اَیْ مُذَلَّلٌ **یعنی** مدد چاہنی بہی ایک طرح کی عبادت
ہے اور عبادت کی معنی کیا ہین اوسکی تابعداری کرنا اپنے آپ کو ذلیل اور عاجز کرکے اور
بندیکا نام بندہ رکہا گیا اوسکی عاجزی اور حکم برداریکی سبب چنانچہ عرب کے لوگ بولا کرتے ہین فلانی راہ

بعضی یقین ہو جو ابھی مختلط استعانت کی مسئلی کی تحقیق یہ ہی کہ اگر بزرگ کو مختار اور مستقل جانکر یہ جانا
کہ یہ سمجھنا کہ خدا نی اونکو مختار اور مستقل کر دیا ہی جو چاہتی ہین سو کرتی ہین یا یون کہنا کہ تم ہمارا کام کرو
یہ تو شرک ہی اور یون کہنا کہ تم ہماری لیے اللہ سی دعا کرو سو یہ اگر زندہ ہی پکارا اور یہ جانا کہ وہ سنتے
ہین تو نزدیک سی پکارنا درست ہی تو یہ بھی شرک ہی اور اگر یہ جانا کہ کبھی سن لیتی ہین اگرچہ ثابت
سو یہ محتمل ہی یقینی نہین کہ کسی وقت سنین گی اور محتمل پر شرع کی حکم مترتب نہین ہوتی تو یہ پکارنا محض لغو ہی
اور اگر قبر کی نزدیک ہی تو یہ بحث کتب مین سنت اصلیہ نہ وصفیہ بعض حضرت کی قول عمل
ثابت نہی نہ صحابہ اور تابعین وغیرہ کی باقی رہا جواز سو اس مین اختلاف ہی بعضون نی ناجائز کہا
بعضون نی جائز سو یہ جواز بھی تب ہی جب انبیا سی استعانت ہو یا بغیر نام لیے اور بزرگون سی کہون کی
اہی اولیاء اللہ میری لیے دعا کرو اور اگر نام کسی ولی کا لیکے کہی کہ اہی فلانی میری لیے دعا کر سو یہ ہرگز
نہین درست اسواسطی کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہی کہ سوا انبیا کی کسیکا خاتمہ بخیر ہونا یقینی ہمکو
معلوم نہین پہر کسیکو بعد انتقال کی ولی کہنی کا تو کیا ذکر یہ مضمون عقائد کی سب کتابون مین موجود ہی
اگرچہ لوگ خیال نکرین ہر مسلمان کو چاہیے اور مشکوۃ کی حدیث مین ہی کہ احمد اور ترمذی نی ذکر کیا
کہ ابن عباس نی نقل کیا کہ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ
اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ
وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا
عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ
یعنی تہا مین ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھی تو فرمایا اہی لڑکی یاد رکہ اللہ کو تو وہ تجکو یاد رکہی
یاد رکہ اللہ کو تو پاوی تو اوسکو اپنی روبرو یعنی مددگار اور جب تو مانگی تو اوسی سی مانگ اور جب تو مدد
چاہی تو اللہ سی چاہ اور جان لی کہ اگر سب لوگ اکہٹا ہوجاوین اس بات پر کہ تجکو کچھ فائدہ پہنچاوین تو نہ پہنچا
سکینگی مگر وہ جتنا ہی جو لکہدیا اللہ نی تیری لیے اور اگر اکٹھے ہون کہ تجکو کچھ ضرر پہونچاوین نہ پہونچا سکینگی
مگر اسیقدر جو ضرر ہونا اللہ نی لکہا ہی اوٹہا لی گئی قلم اور سوکہ گئی کاغذ فقط اور قبر کی آسپاس گہومنا اور
اوسکا طواف کرنا جائز نہیں ہی کسی قبر ہو یا ولی کی چنانچہ ملا علی قاری نی مناسک الحج کی شرح مین لکہا ہی
وَلَا يَطُوْفُ اَيْ لَا يَدُوْرُ حَوْلَ الْبُقْعَةِ الشَّرِيْفَةِ لِاَنَّ الطَّوَافَ مِنْ مُّخْتَصَّاتِ الْكَعْبَةِ
الْمُنِيْفَةِ فَيَحْرُمُ حَوْلَ قُبُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَلَا عِبْرَةَ بِمَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ الْجَهَلَةُ وَلَوْ كَانُوْا
فِيْ صُوْرَةِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ انتہی یعنی اور نہ طواف کری اور نہ گہومی آسپاس بزرگ مقام کی یعنی گرد
آسپاس گہومنا خاص کعبی شریف کو روا ہی سو درگرد نبیون ولیون کی قبرون کو حرام ہی اور اسکا کچھ
اعتبار نہین کہ عوام جاہل لوگ کیا کرتی ہین اگرچہ مشائخون اور مولویون کی صورت پر ہون فقط اور قبر کو

بوسہ دینا اور سجدہ کرنا اور وہاں اوسکی پاس روشنی کرنا بہی جائز نہین چنانچہ کتاب شجرۃ الایمان مین لکہا ہی
کہ گور کو سجدہ کرنا اور اوسکو بوسہ دینا اور اوسپر ہاتہہ ملنا اور اوسکا طواف کرنا اور قبر سی حاجت مانگنا اور
تجبستان مین چراغ روشن کرنا یہ سب مکروہ تحریمی ہی فقط اور شیخ الاسلام نی کشف الغطا مین لکہا ہی
کہ اکثر کتابونکا یہ مضمون ہی کہ قبر پر ہاتہہ رکہی اور اوسکو نہ چومی اور نہ اوسپر منہہ رکہی اور وہان جھکی نہین
اور منہہ خاک پر نہ ملی کہ یہ نصاری کی عادت ہی اور عالم اوسکو سخت منع کرتی ہین فقط اور قبر کو غلاف
وغیرہ سی چہپا دینا بہی نہین درست ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین ہی تَجْصِيصُ الْقُبُورِ غَيْرُ مَشْرُوعٍ
أَصْلًا فِي حَقِّ الرِّجَالِ وَبَعْدَ تَسْوِيَةِ اللَّبِنِ فِي حَقِّ النِّسَاءِ وَمَرَّ عَلِيٌّ بِقَبْرِ رَجُلٍ قَدْ سُجِّيَ فَنَهَاهُ یعنی
قبر کو لباس پہنانا شرع مین مردونکی حق مین ہرگز درست نہین اور مٹی برابر کر دینی کی بعد عورتونکی حق مین درست نہین اور حضرت
علی رضہ ایک شخص کی قبر پر ہوکر نکلی کہ اوسپر کچہ کپڑا پڑا تہا سو آپ نی اوسکو منع کیا فقط اور اسیطرح پر پہولونکی چادر
عبادت جانکی قبر پر ڈالنا درست نہین کہ سوا خدا کی اور ونکا تقرب حرام ہی اور چادر پہولونکی جنازی پر
ڈالنا بدعت اور مکروہ تحریمی ہی اور خیمہ اور شامیانہ بہی کہڑا کرنا مکروہ ہی چنانچہ مشرعۃ الاسلام
وغیرہ کتابون مین ہی وَيُكْرَهُ أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدٌ لِيُصَلَّى فِيهِ وَأَنْ تُضْرَبَ عَلَيْهِ فُسْطَاطٌ
أَوْ قُبَّةٌ تُقَامُ فِيهِ وَيُسْتَظَلُّ الْقُبُورُ فَإِنَّمَا يُظِلُّ الْمَيِّتَ عَمَلُهُ یعنی اور مکروہ ہی قبر پر مسجد بنانا کہ اوسمین
نماز پڑہی جاوی اور خیمہ کہڑا کرنا یا گنبد بنانا کہ اوسمین کوئی رہی اور قبر پر سایہ ہو اسلیے کہ مردی پر تو اوسکا
عمل ہی سایہ کرتا ہی فقط اور سوا خدا کی اور کسیکی نذر منت ماننا اور قبر کی پاس مٹہائی اور کہانا نذر
ٹہرا کی یا مردی کی تقرب کی لیے لانا جائز نہین بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمی ہی اور کفار کی عادت ہی کہ بتونکی
پاس ایسا معاملہ کیا کرتی ہین در المختار مین ہی وَاعْلَمْ أَنَّ النَّذْرَ الَّذِي يَقَعُ لِلْأَمْوَاتِ وَمَا يُؤْخَذُ
مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَنَحْوِهَا إِلَى ضَرَائِحِ الْأَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ تَقَرُّبًا إِلَيْهِمْ فَهُوَ بِالْإِجْمَاعِ
بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَا لَمْ يَقْصِدْ وَاصْرِفْهَا لِفُقَرَاءِ الْأَنَامِ وَقَدِ ابْتُلِيَ النَّاسُ بِذَلِكَ وَلَا سِيَّمَا فِي
هَذِهِ الْأَعْصَارِ وَقَدْ بَسَطَهُ الْعَلَّامَةُ قَاسِمٌ فِي شَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ وَلِذَا قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدٌ
لَوْ كَانَ الْعَوَامُّ عَبِيدِي لَأَعْتَقْتُهُمْ بِلَا وَلَاءٍ وَذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ فَالْكُلُّ بِهِ يَتَخَبَّرُونَ
یعنی یہ جو مردونکی نذر ہوا کرتی ہی اور درم اور شمع اور روغن وغیرہ جو بزرگونکی قبرونپر اونکی تقرب کی
لیے چڑہایا جاتا ہی سو بالاجماع سب کی نزدیک باطل اور حرام ہی جبتک اوسکا خرچ فقیرون کی لیے
نہ قصد کرلین اور بیشک گرفتار ہوگئی ہین اسمین لوگ خصوصا اسوقت مین اور خوب صاف لکہا ہی
اسکو علامہ قاسم نی شرح درر البحار مین اور اسیواسطی امام محمد نی کہا کہ اگر عوام میری غلام ہوتی تو مین
سبکو آزاد کر دیتا اور اونکی مری پر اونکا مال نہ لیتا اور یہ اسلیے کہ وہ سب بی عقل ہین پہر سب اسی پر
اٹکل کرتی ہین فقط اور کشف الغطا مین ہی کہ یہ جو عوام نذر مانا کرتی ہین کہ کسی بزرگ کی مزار پر اگر

سمجھتے ہین کہ وہی نصیب دیتی ہین اگر فلانی میری مراد بر آوی تو تیری لیے اسقدر روپئے یا کہانا دونگا سو یہ بجز الرحمن
کی نکلی سو جب یہ نذر باطل بالاتفاق ہی کیونکہ یہ مخلوق کی نذر ہی اور مخلوق کی نذر درست نہین فقط اور
مشکوۃ مین ابو داؤد کی روایت سے حدیث ہی کہ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ یعنی اللہ کا کہنا جس نذر مین نہ ہو
اوسکا پورا کرنا درست نہین

خاتمہ اصل کتاب کا کچھ نصیحت کی بیان مین

سوچنا چاہیے
کہ آدمی کو موت سے چارہ نہین کتنی ہی بڑی عمر ہو پھر آخر ایکدن مریگا اللہ تعالی نے فرمایا کُلُّ نَفْسٍ
ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنی جو جی ہی سو چکھیگا موت پھر باوجود اسکی کہ موت کا علم ہی لیکن یہ معلوم نہین کہ
کب مریگا اللہ تعالی نے فرمایا مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ
إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی نہین جانتا کوئی جی کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی جی کہ کس زمین مین مریگا
بیشک اللہ ہی علم والا خبردار اور اس بیعلمی کی اس حد کو نوبت پہنچی کہ بڑی بڑی پیغمبر احمد رسول سوا اسکے
کو بکو معلوم نہین کوئی کلمہ زبان پر نہین لا سکتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَاللهِ لَا أَدْرِي
وَاللهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ یعنی قسم اللہ کی مین نہین جانتا قسم اللہ کی مین
نہین جانتا اور حالانکہ مین اللہ کا رسول ہون کہ میری ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہاری ساتھ کیا معاملہ ہوگا
سو جب یہ حال ہوا کہ موت کی وقت کا علم پیغمبرون تک کو نہوا تو مسلمانون کو لازم ہی کہ اپنی اوپر جو
حق جن جن لوگونکی ہون اوسکی ادا کرنی مین کمال ہی شتابی عمل مین لاوین اور ہرگز سستی اور تساہل کو کام
نفرماوین ایسا نہو کہ کسی وقت اچانک نادانستہ موت کی پنجہ مین گرفتار ہو جاوین پھر افسوس کر کر حسرت
و شرمندہ اور پشیمانی کہاوین حق تعالی نے ارشاد کیا إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً
وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ یعنی جب پہنچا انکا وعدہ دیر نہ ڈہیل کرین ایک گہڑی نہ جلدی دو چیزین ہین کہ آدمی کو
جہان مین خوش نہین آتی ہین ایک تو موت دوسری مال کی کمی حالانکہ جناب رب الارباب نے فرمایا
عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنی
شاید تمکو بری لگی ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمکو اور شاید تمکو خوش لگی ایک چیز اور وہ بری ہو تمکو اور اللہ
جانتا ہی اور تم نہین جانتی اور موت آدمی کی حق مین بہتری کہ دنیا مین جیتا جی کا تکلیف و رنج پایگا
اور مال کم ہونا بہی اچہا ہی جتنا مال زیادہ ہوگا اوتنا حساب زیادہ دینا پڑیگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ یعنی دنیا مین
ایسا رہ جیسی تو مسافر ہو یا رستہ چلنے والا اور گن اپنی آپکو قبر والون مین سی مرنیکی بعد جنازہ کی ساتھ
تین چیزین چلتی ہین سو دو چیزین اوسمین پہر کر لوٹ آتی ہین اور ایک چیز ساتھ رہتی ہی رفیق ہوکر يَتْبَعُ
أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ یعنی پیچہی جاتی ہین اس مردیکی گہر والی
اوسکی اور مال اوسکا اور عمل اوسکا سو لوٹ آتی ہین گہر والی اور مال اور باقی رہجاتا ہی عمل اوسکا

اللہ تعالی نی فرمایا فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنی
سو جسنی کیے ذرہ بہر بہلائی دیکھہ لیگا اوسکو اور جسنی کی ذرہ بہر برائی وہ دیکھہ لیگا اوسی اور چار چیز
ہین کہ چارنا چار بندہ بیچارہ کو اونکی فکر ضرور ہونا چاہی اور اونمین زیادہ تکلف کا خیال فضول
و بیکار یا موجب نارضامندی پروردگار ہی ایک گہر جسمین رہ سکی دوسری لباس جسقدر مین
ستر چہپی تیسری روٹی جتنی مین پیٹ کی تسکین ہو چوتہی پانی جس سی پیاس دفع ہو قیامت کی دن
پانچ چیز سی سوال ہوگا ایک یہ کہ عمر کس کام مین گنوائی دوسری کہ جوانی کس شغل کی آشنائی مین
بہائی تیسری یہ کہ مال کہانسی جمع کیا چوتہی یہ کہ مال کو کس چیز مین خرچ کیا پانچوین یہ کہ علم
حاصل کرکی کیا عمل کیا حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اغتنم خمسا
قبل خمس شبابک قبل ہرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل
شغلک وحیاتک قبل موتک یعنی غنیمت جان پانچ چیز کو پہلے پانچ چیز سی ایک جوانی کو بڑہاپی سے
پہلے اور صحت کو بیماری سی پہلی اور تونگری کو فقیری سی پہلی اور فرصت کو کام مین لگجانی سی پہلی اور زندگی کو
موت سی پہلی خلاصہ سب تقریر کا یہ کہ جسکو ایمان حاصل ہونیکی بعد اچہی عمل نصیب ہوئی اور اپنی آخر عمر تک
اوپر ثابت رہا اور اپنی جان خاتمی کی وقت کلمہ لا الہ الا اللہ پر اپنی بعد اکرنیوالی کو سونپی وہ شخص بہشت مین
داخل ہوگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی
جسکے پچہلی بات لا الہ الا اللہ ہووی وہ بہشت مین داخل ہوگا اسواسطی کہ اچہی عمل بغیر ایمان و اسلام سیے
کچہ کام نہین آتی حدیث شریف مین ہی کہ قیامت کی دن بندی کی کام پروردگار کی پاس آوینگی تو نماز
آکر عرض کریگی کہ مین نماز ہون اللہ تعالی فرماویگا کہ تو خیر و نیکی ہی پہر زکوۃ آئیگی اور یہی گذارش کریگی
کہ مین زکوۃ ہون اللہ تعالی ارشاد کریگا کہ تو خیر و نیکی ہی پہر روزہ حاضر ہوکر یون کہیگا کہ مین روزہ ہون
حق تعالی حکم کریگا کہ تو خیر و نیکی ہی پہر اسیطرح اور اعمال آوینگی اور خدا تعالی یون فرماویگا کہ تم سب نیکی ہو
بعد ان سبکی اسلام نکلیگا اور عرض کریگا کہ ای پروردگار تیرا نام سلام ہی اور مین اسلام ہون جناب
رب الارباب فرماویگا کہ تو خیر و نیکی ہی آج تیرے ہی سبب سی مواخذہ کرونگا اور تیری واسطی بخشونگا اس
بیان کی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت پڑہی فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ
للاسلام یعنی جسکو اللہ چاہی کہ راہ کہولدی اوسکا سینہ حکم برداری کو غرضکہ مسلمان کامل وہ ہی
کہ دنیا و آخرت کی سب کامون مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرتا رہے اور
کیسی حال مین اس سی پہلو تہی نکری اور کسی مسلمانکو ناحق اپنی ہاتہہ اور زبان سی تکلیف ندی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ یعنی مسلمان کامل وہ ہی
جسکی زبان اور ہاتہہ سی مسلمان بچی رہین سو حضرت کی سنت کی اتباع مسلمان پر ظاہر اور باطن مین

فرض و واجب ہی کہ طریق اوسکی سنت سی تجاوز کرنا درست نہیں اور یہی اتباع آپ کی محبت کا ثمرہ ہی اللہ تعالی نی فرمایا
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہدی تو اے محمد اگر تم محبت رکھتی ہو اللہ کی تو پیروی کرو میری
کہ اللہ تمکو چاہی اور بیشک خدا و رسول کی محبت اور انکی محبت پر ثمرہ ظاہر ہوکی تب تک ایمان کا مزا نہین چنانچہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ثلث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما
ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی
النار یعنی تین خصلتین ہین کہ جسمین وہ جمع ہون تو پایا اوسکی سبب اوسنی مزا ایمان کا ایک یہ کہ جسکی نزدیک خدا و رسول کی
محبت زیادہ ہو سب چیزونکی سوا سی دوسری یہ کہ جو شخص اسی بندی کی محبت رکھی کہ اوسکو دوست نہ رکھتا ہو مگر خدا
کیواسطی تیسری یہ کہ جسکو برا لگی کہ پہر جاوی کفر مین بعد اسکی کہ چھڑا دیا اوسکو اللہ تعالی نی اوس سی یعنی برا لگتا ہی جیسکو
ڈالا جاوی آگ مین اور مستحب ہی مسلمانونکا حق یہ ہی کہ جب آپس مین ملاقات ہو تو سلام علیک اور آپس مین کرین
اور اگر بھوکی ہون یا کہانیکا وقت ہو یا اپنی گہر مہمان آئین تو حسب مقدور اونکو کہانا کہلاوی اور جب کوئی اپنی
پاس سی چلا جاوی تو پیٹھ پیچھی اوسکو بہلائی سی یاد کری اور عیب نکہولی غیبت نکری اور اوسکا نقصان نہ چاہی
اور کسی مسلمان سی حسد اور کینہ اور کپٹ نرکھی اور اوسکی عیب کو نہ ڈہونڈی چاہی حدیث مین آیا ہی المسلم
مرآۃ المسلم یعنی ایک مسلمان دوسری مسلمان کا آئینہ ہی اور بہائی مسلمان کی غیبت سی اپنی اوسکو بچاوی
غیبت کا گناہ زنا سی سخت ہی الغیبۃ اشد من الزنا مگر بات یہ ہی دو میون کی غیبت درست ہی پادشاہ ظالم
اور ظاہر جسکی کملا کیے اوکی برائی اور بدعتی اسواسطی کہ انکا حال بیان کرنی سی اور لوگ بچ رہی
ہو جاوین گی اور انکی فساد سی بچین گی چنانچہ کتاب ابن ابی الدنیا مین ایک مرسل حدیث
حسن بصری نی علی مرتضی رض سی غیبت کی بیان مین روایت کی ہی کہ ثلثۃ لا حرمۃ لہم علیکم فیہم
المجاہر بالفسق والامام الجائر والمبتدع یعنی تین شخص ہین کہ حرام نہین تمپر انکی آبرو کرنا
غیبت کرکی ایک ظاہر کرنیوالا گناہ کا دوسری پادشاہ ظالم تیسری بدعت کرنیوالا اور
ریاض الصالحین وغیرہ کتابون مین ان تین کی سوا اور بعضی لوگون کی بہی غیبت کرنا درست
لکہا ہے اور حتی المقدور اپنی بہائی مسلمانون کی خیرخواہی سے دریغ نکرین اور اونکی نصیحت
پا بندہ رہین چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ الدین النصیحۃ یعنی دین کیا ہے
نصیحت کرنا اور انکی عیب چہپاتی رہین اور اگر کسی سبب سی کسی معاملہ دنیاوی مین رنجش ہو
جاوے تو تین روز سے زیادہ سلام و کلام ترک نکرین اور بہتر وہ شخص ہے کہ اپنے
رنجش مین سلام علیک کرکی ملاقات کرلے اور دیکہے کسی مسلمان کو حقارت کی نظر سے نہ دیکہین
اور ہنسی ٹہٹہا مسخراپن نکرین اللہ تعالی نے فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا یسخر قوم
من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا

منھن بعضی ایمان والون کی ٹھٹھا نکرین ایک دوسری سی شاید وہ بہتر ہون اونسی اور نہ عورتین دوسری
عورتون سے شاید وہ بہتر ہون انسی اور جتنی اگلی دین کی پیشوا اور معتقد اکے ہی ہین اونکی لیے
مغفرت کی دعا مانگا کرین چنانچہ اس رسالہ کا ختم اسی دعا پر ہوا ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رءوف رحیم

[illegible]	[illegible]	[illegible]	محمد اسحاق ۱۲۶۹

خاتمہ ترجمہ کا دستور ہی جبتک قائل معتبر ہو اور اوسکی صدق و عدالت پر لوگونکو اعتقاد ہووی اور اوسکی خوبیکا اعتقاد نہ ہووی تب تک
اوسکی بات اور کلام کا کما حقہ اعتبار نہین ہوتا اور اوسکا کہنا خوب مفید نہین پڑتا خصوصا امر دین مین چنانچہ محدثین کا معمول ہی کہ جس
راوی کی عدالت و دیانت مین تھوڑا سا بھی خلل پاتی ہین اوسکی روایت نہین مانتی اور اوسکو لغو جانتی ہین پھر
اگر کوئی کہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال یعنی
دیکھو اوس بات کو جو کہی اور نہ دیکھو اوسکو جسنی کہا تو اس سی معلوم ہوا کہ قائل کی حال کا تفحص
کچھ ضرور نہین بات اچھی چاہیے **اسکا جواب** یہ کہ اس قول کا مطلب یہی کہ جو شخص کوئی بات
من عند نفسہ اپنی طرف سی کہی کوئی روایت اور خبر نہ بیان کری تو اوسکو دیکھین کہ وہ بات
شریعت کی قاعدون کی موافق ہے یا مخالف اگر موافق ہے تو اوسکو مان لین گو اگرچہ وہ شخص اوسکی
موافق عمل نکرتا ہو اسکی دلیل یہی ہی کہ اس قول مین حضرت علی نی فرمایا ما قال یعنی جو کہا یہ نہین فرمایا کہ
ما روی یا حدث یعنی جو روایت کی یا حدیث بیان کی تو معلوم ہوا کہ فقط کی روایت کی یا حدیث کی راوی کا
حال دریافت کرنا ضرور ہی **دوسری** یہ کہ مین لکھ چکا کہ غیر معتبر کہنی والی کا کما حقہ اعتبار نہین ہوتا یعنی
عوام لوگ اوسکو خوب نہین مانتے چنانچہ جو واعظ خود عمل مین سست ہوتا ہی اگرچہ بات ٹھیک کہتا ہو
اوسکی بات کو عوام لوگ کم قبول کرتی اور کان نہین رکھتی ہین اسواسطی فرمایا کہ ایسی آدمی کا
کلام سن لیا کرو اوسکی کام سی تمکو کیا کام بہرحال بڑون کی بات بڑی ہوتے ہی **سو اب**
جاننا چاہیے کہ ان رسالون کی مجیب مولانا محمد اسحاق سلمہ اللہ تعالی نہایت مرتبے مین تقوی اور پرہیزگاری سے
آراستہ اور ورع اور دینداری سی پیراستہ ہین ایمان کا نور ایسا اونکی پیشانی نورانی سے چمکتا ہی کہ جسکے
نظر وہ جمال مبارک پر پڑتی ہی وہ صاف جان لیتا ہی کہ یہ شخص مومن متقی ہی بندہ حق کو اونکا حال ہی کہ صدہا روپی
نظر نکی اور ایک اپنی دنیا کی مقدمی مین بخلاف اور برادری کی حق بات کہدی جو کوئی مسئلہ پوچھی بی تعصب کتاب مجیب
بیان کردیتی ہین کبھی کسیکا لحاظ یا کسی جانب کو میل نہین کرتی احیاء اور اتباع سنت کا یہ حال ہی کہ

اس ملک مین تسلط کفار دیکھ کر کہ بالکل دار الحرب کی احکام جاری ہوئن گھر بار ریاست جاہ دولت دوست آشنا وطن چھوڑ کر ہجرت کر گئی اور کمال شوق سی ملک عرب مین جا بسی اب وہ مدینہ منورہ مین ہین اللہم وفقنا کما ذلک اور علم و فضل کا حال تو خلاصہ یہ کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی نواسے اور تربیت کردہ ہین اور اونکی صحبت یافتہ اور تعلیم پروردہ ہین الغرض محامد اور مناقب اوس جناب کی اس قدر ہین کہ اونکی بیان کو ایک دفتر چاہیے بیان مطول اختصار ہی بہتر کافی ہی اور مولوی محبوب علی صاحب جعفری جسی جیسے دوسری مدرس سالی پر ہی اونکی کمال کا ادنی حال یہ ہی کہ مولانا شاہ عبد العزیز اکثر وعظ مین پہلی اونکو بلا کر ٹہلا لیتی تھی تب بیان کرتی تھی بڑی جید فاضل اور علم حدیث مین کامل تھی مولوی امین الدین صاحب جو ان جوابون کی لکھنی والی ہین وہ بھی سید پاک اور دین اسلام کی عقیدت جیسی و جاہ لاک مین ساری بدعات سی جو آج کل سادات مین رائج ہین تائب و بیزار اور بہر حالات سی دست بردار ہو کر پاک صاف مسلمان گئی ہین اور علم حدیث مین بہت سی مہارت رکھتی ہین غرض تمام مسلمانون کو چاہیے کہ ان مسائل پر کس طرح کا شبہہ اور خیال فاسد دل مین نہ لاوین اور انکے بموجب عمل کیا کرین الحمد للہ ہزار شکر کہ یہ ترجمہ تمام ہوا خدا کی فضل سی خوب اسکا انصرام ہو گیا اب کی حضرت باری سی یہی دعا ہے کہ مومنون کو وہ توفیق کرے اپنی عطا کہ چھوڑ کر کی وہ ایسی کی سب رواج و رسوم اور کرین اطاعت احکام سید معصوم قدم انکو یہی رہ مستقیم پر وہ دہرین خلاف شرع نہ ذرا کوئی بھی کام کہیں کوئی رسم کی ہو تعزیہ یا کوئی ہو وے کہیں نہ سنت حضرت کی اتباع کو فوت برادری نہ مرگ کا دخل کرین ہوون خلاف شریعت کبھی جہین کہ مراسم رسوم کفر و جہالت کو یکقلم چھوڑین ہوون اہل سنت و بدعتی ایسا موحد مومن بھی ہی یا شریعت یہ خوب کرد ی اور اسکی حکم بموجب چلوین سکھ و کا ت ہوون جانیں تو باعزت و وقار ہوون اسی سبب سی لیل و نہار دو خواہ ہون مری نصیب مین کی ہو زیارت مدینہ مرا ہو جایا مدفن اوس شہر پاک مین بالخیر یہ علی مراد ی خدایا پاک تو اپنی نبی سید عالم رسول کی المقبول وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین

خاتمۃ الطبع

شکر اوس منعم حقیقی کا کہ جسنی ہمیں تکلیفات شرعیہ کو آسان فرمایا اور بزبان رسول مقبول کی طریقہ سہل بتاوی و عملکا بتا یا مدلا کلہ رحمت ہو علمائے کرام پر جنہون نی مسائل کو قرآن و حدیث سی نکال کر صاف صاف بیان کیا اور جو لوگ زبان عربی فارسی سی ناواقف تھی اونکی لیی ہمیں لکھدیا اب جن مسلمانون کو خدا نی توفیق دی کتاب بمسائل شادی و غم ہندی رہا کی تلاش ہوتی مذکر ایسی کہ ایک کفایت کتنی تھی د ستور سے یہ کتاب ترجمہ مسائل اربعین کا اور دو نو طرح کی مسائل اسمین ہیں عبد الرحمن خان صاحب کی سلسلہ احقر علی بخش سی چہرا ای چہا یہ قطعہ انکی تاریخ تمامی طبع کا نتائج افکار سرور سرورجناب سرور کا سید تابعقد ادا میر ناصر علی النصیر مدظلہ العالی القدیر سی ہی قطعہ تاریخ مولوی بہادر جناب کا سادہ کیا چہاپا مسئلی سیدین بحلیہ جنکی حال ہین ہی سدا آ ب مجکو فکر تاریخ کی کہ منتخب ہین مسائل نبی اسلامیہ دیکھی ناولیسی یہی کہ وہ بہی یہ تصنیف ترجمہ کی چہپی کیا کرین و ہیمون میں اکی مسلمانون کو تسکی اونکو بھی یاد رکھیں

صحیحنامہ مسائل اربعین ہندی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۳۰	قدیم	تقویم
۲۰	۲	حاشیی	حاشیے
〃	۷	منادی	بنادی
۲۱	۱۵	بالا	بلا
〃	۲۱	ابی	ابی قیل و بن ابی
〃	۷	جبسی	جسنی
۲۴	۱۰	پر	پھر
۲۵	۳	بذی	بڈی
〃	۱۰	تو	تھا تو
۲۷	۲۴	کری	نکری
۲۸	۱۲	مخطوی	مخطوط
۲۹	۱	وجہٹ	جہٹ
〃	۲۳	بطیق	بطریق
۳۰	آ	بیمقصد ورے	بیمقصدورے
〃	۳	فقد	نقد
〃	۲۲	بکرنا	کرنا
۳۱	۱	بطرا	بطرا
〃	۱۴	ووحی	ویجی
۳۳	۱۷	سرموں	سرسوں
〃	۱۹	کتنرملین	کتابلین
〃	〃	سنر	ہیں
〃	۲۶	جو	نجو
۳۵	۲۶	اخوابُ	اخوانَا
۳۶	۱۶	قلت	قلبت
〃	۱۷	والون	والون
〃	۲۱	الرجال	للرجال
〃	〃	والورس	والورس
〃	۲۶	لا	بل
۳۸	۴	المصاهرة	المصاهرة
۳۹	۱۴	الكتاب	الكتاب
۴۱	۱۸	اعمالنا	اعمالنا
۴۲	۲۱	حكم	حكم
۴۳	۱	برای	ترای
〃	۱۹	پهری	بهری
۴۴	۲۶	وف	فقط وف
۴۵	۱۴	ہیں	ہیں
〃	۲۱	اسیی	اسلیے
۴۷	۳	فق ریا	نق ریا
〃	۴	اشلاك	اهلاك
〃	〃	شقرا	شقرا
۴۹	۸	جماو	پکارکی جنبش
۵۰	۱۵	حیکن	حیئن
۵۲	۱۰	کرنا	کرنے
〃	۱۴	القبر	القبر
۵۳	۲۵	جنب	جناب
۵۵	۱۳	متلی	مثلی
۵۶	۱۶	فقال	ما سمعت فقال
۵۷	۸	انکره	انکره کثیر
〃	۲۵	ابی	ابی
۵۸	۳	وو	وہ
〃	۹	اسی	بسے
۵۹	۷	رجل	رجل
〃	۲۱	لاعتقہم	لاعتقہم
۶۰	۱	مردار	سردار
〃	۷	ارض	ارض
〃	۱۱	یفحل	یفعل
〃	۱۸	جہان	اس جہان
〃	۲۵	یتبع	یتبع المیت
〃	۲۷	ل	مال
۶۱	۱۱	نام	کام
〃	۲۲	الله	الله
۶۲	۱۲	ہیو	ہوا
〃	〃	ہو	ہوا

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدًا یوافی نعمہ و یکافی مزید کرمہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بعد اسکے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین بن محمد محی الدین خان بن شاہ حاجی تغمدہم اللہ فی رحمتہ کہ ایک مدت سے
اس عاجز کے خیال میں چند مضامین ہدایت اگین معتبر کتابوں کی لائق اسکے تھی کہ انکو ایک جا جمع کرکے جلوۂ
ظہور دیا جاوے کہ بہائی مسلمانوں کو بہت مفید ہوں اور وہ ایک چہل حدیث ہے نہایت خوب اور دل پسند اور
حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمۃ کی صد پند سود مند اور اعمال قرآن مجید کی کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ہے اور
مسائل باب الکراہیۃ کی کہ جاننا انکا بہت ضروری ہے اور اکثر لوگ انسے غافل ہیں پس اندنوں کہ سنہ بارہ سو اٹہاون
ہجری میں توفیق باری تعالی رفیق اس عاجز کی ہوئی کہ یہ رسالہ متضمن ان مضامین کا دو باب پر مرتب کیا کہ ایک تو
باب الہدایۃ لکہا اسمیں تین فصلیں ہیں پہلی فصل میں چہل حدیث مذکور ہے اور دوسری فصل میں صد پند سود مند اور
تیسری فصل میں اعمال قرآن مجید کے دوسرا باب الکراہیۃ ہے اسمیں چہ فصلیں ہیں فصل پہلی بیچ کہانے اور پینے کی اور حرمت
استعمال کی چاندی سونے کے برتنوں وغیرہ میں اور حرمت مزامیر وغیرہ کی فصل دوسری بیچ بیان لباس کی فصل
تیسری بیچ بیان نظر کرنے کی اور چہونے کی مانند بوسہ کی فصل چوتہی بیچ بیان کسب کی فصل پانچویں بیچ بیان استبراء وغیرہ کی
فصل چہٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کی کہ اسمیں بہت مسائل ضروری ہیں مانند حرمت کہیلنے نرد اور شطرنج اور خصی کرنے
آدمی کی ملازمت اور خصی کرنے جانور کی بلا فائدہ اور حرمت استعمال کرنے ادویہ حرام کی وغیر ذلک اور بعد اسکے
فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہیں کہ وہ بہی بہت بکار آمد ہیں اور یہہ باب الکراہیۃ درمختار اور اسکی شرحوں اور

اور ملتقی الابحر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابوں سے لکھا ہی اور نام اس رسالے کا معدن الجواہر رکھا
اور بعد مرتب ہونے کی بخدمت بابرکت اپنی استاذ بزرگوار جناب مولانا اسحاق صاحب زادہ اللہ شرفاً کی عرض کیا اور
جناب موصوف نے اصلاح دی یعنی روایات ضعیفہ موقوف کیں اور روایات صحیحہ باقی رکھیں غرضکہ اسکی تصحیح و تنقیح مین
فی الوسع بہت کوشش کی گئی لیکن بندہ ہر نوع پر تقصیر و عاجز ہی اے میری پاک پروردگار جو کچھہ اسمین خطا
اور چوک ہوئی ہو اوسکو معاف فرما اور توفیق دے ہم سب مسلمانوں کو کہ اسپر عمل کریں آمین آمین یا ارحم الراحمین

باب الہدایۃ

یہہ باب الہدایۃ ہی اسمین تین فصلین ہین فصل پہلے بیچ بیان چہل حدیث کے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْبَعْثِ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ ایمان لاوے تو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرت کے اور فرشتوں کی اور کتابوں کی اور نبیوں کی اور جی اٹھنی کے
بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
بعد مرنے کی اور تقدیر بھلائی اور برائی کی اللہ تعالی کی طرف سے اور یہہ کہ گواہی دے تو اسکی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور گواہی دے تو اسکی کہ محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین
وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ لِّوَقْتِهَا وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ
اور یہہ کہ قائم کرے تو نماز ساتھہ وضو کامل کی وقت پر اور دیوے تو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کی اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر ہو تیری پاس مال
وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّالْوِتْرَ لَا تَتْرُكْهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ وَّلَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَعُقَّ
اور پڑھے تو بارہ رکعتیں ہر دن رات مین فا اور وتر کو نہ چھوڑ ہر رات مین اور نہ شریک کر ساتھہ اللہ کی کسی چیز کو اور نہ نافرمانی کر
وَالِدَيْكَ وَلَا تَاْكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا وَّلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفْ بِاللّٰهِ كَاذِبًا وَّلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ زُوْرٍ
ماں باپ کی اور نہ کھا مال یتیم کا ظلم سے اور نہ پی شراب اور نہ زنا کر اور نہ قسم کھا ساتھہ اللہ کی جھوٹی اور نہ دے گواہی جھوٹے
وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰى وَلَا تَغْتَبْ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَغُلَّ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَلْعَبْ
اور نہ عمل کر خواہش نفسانی سے اور نہ غیبت کر اپنی بھائی مسلمان کی اور نہ بہتان زنا کر عورت پاکدامن کو اور نہ خیانت کر اپنی بھائی مسلمان کی مال مین اور نہ کھیل
وَلَا تَلْهُ مَعَ اللَّاهِيْنَ وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيْرِ يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهٗ وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ
اور نہ تماشا دیکھہ تماشا دیکھنی والوں کی ساتھہ اور نہ کہہ ٹھگنی کو اے ٹھگنی کہ ارادہ کرے تو ساتھہ اوسکی عیب کرنا اوسکا اور نہ ٹھٹھا کر کسی آدمی سی اور نہ کر
بِالنَّمِيْمَةِ بَيْنَ الْاِخْوَانِ وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ وَتَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمُصِيْبَةِ وَلَا تَاْمَنْ مِّنْ عِقَابِ اللّٰهِ
چغل خوری درمیان مسلمان بھائیوں کی اور شکر کر اللہ تعالی کا اوسکی نعمت پر اور یہہ صبر کر تو بلا اور مصیبت پر اور نڈر نہ ہو تو اللہ کی عذاب سی
وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَاءَكَ وَصِلْهُمْ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَةِ
اور نہ انقطاع کر اپنی قرابتیوں سی اور سلوک کر اقرباسی اور نہ لعنت کر کسی کو مخلوق خدا مین سی اور بہت پڑہا کر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور نہ چھوڑ حاضر ہو جمعہ کا
وَالْعِيْدَيْنِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ
اور عیدین کا اور جان لے یہہ بیشک جو چیز پہنچی تجکو یعنی مصیبت وغیرہ نہ تھی کہ نہ پہنچے تجکو اور جو چیز کہ نہ پہنچی تجکو نہ تھی کہ پہنچے تجکو فا اور نہ چھوڑ پڑھنا قرآن کا

على كل عالِم رواه الحافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن منده والحافظ ابو الحسن
ہر عالم متقی کی بنہ حدیث حافظ ابو القاسم کہ نام انکا عبد الرحمن بن محمد بن اسحاق بن منده ہی اور نقل کی ہے حافظ ابو الحسن نے
علي بن ابي القاسم بن بابويه الرازي في الاربعين وابن عساكر والرافعي عن سلمان قال سألت
کہ نام انکا علی بن ابی القاسم بن بابویہ رازی ہی اربعین میں اور نقل کی ہے ابن عساکر اور رافعی نے سلمان سے کہ کہا کہ پوچھا میں
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاربعين حديثا التي قال من حفظها من امتي دخل الجنة قلت
رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے چالیس حدیثیں کہ جنکے حق میں فرمایا ہے کہ جو کوئی یاد کرے انکو میری امت سے داخل ہوئے بہشت میں کہا میں
وما هي يا رسول الله قال فذكره وفي آخره قلت يا رسول الله ما ثواب من حفظ هذه الاربعين
کہ سو کیا ہیں یا رسول اللہ کہا سو بیان کیں حدیثیں اور آخر میں اسکے ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ثواب ہے اوسکو کہ یاد کرے ان چالیس حدیثوں کو
قال حشره الله تعالى مع الانبياء والعلماء يوم القيمة كذا في كنز الاعمال للشيخ التقي علي المتقي
فرمایا حشر کریگا اوسکا اللہ تعالی ساتھ انبیا اور علما کے قیامت کے دن اسی طرح ہے بیچ کتاب کنز الاعمال کے تصنیف ہے شیخ پرہیزگار علی متقی کی

فصل دوسری بیچ بیان نصائح سود مند لقمان حکیم کی کہ اپنے فرزند ارجمند کو کیں اور فرمایا ہر کہ این نصایح را
شعار خود سازد در دنیا و آخرت کار خود سازد **اول** آنکہ ای جان پدر خدای عز و جل را بشناس ٢ دیگر چند
از پند و نصیحت گوی نخست چون کار کن ٣ سخن باندازہ خویش گوی ٤ قدر مردم بدان ٥ حق ہمہ کس بشناس
٦ راز خود نگاہ دار ٧ یار را وقت سختی بیازمای ٨ دوست را سود و زیان امتحان کن ٩ از مردم ابلہ و نادان بگریز
١٠ دوست نیک و دانا گزین ١١ در کار خیر جد و جہد نما ١٢ بر زنان اعتماد مکن ١٣ تدبیر با مردم مصلح و دانا کن
١٤ صحبت نیک گوی ١٥ احوال را غنیمت دان ١٦ بہنگام جوانی کار ساز جہانی را نیست کن ١٧ یاران
و دوستان را عزیز دار ١٨ با دوست و دشمن ابرو کشادہ دار ١٩ با در و پدر را غنیمت دان ٢٠
استاد را بہترین پدر شمر ٢١ خرج باندازہ دخل کن ٢٢ در ہمہ کار میانہ رو باش ٢٣ جوانمردی پیشہ کن
٢٤ خدمت مہمان بجای آور ٢٥ در خانہ کہ در آیی چشم و زبان نگاہ دار ٢٦ جامہ تن پاکیزہ
٢٧ با جماعت یار باش ٢٨ فرزند را علم و ادب بیاموز ٢٩ ذکر مکن با تند تیر اندازی
و سواری بیاموز ٣٠ از کشتی و مرغزارہ کہ پوشیدہ است دور باش ٣١ راست کن ٣٢ دیدار و دزد ان را
جیب گیر ٣٣ با ہر کس کار باندازہ او کن ٣٤ بشب چون سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی
٣٥ در روز چون گوئی ہر سو نگاہ کن ٣٥ کم خوردن و خفتن و گفتن عادت کن ٣٦ ہر چہ بخود نپسند
بدیگران مپسند ٣٧ کار بی دانش و تدبیر مکن ٣٨ نا آموختہ استادی مکن ٣٩ با زن و کودک راز مگوئی ہر چیز
کسان را مدہ ٤٠ از مداحان چشم وفا مدار ٤١ بی اندیشہ در کار مشو ٤٢ نا کردہ را کردہ مشمر ٤٣ کار امروز
بفردا مفکن ٤٤ با بزرگتر از خود مزاح مکن ٤٥ با مردم بزرگ سخن دراز مگوی ٤٦ عوام الناس را
گستاخ مساز ٤٧ حاجتمند را نومید مکن ٤٨ از جنگ گذشتہ یاد مکن ٤٩ خیر کسان بخیر خود مدان

میان مردم ۵۰ نان خود را بدوست و دشمن خود مشناسی (؟) ۵۱ خویشاوندی از خویشاوندان مبر ۵۲ کسانرا که نیک باشند بغیبت یاد کن ۵۳ بخود منگر
۵۴ جماعت که ایستاده باشد تو نیز موافقت بهم کن ۵۵ انگشتان بهم مگذران ۵۶ در پیش مردم خلال دندان مکن ۵۷ آب دهن و بینی و آواز بلند
۵۸ در نیاره (؟) و جست دهن ۵۹ بروی مردم کاهلی مکن ۶۰ انگشت در بینی مکن ۶۱ سخن هزل آمیخته مگوی ۶۲ مردم را پیش مردم خجل مکن ۶۳
بچشم و ابرو مکن ۶۴ سخن گفته دیگر تا بر مخواه ۶۵ از سخن که خنده آید حذر کن ۶۶ ثنای خود و اهل خود پیش کس مگوی ۶۷ خود را چون
زنان میارای ۶۸ هرگز مراد فرزندان مباش ۶۹ زبان نگاهدار ۷۰ در وقت سخن دست مجنبان ۷۱ همه کس را پاس دار ۷۲ به ابد
کسان همنشین مشو ۷۳ مرده را به بدی یاد مکن که سود ندارد ۷۴ تا توانی جنگ و خصومت مساز ۷۵ قوت آنهای (؟) مباش ۷۶
از مردم کس را جز بصلاح گمان مبر ۷۷ نان خود را سفرهٔ دیگر مخور ۷۸ در کارها تعجیل مکن ۷۹ برای دنیا خود را در رنج مفکن ۸۰
هر که خود را بشناسد او را بشناس ۸۱ در حالت غضب سخن فهمیده گوی ۸۲ باستین آب بینی پاک مکن ۸۳ بوقت بر آمدن آفتاب
۸۴ پیش مردم مخور ۸۵ از بزرگان براه پیش مرو ۸۶ در میان سخن مردم میا ۸۷ پیش سر بزانو منه ۸۸ چپ و راست منگر
بلکه نظر سوی زمین بدار ۸۹ اگر توانی بر ستور برهنه سوار مشو ۹۰ پیش مهمان بکسی خشم مکن ۹۱ مهمان را بکار مفرمای ۹۲
با دیوانه و مست سخن مگوی ۹۳ با فارغان و اوباشان بر سر محله ها منشین ۹۴ بهر سود و زیان آبروی خود مریز
۹۵ فضول و متکبر مباش ۹۶ خصومت مردم بخویش مگیر ۹۷ از جنگ و فتنه برکران باش ۹۸ ... کار و درشتی
و درم مباش ۹۹ مراعات کن چندانکه خود را خوار نسازی ۱۰۰ فروتن باش و زندگانی کن بخدای تعالی بصدق و ب
بنفس با خلق بانصاف و بزرگان بخدمت بخردان بشفقت بدرویشان بسخاوت بدوستان و یاران بنصیحت بدشمنان بحلم بجاهلان
بخاموشی بعالمان بتواضع ... کسی طمع مکن و چون پیش آید منع مکن لیکن جمع مکن ... گفت سه هزار کلمه در نصیحت شنیدم سه از آن
برگزیده ام ... خدای تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش کن ... اند خاموشی هفت خاصیت دارد زینت است
بی پیرایه هیبت بی سلطنت عبادت بی محنت حصار بی دیوار ... عذر فراغ از کرام کاتبین پوشیدن عیبها ...
خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید ... سینه ها را خاموشی گنجینه گوهر کند ... یاد دارم از صدف این نکته سربسته را ... نقل است که از ...
ز مرده و معنی دارد یکی آنکه از مردی بر نی آید دوم آنکه مرد از مردی بر نی آید

فصل تیسری بیچ بیان اعمال کی کہ منقول ہین حضرت شاہ ولی اللہ محدث
رحمۃ اللہ سے فرمایا جناب ممدوح نے کہ وصیت کی مجکو میری والد بزرگوار یعنی حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ نے ساتھ مداومت یا مغنی کی ہر بعد نماز
گیارہ بار اور ساتھ مداومت سورۂ مزمل کی چالیس بار اور اگر چالیس نہو سکی تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ تو دو وظیفے مجرب ہیں واسطے غنای قلبی
اور ظاہری کی اور وصیت کی مجکو ساتھ ہمیشہ پڑھنی درود شریف کی اور فرمایا کہ بسبب درود کی پایا میں جو کچھ کہ پایا اور سنا میں نے وسی کہ فرماتی تھی
جب آوی تیری پاس کوئی شخص کہ دکھتی ہو داڑھ اوسکی یا سر اوسکا یا پیچ کا درد رکھتا ہو تو لی ایک تختہ پاک اور بچھا اوسپر ریت اور رکھ
اوسپر لوہے کی میخ سی ابجد ہوز حطی بعد ازان ورسی گا میخ حرف الف پر اور پڑھ سورۂ فاتحہ ایکبار اس حال میں کہ دھرے دوالا ہو
انگلی اپنی درد کی جگہہ پر تو ... پوچھ اوس سی کہ آیا شفا پائی تو اگر اوس نی کہا کہ شفا پائی فبہا و الا پھر میخ رکھ حرف ب پر پڑھ
سورۂ فاتحہ دو بار اور پوچھ اوس سی مانند پہلی بار کی پس اگر شفا پائی فبہا والا پھر رکھ ج پر اور پڑھ سورۂ فاتحہ تین بار اور اسی طرح کرتا جا
نہیں پہنچیگا تو آخر حرف تک مگر کہ شفا دیگا اوسکو اللہ تعالی اور جب درپیش آوی تجکو حاجت یا تیرا کوئی سفر کو گیا ہو اور نہ چاہتا ہو تو

کاروی دو سلامت مطلب ہیہ ہو کہ اگر کوئی بیمار ہو اور چاہی کہ شفا دیوی اوسکو اللہ تعالیٰ یٰسین و سورہ فاتحہ اکتالیس بار
درمیان سنت فجر اور فرض فجر کی اور جسکو کاٹی کتا دیوانہ اور خوف ہو اوسکی ہلاک ہونیکا پس لکھے اسکی لیے یہہ آیت روٹی کے
چالیس ٹکڑون پر اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا اور کہلاوے اوسکو کہانا ہر روز ایک ٹکڑا اور جو کوئی ہمیشہ
سورۂ واقعہ ہر شب نہیں پہنچیگا اوسکو فاقہ اور جو کوئی پڑھی وقت سونی کی اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ آخر سورۂ کہف تک
اور دعا کری اللہ تعالیٰ سی یہہ کہ جگا دی اوسکو اوس وقت میں کہ ارادہ کری جاگنی کا اوسمیں تو جگا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ
اوسی وقت میں اور لکھے اس تعویذ کو اور ڈال لڑکی کی گل میں نگہبانی کریگا اوسکی اللہ تعالیٰ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِأَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
اور یہہ دعا سبب ہر بلا کی ہی برائت سی پڑھے اوسکو صبح اور شام بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ
إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور جو کوئی خوفناک ہو حاکم سی تو کہیعص حمعسق پڑھے
اس طرح پر کہ اوپر ہر حرف کہیعص کے ایک ایک انگلی اپنی ہاتھ کی بند کری اور پھر حمعسق پڑھے اس طرح
کہ ہر حرف حمعسق پر ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کری پھر جب اوسکی سامنی جاوی تو دونو ہاتھ کہولدی اور چہہ
آیتیں قرآن کی کہ اون کو آیات شفا کہتی ہیں لکھی جاوی اوسکو بیمار کی لیے ایک باسن میں پھر پانی سی دہو کر پلا دی وَيَشْفِ
صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ
منقول ہی شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ سی کہ بیٹا اونکا گرفتار مرض شدید ہوا کہ قریب مرگ پہنچا اونکو نہایت درد ہوا
کہا اونہون نی کہ پس دیکہا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس شکوہ کیا میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی بیٹی
کی بیماری کا پس فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی یعنی کیون غافل ہی اونسی پھر جاگا میں پس سوچا میں اونکو پس
وہ چہہ جگہہ آئیں کتاب اللہ میں وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ الخ کہا اونہون نی کہ پس لکہا میں اونکو پھر دہلایا میں اونکو ساتھ
پانی کی اور پلایا میں نی اوسکو پس ایسا ہو گیا جیسی اونٹ کھولا جاتا ہی رسی سی یعنی بالکل اچھا ہو گیا اور مروی ہی [illegible] زمان میں یہہ
[illegible] میں لکھا ہی اور تینتیس آیتیں نفع دیتی ہیں جادو سی اور پناہ ہوتی ہیں شیطان اور چورون اور درندون سی چار آیتیں
اول سورۂ بقرہ کی اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتیں بعد اوسکی خالدون تک اور تین آیتیں آخر سورۂ کی اور تین آیتیں سورۂ اعراف کی إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ سے
مُحْسِنِينَ تک اور آخر سورۂ بنی اسرائیل کا قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ الخ اور دس آیتیں اول صافات کی لَازِبٍ تک
اور دو آیتیں سورۂ الرحمن کی يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ سے فَلَا تَنْتَصِرَانِ اور آخر سورۂ حشر کا لَوْ أَنْزَلْنَا تا آخر اور دو آیتیں

قل اوحی کی انہ تعالی جد ربنا سی لفظ شططا تک پس یہہ آیتین ہین کہ نام رکہا گیا ہی انکا سی [illegible] آیت آور والد بزرگوار
میری زیادہ کرلی تہی پر الحمد آور قل یا ایہا الکافرون آور قل ہو اللہ آور قل اعوذ برب الفلق آور قل اعوذ برب الناس
آور سورہ جن اول سی لفظ شططا تک آور جب ظاہر ہو مرض چیچک کا تو لی ڈورا نیلا اور پڑہی سورہ الرحمن اور جب
فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہنچی تو گرہ لگاتا جاوی اور دم کرتا جاوی پہر اوس ڈوری کو لڑکی کی گلی مین ڈالدی عافیت دیگا
اوسکو اللہ تعالی اوس مرض سی آور نام اصحاب کہف کی سریانی زبان کی ہین جو یہی سلی ہر علتی سی لٹکتی ہی اور [illegible]
الٰہی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یونس
یونس وکلبہم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر اور جب کچھہ حاجت درپیش ہو تو پڑہے
یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک پس اللہ تعالی روا کریگا حاجت تیری آور واسطی ہونے
حاجات ضروری کی پڑہی چہار رکعتین اسطرح کہ پڑہی پہلی رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کی لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین سو بار اور دوسری رکعت مین
سو بار پڑہی رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اور تیسری رکعت مین سو بار پڑہی وافوض امری
الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد اور چوتہی رکعت مین سو بار پڑہی قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پہر بعد سلام پہیرکے
پڑہی سو بار رب انی مغلوب فانتصر آور جسکو آسیب ہو پڑہی اوسکے بائین کان مین سات بار ولقد
فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب اور اذان بہی دی اوسکی کان مین سات بار اور پڑہے
سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آور آیۃ الکرسی آور سورہ والسماء والطارق آور
اخیر سورہ حشر کا آور سورہ والصافات ساری پس وہ جن جل جاوی گا آور یہہ بہی پڑہی اوسکی کان مین افحسبتم
اخیر سورہ مومنون تک اور یہہ بہی کری کہ پڑہی پاک پانی پر سورہ فاتحہ آور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورہ
جن کی آور چہڑکی اوسکو اوسکی منہہ پر پس وہ افاقہ پاوی گا آور اگر کسی مکان مین آسیب ہو تو چہڑکی اوس پانی کو اوس
مکان کی کونون اور اطراف مین پس نہین رہیگا وہ اوس مکان مین آور اگر آسیب ہو مکان مین آور پتہر پہینکتا ہو تو پڑہے
یہہ آیت انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا چار میخون پر ہر میخ پر پچیس پچیس بار
پہر گاڑ دی اونکو اوس گہر کی چار کونون مین اور نام اصحاب کہف کی بہی لکہی اوس گہر کی دیوارون پر آور بانجہ عورت
کی لیی لکہی آیت ولو ان قرآنا لفظ جمیعا تک ہرنی کی جہلی پر زعفران و گلاب سی اور پہر اوس عورت کی گلی مین ڈال دی اور یہہ
کری کہ پڑہی چالیس لونگون پر ہر ایک پر سات سات بار او کظلمات لفظ نور تک اور وہ عورت ہر روز ایک کہا لیا کری اور
شروع کری کہانا اونکا وقت فارغ ہونی کی غسل حیض سی اور صحبت کرتا رہی اوس عورت سی خاوند اوسکا اون ایام مین
آور جس عورت کا حمل گر پڑتا ہو تو یون کری کہ لیوی ایک ڈورا سرخ برابر قد اوسکی کی اور نو گرہین دی اوسمین اسطرح
کہ دم کرتا جاوی ہر گرہ مین واصبر وما صبرک الا باللہ لفظ محسنون تک آور قل یا ایہا الکافرون آخر تک آور [illegible]
کی لیی لکہی ایک پرچہ کاغذ پر واذا الارض مدت والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اوسکو ایک پاک

کہی ہی پیٹ کر اوس عورت کی انبیر باندہی یس انشاء اللہ تعالی وہ جلد جنی گی آہیا شراہیا اشراہیا والحمد کو
علیہ السلام کی ہی معنی اسکی یہہ ہین کہ ابی ہی زندہ پہلی ہر چیز کی اور ابی زندہ بعد ہر چیز کی کہ الٰہنا اشور اور جس عورت کے
لڑکیان ہی ہوتی ہون اور لڑکا نہوتا ہو تو لکہی پہلی اسکی کہ کمربند پر جب تین مہینی حمل کی ہون زعفران اور گلاب سی آیت
اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ آور لکہی یہہ آیت بہی یاد کریا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا
پہر لکہی بحق مریم و عیسی یا صاحبا طویل العمر بحق محمد و آلہ آور دوسرا عمل اسکی لیی یہہ ہی کہ خط گرد اگرد سی عورت کی پیٹ کی
شمار کیجی اور ہر بار یا متین کہی اور جس عورت کے لڑکا نہ جیتا ہو وہ لیوی اجوائین اور کالی مرچین اور وقت زوال آفتاب کے
روز دوشنبہ کو سورہ والشمس چالیس بار پڑہی اور اوسپر دم کری آور اول و آخر ہر بار درود پڑہی اور اون اجوائین مرچون کو
وہ عورت روز کہایا کری تا چہٹائی دودہ کی کہاتی رہی آور جس بچی کو نظر چڑیل کی ہو جاوی تو وہ خط گرد چہری کی کہینچی اور
آیۃ الکرسی اور یہہ آیتیں پڑہی وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ الخ مجرمون تک وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ
الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پہر کہی اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيْظُ
يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پہر کہڑی کری چہری کو بیچ دائرے مین اور کہی
[illegible] تِلْكَ الْعَاقِبَةُ یعنی جہوٹا ہی اوسکو چڑیل کی لعین پہڑتا لکہی ہی اوسکی نیچی ایک طرف ت کی آفتاب کے
آور جب کوئی کسی نظر لگانی والی کو یا جادوگر کو ای فلانی اور پکاری اوسکو ساتہہ نام اوسی کی وقت لگانی نظر کی یا جادو کرنیکی
یا اوسوقت کہ بیان کری اوس قصی کو تو پڑا اوسکا مالوم ہو جاتا ہی آور جب ثابت ہو نظر تو نظر لگانی والی کا منہہ اور ہاتہہ
اور پاؤن دہوئیں اور ازار کی اندر سی جگہہ بیچ کی ساتہہ پانی کی ایک باسن میں ملادی اور اوسکو اوسپر کہ جسکو نظر لگی ہی
ڈالدی تو فی الفور اچہا ہو جاویگا اور اوسکی لیی کہ جادو ہوا اوسپر اور اوس بیمار کی لیی کہ طبیب اوسکی علاج سی عاجز ہوں سفید
چینی کی باسن میں لکہی اور پانی سی دہو کر پلاوی چالیس روز تک [illegible]
دیکہتا ہوں میں کہ دیکہا مینی اپنی والد بزرگوار کو کہ زیادہ کرلی تہی اسپر سورہ فاتحہ کو اور جسکی چیز کچہہ جاتی رہی ہو پڑہی
یا حفیظ ایک سو بیس بار بغیر زیادتی اور کمی کی پہر پڑہی یہہ آیات يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ
فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ایک سو بیس بار انشاء اللہ تعالی پہر اوس چیز کو اوس تک پہنچا دیگا
آور چور کی پہچاننی کو دو شخص آمنی سامنی بیٹہہ کر ایک بدہنی کلمہ کی اونگلیوں سی پکڑین اور جسکا گمان چور ہونیکا ہو نام اوسکا
اوس بدہنی پر لکہین اور سورہ یٰس اول سی لفظ من المکرمین تک پڑہین پس اگر وہ چور ہوگا تو بدہنی پہرنی لگی گے
اور اگر بدہنی نہ پہری تو اوسکا نام مٹادی اور اور کا نام لکہی آور اسیطرح کریں یہان تک کہ بدہنی پہری کہتا ہوں میں
کہ واجب ہی اوس شخص کو کہ مانند اس عمل کی جب چور پر مطلع ہو تو یقین اوسکی چور ہونیکا نکری اور اوسکی گناہ کو
ظاہر نکری بلکہ دیگر قرائن و علامات کی ہو وی اس لیی کہ یہہ راہ تخمین نشان و علامات کی ہی اسد تعالے

وبانا ہو ولاتنفذ الخ یعنی اور وہ پی گئے ہوا وہی چیز کہ جسکے لئے معلوم نہیں تحقیق سماعت اور بینائی اور دل سرایک وہی سے
پوچھا جاویگا اور اگر پردہ کسی کا پہاڑ کیا جاوے تو سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک کاغذ پر لکھی پھر لکھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ
بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ
فُلَانَۃِ اَضْیَقَ مِنْ حَلْقَۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر لکھی یہ آیتیں او کفلمات لفظ تو تک
وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ
مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر لکھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اس کاغذ کو کسی چیز میں
چھپا کر تاریک گھر میں یا تہ خانہ میں رکھ دی اور اگر چاہی تو کہ حاجت تیری اللہ تعالی بر لاوی تو سورہ فاتحہ پڑہ
اسطرح کہ میم رحیم بسم اللہ کی ساتھ لام الحمد کی وصل کرا در درمیان سنت اور فرض فجر کی پڑہ اور شروع روز اتوار سی کر
اکتالیس بار پڑہ اور دوسری روز ساتھ بار اسیطرح ہر روز دس بار کم کی جاوی تا کہ ساتویں روز دس بار پڑہ جاوی
اور اگر کوئی شخص کسی بلا میں ہو اور چاہی کہ خواب میں راہ نکلنی کی دیکھی پس وضو کری و پاک کپڑی پہنی اور رو بقبلہ
داہنی کروٹ لیٹی اور والشمس اور واللیل اور قل ہو اللہ سات سات بار پڑہی اور ایک روایت میں قل ہو اللہ کی بدلی والتین
سات بار پھر کہی اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ
مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ اِجَابَۃَ دَعْوَتِیْ پس اگر خواب میں دیکھی چیز کو کہ خوش کری اوسکو بہتر ہی ورنہ اسی طرح دوسری شب میں کری
پس اگر خواب میں دیکھی تو بہتر ورنہ تیسری شب میں اسیطرح کری سات راتوں تک یوں ہی کری انشاء اللہ تعالے
معلوم ہو جاویگا تجربہ کیا ہی اسکو ایک جماعت نی بیماری بارہ ہی میں یہ تعویذ کی لیکھ کر اوسکی بازو میں باندہی
بحکم خدای تعالی انکی جلدی چھا ہو جاوی گا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰٓی اُمِّ مِلْدَمٍ
الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَھْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَآ اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَۃً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَھُوْدِیَّۃً فَبِحَقِّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّۃً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ
عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْکُلِیْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃِ لَحْمًا وَّلَا تَشْرَبِیْ لَہٗ دَمًا وَّلَا تَھْشِمِیْ
لَہٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِیْ عَنْہُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْٓئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَاللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیْٓءٌ مِّنْکِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اور پڑہی تپ و پر ہر روز بعد عصر کی سورہ مجادلہ کی
تین بار اور روسطی اوس شخص کی کہ اوسکی خنازیر ہوں بقدر قد بیمار کی تسمیہ بطور ڈوری کی لیوی اور اکتالیس بار اوسمیں لگاوی
اور ہر گرہ میں یہ دعا دم کری بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ
اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ
اللّٰہِ وَکِبْرِیَآءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَھَآءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ

الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما احد اور جس کے بدن پر سرخ باد ظاہر ہو یہ دعا اور آیات بار او سیر پڑہے اور اشارہ
ساتھہ پھیری کی کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اسأل اللہ العظیم الحلیم الکریم
الکبیر الحلیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ ایتھا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء وقال
سلیمان ایتھا الریح اجیبی داعی اللہ ومن لم یجب داعی اللہ فما لہ من مولا وما لہ من ظہیر بسم اللہ وباللہ
التقیت علی اللہ اللہ یکفیک واللہ یشفیک من کل داء یؤذیک ومن کل آفۃ تعتریک لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین
اور جو کوئی شکایت رکہتا ہو بینائی کی طرفسے بعد ہر نماز فرض کی پڑہے فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اور
جسکو مرگی ہو سختی تاپ کی لیوے اور اتوار کی روز اول روز مین بعد نکلنے آفتاب کی کہوری ایکطرف اوسکی یا قہار انت اللہ
لا یطاق انتقامہ اور دوسری طرف تختی کی یا مذل کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل کام ہو تحیح عمل
قول جمیل کی اور سند انکی مولف قول جمیل تک یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تک یون ہی کہ اجازت دی انکی
اس عاجز محمد قطب الدین مولف اس رسالی کو جناب مولانا محمد اسحاق صاحب زادہ اللہ شرفا نی اور اونکو اجازت دی اونکی
نانا بزرگوار حضرت مولوی شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ نے اور اونکو اجازت دی اونکی والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی نی اور یہہ عاجز محمد قطب الدین اجازت دیتا ہی ہر بہائی مسلمان کو کہ جو چاہے اوسکی منتفع ہو واللہ المعین
لکل المتعینین اب سنو ای بہائیو ایک عمل لکہا ہی کہ سب رنج اور بیماریونکو مفید ہی اسپر عمل کرنا چاہیے منقول ابن عباس سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کری استغفار کو کرتا ہی اللہ اوسکی لیے ہر فکر سی کشادگی اور ہر تنگی سی نکلنا
اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سی کہ جہان گمان نہ رکہتا انتہی پس معلوم ہوا کہ استغفار کو تاثیر ہی بیچ رفع فکر اور تنگی کی اور اسکی
کہ اتفاق ہی اہل ملل اور عقلا کی اوپر اس بات کا کہ معاصی اور فساد باعث ہوتی ہین فکر اور غم کی اور تنگی دل اور امراض کی
پس نہین اوپر زوال اسکی سوائی توبہ کی اور استغفار کی کذا فی مواہب اللدنیہ

باب الکراہۃ

یعنی بیچ بیان مکروہ چیزون کی جانا چاہیے کہ نزدیک امام محمد کی ہر مکروہ تحریمی ہی وہ حرام ہی یعنی مانند حرام کی ہی عذاب
ہونی مین ساتھہ دوزخ کی اور مکروہ تنزیہی طرف حلال کی قریب تر ہی اتفاقا اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ
مکروہ تحریمی قریب تر ہی طرف حرام کی او صحیح اور مختار یہی ہی اور نسبت مکروہ تحریمی کی بیچ بدعت اور شبہہ پس نسبت
مکروہ تحریمی کی طرف حرام کی مانند نسبت واجب کی ہی طرف فرض کی پس ثابت ہوتا ہی مکروہ تحریمی ساتھہ اوس چیز کی کہ ثابت
ہوتا ہی ساتھہ اوسکی واجب یعنی ساتھہ دلیل ظنی کی آیات واحادیث سی اور گنہگار ہوتا ہی اسکی ارتکاب سی جیسے کہ گنہگار ہوتا ہی
ساتھہ ترک کرنی واجب کی اور مثل واجب کی ہی گناہ مین ساتھہ ترک کرنی کی سنت مؤکدہ اور زیلعی مین لکہا ہی کہ تارک سنت
مستحق عذاب دوزخ کا نہین ہوتا بلکہ محروم رہتا ہی شفاعت نبی مختار سی صلی اللہ علیہ وسلم پس ترک کرنا سنت کا قریب
حرام کی ہی نہ حرام انتہی **فصل** بیچ بیان کہانی اور پینی کی مسئلہ فرض ہی کہانا اور پینا اسقدر کہ دفع کری ہلاکت کو
اور اگر حلال کہانا پینا بہم نہ پہنچی اور نزدیک ہو بہوک کی مرجانا ہو تو اس صورت مین حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہی اور مستحب ہی

مستحب ہی اسقدر کہ بسبب اوسکی نماز کہڑی ہوکر پڑہ سکی اور سہل ہوا وسپر روزہ اور منفعت مین ہی کہ فرض اسقدر ہی کہ بچ
کر ہی ہلاکت کو اور بسبب اوسکی نماز کہڑی ہوکر پڑہ سکی انتہی آمد مباح ہی پیٹ بہر کر کہانا پینا و سیلی زیادہ نی قوت کی اور حرام
ہی زیادہ اسی سی اور زیادہ اس سی وہ ہی کہ ظن غالب ہو کہانی والی کو کہ یہہ معدہ میرا فاسد کر دیگا پس اس طرح کہانا پینا
حرام ہی مگر یہہ کہ باین ارادہ کہاوی اسقدر کہ قوت ہو کل کی روزہ رکہنی کی یا تا کہ نہ جیا کری مہمان اوسکا یا اور اسکی
مانند تو حرام نہین اور نہین جائز ریاضت ساتہہ کم کہانی کی یہان تک کہ ضعیف ہو جاوی ادای عبادت سی اور جو کوئی
بہکا دی مردار حالت مخمصہ مین یا روزہ رکہی اور نہ کہاوی یہان تک کہ مر جاوی تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کے
کہ دوا نکی یہان تک کہ مر گیا یعنی اس صورت مین گنہگار نہین ہوئیگا مسئلہ نہین مضایقہ اقسام میوہ کی کہانیکا اور ترک کرنا اوسکا
افضل ہی اور بلا ضرورت کئی طرح کی کہانا نہ کہانیکا اسراف ہی اور اسیطرح اسراف ہی رکہنا روٹی کا دسترخوان پر زیادہ حاجت سے مسئلہ مکروہ
پونچہنا انگلیون کا یا چہریکا ہو ہونٹہ سی اور رکہنا نمکدان کا روٹی پر مسئلہ سنت کہانی کی یہہ ہی کہ بسم اللہ کہکر کہانا شروع کری اور
بعد کہانا چکنی کی حمد کری اللہ تعالی کی اور دہووی دونو ہاتہہ پہلی ہی کہانی کی اور بعد بہی کہانیکی پہلی جو ہاتہہ دہلاوی تو اول
جوانون کی دہلاوی اور بعد کہانیکی اول بڈہون کی دہلاوی مسئلہ مکروہ ہی گوشت گدہونکا سوای گورخر کی اور پیشاب گدہونکی
اور اونٹونکا اور دودہ گدہی کا اور دودہ اور گوشت جلالہ کا کذا فی الدر اور زیلعی مین لکہا ہی کہ نہ کہائی جاوی جلالہ
اور نہ پیا جاوی دودہ اوسکا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اسکی کہانی سی اور پینی دودہ اوسکی سی اور جلالہ
اوس جانور کو کہتی ہین جسکی عادت ہو اوسکی کہانی مردار اور نجاست کی پس اگر وہ نری نجاست اور مردار ہی کہاتا ہی اور کچہہ نہین کہاتا
تو اوسکا گوشت متغیر یعنی بدبودار ہو جاتا ہی اگر اوسکو بند رکہتی ہین یہان تک کہ جاتی رہتی ہی بدبو اوسکی تو کہانا اوسکا حلال
ہوتا ہی اور اندازہ کی گئی ہی مدت اوسکی بند رکہنی کی اسطرح کہ ایک مہینا اونٹ کی لیی اور بیس دن گائی کی لیی اور دس دن بکری کی لیی
اور تین دن مرغی کی لیی یعنی اتنی دن بند رکہی اور نجاست نہ کہانی دی تو بدبو جاتی رہتی ہی اوسکی گوشت مین سی اور کہانا اوسکا حلال ہو جاتا ہی
اور اگر وہ نجاست خور ایسا ہو کہ نجاست اور مردار بہی کہاتا ہو اور اور بہی کچہہ کہاتا ہو کہ بدبودار نہو گوشت اوسکا تو نہین مضایقہ ہی
اوسکی کہانیکا اور نہ دودہ پینیکا یعنی بغیر بند رکہنی کی چنانچہ اسی لیی حلال ہی کہانا اوس بکری کی بچی کا کہ پرورش کیا گیا ساتہہ دودہ سور کے
اس لیی کہ گوشت اوسکا نہین متغیر ہوتا اور جو کچہہ کہاتا ہی ہو جاتا ہی مستہلک نہین باقی رہتا اثر اوسکا اور بنابر اسکی کہا ہی علمانی کہ نہین
مضایقہ ہی مرغی کی کہانیکا اس لیی کہ وہ سوای نجاست کی اور بہی کچہہ کہالیتی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہاتی تہی مرغی اور یہہ نہین روایت کیا گیا ہی کہ اوسکو تین روز بند کر لی تہی پس اسکا بند کرنا بطریق تنزہ کی ہی نہ یہہ کہ شرط ہی انتہی
اور فتوی اسپر ہی کہ گوشت گہوڑیکا حرام نہین اور اوسکی دودہ پینی کا ہی کچہہ مضایقہ نہین مسئلہ اگر پلایا جاوی شراب وہ جانور
کہ کہایا جاتا ہی گوشت اوسکا پہر ذبح کیا جاوی اوسیوقت تو حلال ہی کہانا اوسکا لیکن مکروہ ہی مسئلہ مکروہ ہی کہانا اور پینا
اور تیل لگانا اور خوشبو لگانی سونی اور چاندی کی برتن مین مرد اور عورت کی لیی اور اسیطرح مکروہ ہی کہانا سونی اور چاندی کی
چمچی سی اور سرمہ لگانا سلائی اور سرمہ دانی سی اور اسیطرح آئینہ اور آرسی اور قلم اور دوات اور اسکی مانند سونی چاندی کی
استعمال کرنا اور مراد مکروہ سی حرام ہی اور حرمت سونی چاندی کی باسن وغیرہ استعمال کرنیکی اس حدیث سی سمجہی گئی کہ فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پیتا ہی باسن سونے اور چاندی کی سو بات یہی ہی کہ غٹ غٹ کرتا ہی بیچ پیٹ اپنے کے آگ دوزخ کی
توضیح ہی اور تیل وغیرہ کی استعمال کرنے کو اسیر قیاس کیا اسلیے کہ وہ بھی اسی کی حکم میں ہی اور فتاوی عالمگیری میں
لکھا ہی کہ مکروہ ہی تیل لگانا چاندی کی باسن میں اسطرح کہ وہ ہی یہ کہ تیل ڈالی اوسمیں پھر اوس سے تیل اپنی بدن پر لگاوی یا اپنی سر
یا داڑھی کو اور ہی مسئلہ مکروہ ہی کہانا بیچ تانبے یا پیتل کی اور افضل مٹی کا باسن ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی بناوی اپنی گھر کی باسن مٹی کی زیارت کرتے ہیں اوسکے فرشتے اور نہیں مکروہ ہی استعمال کرنا بلور کی اور شیشہ
اور عقیق اور بلور و عقیق کی باسن کا اور امام شافعی کی نزدیک انکا بھی استعمال مکروہ ہی مسئلہ حلال ہی کہانا پینا
باسن منقش سے یعنی جسمیں نقش وغیرہ چاندی کی جڑی ہوں کہ پگھلا لینے سے چاندی الگ ہو جاوی اور حلال ہی
سوار ہونا زین منقش پر اور بیٹھنا کرسی منقش پر لیکن بشرطیکہ منہ نہ لگاوی جگہہ چاندی کی اور نہ بیٹھے
اور اسیطرح سے حلال ہی کرسی اور باسن مضبب یعنی جسکے کنارے سونے اور چاندی کی پتری لگی ہوں اور حلال ہی انکا
ملقمہ منقش اور مضبب بنانا جیسے کہ اگر سونے یا چاندی کی میخین وغیرہ جڑی ہوں اور استعمال تلوار اور چھری کا
یعنی اوسکی پیالی پر لگام یا رکاب کی اور نہ رکھی ہاتھ اپنا جگہہ سونے اور چاندی کی تو جائز ہی اور اسیطرح
ہی لکھا اگر کرسی پر ساتھہ سونے یا چاندی کے اور امام ابو یوسف کی نزدیک یہ سب مکروہ ہی اور یہ جو اختلاف ہی
اوس سونے چاندی کی ہی کہ جدی جدا ہو جاوین پگھلانے سے یعنی منقش میں ہوتا ہی پس ملمع کہ نہیں جدا ہوتا ہی اوسکا
رد کرنا نہیں بالاجماع مسئلہ اگر کسی نے بہیجا نوکر یا غلام مجوسی کو گوشت لانے کی لیے پس وہ خرید کر گوشت لایا
کہ خریدا ہی میں نے اسکو کتابی سے یعنی یہودی یا نصرانی یا مسلمان سے تو جائز ہی کہانا اوسکا اسلیے کہ قول کافر کا
مقبول ہی معاملات میں مانند وغیرہ کی اور اگر وہ کہے کہ خریدا ہی میں نے اسکو مجوسی سے تو حرام ہی کہانا اوسکا
قبول کیا جاوی قول مملوک کا اگرچہ عورت ہو اور قول لڑکی کا بیچ تحفہ بہیجنی کی اور اذن کی یعنی یہ کہ بھیجا اور
ساتھہ تجارت کی یا داخل ہونی کی گھر میں مثلا اور معتمد کیا ہی اسکو سراج میں ساتھہ اسکی کہ جب غالب ہو اوسکی رای
صدق اوسکا پس اگر خریدا چھوٹی لڑکی نے مانند صابون اور اشنان کی چیز تھوڑی سی اور نہ ہی ساتھہ حنفی اوسکی اور اگر
خریدا مانند انگور اور حلوی کی نہ چاہئے لینا اسلیے کہ بغالب حال جھلاتا ہی وہ اسکو کیونکہ اکثر ایسی چیزوں کی خرید و فروخت
لڑکوں کو اجازت نہیں ہوا کرتی بخلاف صابون وغیرہ کی کہ اسکی اجازت ہو لی ہی اور قبول کیا جاوی
قول فاسق اور کافر اور غلام کا معاملات میں بسبب بہت واقع ہونی معاملات کی جیسی کہ اگر خبر دی
کہ میں وکیل ہوں فلانی کا اس چیز کی بیچنی میں تو جائز ہی خریدنا اوس سے اگر غالب ہو رای پر صدق اوسکا
اور شرط کی گئی ہی عدالت امور دینیہ میں کہ جو درمیان بندی اور رب کی ہی مانند خبر دینے کی نجاست پانی کی
پس تیمم کری اور وضو نکری اگر خبر دی ساتھہ نجاست کی مسلمان عادل یعنی جو کہ باز رہتا ہو ان چیزوں سے
کہ اعتقاد رکہتا ہی انکی حرمت کا اگرچہ غلام ہو یا لونڈی ہو اور تحری کری یعنی سوچی بیچ خبر دینی فاسق اور مستور الحال
کی ساتھہ نجاست پانی کی پھر عمل کری اوپر ظن غالب کے اور اگر رہا وہی پانی پہر تیمم کری بیچ اس صورت کے

کہ غالب ہو اسکی رای پر صدق اوسکا اور اگر وضو کری پہر تیمم کری جبکہ غالب ہو اوسکی رای پر کذب اوس خبر دینی والی
اور کافر جبکہ ظن غالب ہو صدق اوسکی کا تو بہا دینا اوس پانی کا اچہا یعنی اولی ہی اور اگر تیمم کری بہلی
بہا دینی پانی کی تو نہیں جائز ہو گا تیمم اوسکا بخلاف خبر فاسق کی اس لیی کہ اسمین صلاح فی الجملہ ہوتی ہی
بخلاف کافر کی کہ وہ بالکل صلاح نہیں رکہتا اور اگر خبر دوی ایک عدل ساتہہ طہارت پانی کی اور ایک عدل
ساتہہ نجاست اوسکی کی تو حکم کیا جاوی گا ساتہہ طہارت اوسکی کی بخلاف ذبیحہ کی اور اعتبار کیا جاویگا
غلبی کا بیچ باسنون پاک اور نجس اور جانور ذبح کیی ہوئون اور مردار کی یعنی اگر معلوم ہو کہ ان باسنون مین باسن
پاک بہی ہین اور نجس بہی یا ان جانورون مین ذبح کیی ہوئی بہی ہین اور مردار بہی تو اعتبار اکثر کا ہوگا یعنی
اگر پاک باسن یا جانور ذبح کیی ہوئی زیادہ ہون مثلاً سو باسنون مین ساٹہہ پاک ہین اور چالیس نجس یا سو جانورون مین
ساٹہہ ذبح کیی ہوئی ہین اور چالیس مردار تو تحری کری یعنی سوچ کر پاک کو جدا کر لی اور اگر ناپاک یا مردار زیادہ
ہون یا برابر ہون تو نہ تحری کری مگر پیاسا ہو تو اس صورت مین بہی تحری کری اور پی لی اور کپڑون مین مطلق
تحری کری یعنی خواہ پاک زیادہ ہون خواہ نجس زیادہ ہون تحری کر کر پاک جدا کر لی مسئلہ کپڑا جبکہ ایسا نجس ہو
کہ اوس سی نماز پڑہنی نہ درست ہو تو نہیں جائز پہننا اوسکا غیر حالت نماز مین بہی مگر جبکہ نہ پاوی سوا اوسکی
اور کپڑا تو پہننا اوسکا جائز ہی یہہ مسئلہ نصاب الاحتساب کی باب الاحتساب فی الثیاب مین ہی اور درمختار
کی باب شروط الصلوٰۃ مین لکہا ہی کہ جائز ہی پہننا نجس کپڑی کا غیر نماز مین مسئلہ اگر کوئی دعوت کیا جاوی اور
پاوی وہان کوئی کہیل یا غنا یعنی راگ اور اوسکو پہلی سی معلوم نہ تہا ہو تو اوسکا تو بیٹہہ جاوی اور کہاوی کہیل
وغیرہ اوس مکان مین ہو اور اگر دسترخوان پر ہو تو نہیں لائق ہی بیٹہنا بلکہ نکل آوی اعراض کر کر بموجب
قول اللہ تعالیٰ کی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ پہر اگر مکان مین تہا کہو وغیرہ اور یہہ بات ہوا ایسی
قادر ہو منع کرنی پر منع کری اور اگر نہ قادر ہو صبر کری اگر نہ ہو مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور نہ قادر منع کی پر تو نہیں
نکل آوی اور نہ بیٹہی اس لیی کہ اسمین عیب لگتا ہی دین کو اور اگر مہمان کو پہلی سی معلوم ہو کہ وہان کہیل وغیرہ ہی تو نہ جاوی خواہ
برابر ہی کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اس لیی کہ حق دعوت کا لازم ہوتا ہی حاضر ہونی کی بعد نہ پہلی اوسکی اور اس سی بہی معلوم ہوا کہ جتنی آلات
لہو کی ہین یعنی باجی وغیرہ حرام ہین اور آلات لہو وہ ہی جو الگ ہوئی بغیر اذن اونکی کی اور منع کری منکر اگر کہا ابن مسعود نے
کہ آواز باجون کی اور راگ کی اوگاتی ہی نفاق کو دلمین جیسی اوگاتا ہی پانی گہانس کو اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ سننا
باجون کی آواز کا حرام ہی بسبب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سننا باجون کا معصیت ہے اور بیٹہنا اوسپر فسق ہے
اور لذت حاصل کرنا ساتہہ اوسکی کفر ہی یعنی کفران نعمت ہی اس لیی کہ اللہ تعالیٰ نی عضو دیی ہین عبادت کی لیی پس
جو خرچ کری اونکو غیر عبادت مین صرف کرنا اونکو کفران نعمت ہی نہ شکر پس واجب ہی کہ پرہیز کری تاکہ نہ سنی

دوسری بیچ بیان
لباس کی مسئلہ ایک لباس تو فرض ہی اور وہ اسقدر ہی کہ ستر اوس سی ڈہنپ جاوی اور دفع کری سردی
اور گرمی کو اور اولیٰ یہہ ہی کہ ہو سوت کا یا کتان کا اور سط کی درجی مین نہ بہت اچہا

اور نہ بہت بڑا اور ایک لباس مستحب ہی وہ یہہ ہی کہ زائد جو لباس مذکور سی اوسی پہنی برنیت زینت اور اظہار نعمت الٰہی کی
اور ایک لباس مباح ہی وہ یہہ ہی کہ پہنی کپڑا اچھا واسطی زینت کی اور ایک مکروہ ہی وہ یہہ ہی کہ پہنی واسطی تکبر کی
اور مستحب ہی کہ جو لباس سفید یا سیاہ اور سنت ہی لٹکانا دستار کی سرکا درمیان دونو مونڈہوں کی بقدر ایک
بالشت کی اور بعضون نی کہا بقدر ایک ہاتھہ کی اور بعضون نی کہا بیٹھنی کی جگہہ تک اور جب ارادہ کری ازسرنو
دستار باندہنی کا تو کھولی اوسکو جیسی باندہا تہا یعنی ایک ایک پیچ مسئلہ حرام ہی پہننا مرد کو حریر یعنی ریشمی کپڑیکا
اگرچہ حائل ہو اوسمین اور اوسکی بدن میں اور کوئی کپڑا اور لڑائی مین بہی مرد کو ریشمی کپڑیکا پہننا حرام ہی امام اعظم رح
کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک درست ہی اور ریشمی کپڑا پہننا عورتوں کو نہین حرام مرد کو حرام ہی مگر چہار
انگشت کی مانند سنجاف کپڑی کی جائز ہی اور ظاہر مذہب شرح کر یا متفرق کا ہی اگرچہ عمامہ مین ہو اور بعضون نی
کہا کہ اگر عمامہ میں دو جگہہ یا زیادہ علم ہوں تو جمع کیجاوین اور اسیطرح حلال ہی سنہری یا رنگیلی کا اسقدر چار
مسئلہ نہیں مضایقہ اوس کپڑیکا کہ تانا اوسکا ریشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا ہو اور اگر تانا غیر ریشم کا ہو اور بانا
ریشم کا تو نہیں درست مگر لڑائی مین درست ہی بشرطیکہ صفت ہو کہ سبب اوسکی دشمن سی بچ سکی اور اگر باریک
ہو تو حرام ہی بالاجماع مسئلہ مکروہ ہی ازار بند ریشم کا ڈالنا ازار مین اور اسیطرح مکروہ ہی ٹوپی حریر کی اگرچہ ہووی نیچی
عمامہ کی اور مکروہ ہی تہیلی یا تلوار ریشمی لٹکانا اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ ریشمی زخم کی مسئلہ ایسا ہی تہا
لبی باندہنا دستار دراز کا اور پہننا کپڑوں فراخ کا اور نہیں مضایقہ ساتہہ باندہنی سیاہ ریشمی کپڑی کی آنکھوں پر
بسبب عذر کی جیسی رمد وغیرہ کی مسئلہ نہیں مضایقہ ساتہہ لگانی گہنڈیوں اور حلقی ایسی دستہ ریشمی یا سنہری
یا رنگیلی کی مسئلہ حلال ہی ریشمی کپڑی کا تکیہ لگانا اور بچھانا اوسکا اور سونا اوسپر اور کہا صاحبین اور امام شافعی
اور مالک نی کہ یہہ حرام ہی اور یہی صحیح ہی جیسی کہ مواہب الرحمن میں ہی اور بیٹہنا چاندی پر حرام ہی بالاجماع مسئلہ
اگر بانی مین ریشم اور غیر ریشم ملا ہو تو ظاہر یہہ ہی کہ اعتبار غالب کا ہی اور اگر کپڑی مین بچائی گئی ہو ریشم بطور حشو
تو نہیں مضایقہ اوسکا مسئلہ مکروہ ہی پہننا کسمی اور زعفرانی اور سرخ اور زرد رنگ کا مردوں کو نہ عورتوں کو اور
نہیں مضایقہ عورتوں کی پہننی کا مسئلہ نہیں جائز مردوں کو زیور پہننا سونی اور چاندی کا مگر انگشتری مہر کی
اور منطقہ اور زیور تلوار کا یعنی تمغا وغیرہ چاندی کی جائز ہین اگر نہ ارادہ کری تزئین کا اور مجتبی میں لکہا ہی
کہ نہیں حلال استعمال کرنا مہر کا کہ وسط اوسکا حریر کا ہو اور بعضوں نی کہا کہ حلال ہی حکم نہ پہنی عوض اوسکا جائز ہی
اور اسمین بہہ بہی ہی کہ نہیں مکروہ مگر بدن میں حلقہ لوہی اور تانبی اور پیتل کا مسئلہ نہیں مہر مگر چاندی کی پس حرام ہی
غیر چاندی کی خواہ سونی کی ہو خواہ لوہی کی خواہ پیتل کی خواہ پتہر کی خواہ ہڈی کی خواہ شیشی کی خواہ اور چیز کی پس
جسقدر ہوئی کراہت ان چیزوں کی جو حریشی کی تو ثابت ہوئی کراہت انکی مہر بنانی کی اور بنانی کی بیچی کہا ہی
اشبات ہی اس چیز کہ نہیں جائز اور جو چیز کہ باعث ہو امر ناجائز کی وہ نہیں جائز اور اعتبار اسمین چاندی کی حلقی کا ہی
نہ نگینہ کا پس جائز ہی نگینہ پتہر اور عقیق اور یاقوت وغیرہ کا اور حلال ہی بیچ لگانی سونی کی بیچ سوراخ نگینی کی اور

اور مہر اس طرح پہنی کہ نگینہ ہتیلی کیطرف رہے اور نقل کیا سید نووی سے کہ اجماع ہے علما کا اسپر کہ مہر پہننی دونوں ہاتہوں مین جائز ہے لیکن اختلاف فضیلت مین ہے کہ بعضون کی نزدیک داہنے ہاتہہ مین پہننی افضل ہے اور بعضون کی نزدیک بائین ہاتہہ مین اور کہدوا وے اوسمین نام اپنا یا نام اللہ تعالی کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی اور نہ محمد رسول اللہ اور نہ زیادہ ہو ایک مثقال سے یعنی ساڑہے چار ماشے سے اور افضل ہے نہ پہننا مہر کا سوای سلطان اور قاضی اور اوس شخص کی کہ اوسکو کام پڑتا ہے مہر سے مانند متولی وغیرہ کی **مسئلہ** نہ باندہے دانت سونے کی تار سے بلکہ چاندی کی تار سے باندہے اور ناک دونون چیزون کی بنانی جائز ہے **مسئلہ** مکروہ ہے لڑکی کو سونا یا ریشمی کپڑا پہنانا یا شراب پلانی اس لیے کہ جو چیز پہننی اور کہانی پینی کی حرام ہے وہ پہنانی اور کہلانی اور پلانی بہی حرام ہے **مسئلہ** نہین مکروہ ہے رومال رکہنا اعضا کے وضو کی پونچہنے کی لیے یا پسینا پونچہنے کی لیے اگر ہو واسطے حاجت کی اور اگر ہو واسطے تکبر کی تو مکروہ ہے **مسئلہ** نہین مکروہ ڈورا باندہ لینا اونگلی پر یا انگوٹہی پر واسطے یاد دلانی کسی چیز کی اور حاصل یہہ کہ جو چیز کرے واسطے تکبر کی تو مکروہ ہے اور جو چیز کرے بنابر حاجت کی تو وہ نہین مکروہ **مسئلہ** مجتبی مین لکہا ہے کہ تعویذ مکروہ وہ ہے کہ ہو بغیر عبارت عربی کی کذا فی الدر اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہے کہ اجماع ہے علما کا اوپر جائز ہونی رقیہ یعنی تعویذ کی وقت جمع ہونی تین شرطونکی ایک تو یہہ کہ ہو ساتہہ کلام الہی اور اسما وصفات اوسکی کی اور دوسری یہہ کہ ہو ساتہہ زبان عربی کی اور تیسری یہہ کہ اعتقاد یہہ ہو کہ تعویذ اثر نہین کرتا بذاتہا بلکہ ساتہہ تقدیر الہی کی انتہی **فصل** تیسری بیچ نظر کرنی اور مانند اوسکی کی **مسئلہ** دیکہے مرد بدن مرد کا اور لڑکی کا کہ پہنچی حد شہوت کو اگرچہ امرد خوبصورت ہو سوای اوس چیز کی کہ نیچی ناف کی ہے گہٹنی کی نیچی تک پس گہٹنا ستر ہے نہ ناف اور جائز ہے دیکہنا ستر اپنی بیوی اور لونڈی کا ایسی لونڈی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے ساتہہ شہوت کی اور بغیر شہوت کی اور اولی نہ دیکہنا اوس کا ہے اس لیے کہ باعث ہوتا ہے نسیان کا اور لونڈیمین جو یہہ قید لگائی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے اس سے نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشرکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودہ کی یا مصاہرت کی پس حکم اونکا مانند اجنبی لونڈی کی ہے اور دیکہے اپنی محرمہ کا سر اور منہہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن مین ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت سے والا نہ دیکہے اور نہ دیکہے طرف پیٹ اور پیٹہہ ان محرمہ کی اگرچہ امن شہوت سے ہو اور نہین مضایقہ اس کا کہ خلوت کرے اور سفر کرے ساتہہ محرمہ کی پس اگر احتیاج پڑے اسکی سوار کرنے کی اور اوتارنی کی تو نہین مضایقہ اسکا کہ چہوئے اوسکو کپڑے پر سے اور پکڑے پیٹ اور پیٹہہ اوسکی نہ اوس جگہ کو کہ نیچی ہے ان دونوں کے بشرطیکہ امن ہو شہوت سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا ازراہ یقین کی یا ظن کی یا شک کی تو اوس سے پرہیز کرے پہر اگر سوار ہو سکے وہ آپسی تو باز رہے مرد اس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کرے مرد ساتہہ کپڑون کی تا کہ نہ پہنچی مرد کو حرارت عورت کی بدن کی اور اگر نیا وے کپڑا تو دفع کرے شہوت کو اپنی بقدر امکان کی اور حکم غیر کی لونڈیکا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کی ہے اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کی جن اعضای مذکورہ کا دیکہنا درست ہے چہونا بہی اونکا درست ہے اگر امن مین ہو شہوت سے آپ بہی اور وہ بہی اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تہی حضرت فاطمہ رض کی سر کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی

اور اگر امن نہ ہو شہوت سی یا شک ہو شہوت کا وسعل انہوں کی بادی کا بس گو یا کہ بوسہ لیا جنت کی چوکھٹ کا
تو نہیں حلال اوسکو نظر کرنا اور چھونا اونکا اور یہ عورت حرہ کا نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر منہہ
اور دونوں ہاتھہ اور دو قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی اگر امن شہوت سی ہو اور اگر خوف
شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کی اور نکاح کی ارادہ
کرنیوالی کو اور اوسکو کہ ارادہ خریداری کا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگی آویگا دیکھنا ان اعضا کا
جائز ہی اگرچہ امن نہو شہوت سی اور نہیں جائز ہی چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سی اگر یہ عورت جوان
اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسکی نہیں آتی یا مرد بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنی پر اور اوسکی نفس پر شہوت سے
تو جائز ہی چھونا ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا بڑھیا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھہ اوسکی اور
خلوت کرنی جبکہ امن ہو اپنی اوپر اور اوسپر اور نہیں تو نہیں اور اشباہ میں لکھا ہی کہ خلوت کرنی اجنبیہ کی ساتھہ
حرام ہی مگر واسطی ملازمت مدیونہ کی کہ بھاگ کر چلی جاوی کہیں یا ہو بڑھیا بدشکل یا ہووی درمیان کوئی حائل
خلوت ساتھہ محرم کی مباح ہی مگر رضاعی بہن اور ساس جوان کی مباح نہیں مسئلہ شرح مختار میں
لکھا ہی کہ نہ سلام کری اجنبیہ سی مگر بڑھیا چھینکی یا سلام کری تو جواب دی اوسکی چھینک کا اور سلام کا
اور اگر بڑھیا نہو تو نہ جواب دی مسئلہ اگر ارادہ کری ایک جاریت کی خریدنی کا تو جائز ہی چھونا اوسکی
اون اعضا کا کہ حلال ہی دیکھنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہی دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی
لڑکی کا کہ خواہش نہ ہوتی ہو اوسکی مسئلہ جائز ہی طبیب کو دیکھنا طرف جگہ مرض عورت کی داخلی عضو عورت کی
اور لائق ہی طبیب کو کہ سکھا دی ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا اس لیئے کہ نظر جنس کی طرف جنس کی خفیف ہی
پس اگر نہ سکی تو چھپا دی تمام اعضا اوسکی سوای موضع مرض کی پھر دیکھی بقدر ضرورت کی اور جلد بند کرے
اس لیئے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم داید اور حقنہ کرنیوالی کا ہی اور اسی طرح
جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنی مرد کی وقت حقنہ کرنی کی مسئلہ غلام عورت کا مانند اجنبی کی ہی
اوسکی حق میں پس دیکھی منہہ اور ہاتھہ اپنی مالک کی فقط لیکن اوزاعی کہتی ہی اوسکی پاس بغیر اذن کی جاوی اور
نہ سفر کری ساتھہ مالکہ کی لیجانا اور نزدیک مالک اور شافعی کی غلام مانند محرم کی ہی مسئلہ ستر عورت کا نسبت
مسلمان عورت کی مانند ستر مرد کی ہی بہ نسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بھی عورت کا بدن زیر ناف سے گھٹنی تک
دیکھنا درست نہیں اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کی ہی صحیح تر روایت میں پس دیکھی طرف مسلمہ کی
اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ نہیں لائق عورت صالحہ کو یہ کہ دیکھی طرف اوسکی عورت فاجرہ اس لیئے کہ وہ
بیان کری اوسکا آگی مردوں کی پس اوتار دی چادر اپنی آگی اوسکی اسی طرح دیکھی عورت مرد کو مانند دیکھنی
مرد کی مرد کو اگر امن ہو شہوت سی اگر چہ صحیح تر یہ ہی کہ امن نہ رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھی جسم اوسکا
دیکھنا مانند مرد کی مسئلہ بال ہو عورت کی ستر میں بموجب روایت صحیح تر کی مسئلہ جو عضو کہ نہیں جائز ہی دیکھنا اوسکا

پہلی جدا ہونے کی بدن سے نہیں جائز ہے بعد جدا ہونے کی بھی اگرچہ بعد موت کی ہو مانند موئی زیر ناف کی اور عورت کے سر کی بالوں کی اور ہڈی بیچ عورت آزاد مردہ کی اور پنڈلی اوسکی کی اور کترے ہوئے ناخن پاؤں اوسکی کی یا ہاتھ اوسکی کی **مسئلہ** نظر کرنی طرف چاور عورت اجنبیہ کی ساتھ شہوت کی حرام ہے **مسئلہ** بالوں میں بال آدمی کی لگانے یعنی دراز کرنے کی لیے حرام ہیں اپنے بال ہوں یا غیر کی **مسئلہ** خصی اور بدن کٹا ہوا اور مخنث نظر کرنے میں طرف عورت اجنبیہ کی مانند مرد صحیح الاعضا کی ہیں **مسئلہ** جائز ہے عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اوس کی کی اور بیوی سے ساتھ اذن اوس کی کی اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اذن سے

فصل چوتھی بیچ بیان کسب کی **مسئلہ** افضل کسب جہاد ہے پھر تجارت پھر زراعت پھر حرفہ اور کسب کے کئی قسمیں ہیں فرض اور مستحب اور مباح اور حرام کسب فرض تو اسقدر ہے کہ کفایت کرے اوس کی نفس کو اور عیال اوسکی کو اور ادای دین کو اور مستحب وہ ہے کہ زیادہ ہو اس سے تاکہ خبر گیری کرے مسکینوں کی اور اقربا کی اور مباح وہ ہے کہ زیادہ واسطے تجمل کی اور حرام وہ ہے کہ کسب کر کر مال جمع کرے واسطے تفاخر اور تکبر کی اگرچہ ہو وجہ حلال سے **مسئلہ** خرچ کرے مال اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف و تنگی کی **مسئلہ** جو شخص قادر ہو کسب پر لازم ہے اوس کو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہے اوس کو سوال کرنا پس اس صورت میں اگر ترک کرے سوال کو یہانتک کہ مر جاوے گنہگار مریگا اور اگر عاجز ہو سب سے تو فرض ہے اوس شخص پر کہ جانے حال اوسکا یہہ کہ کھلاوے اوسکو یا سفارش کرے اوسکی اوس شخص سے کہ کھلاوے اوسکو **مسئلہ** نہیں جائز قبول کرنا تحفے کا امرای ظالمین سے مگر جبکہ جانے یہہ کہ اکثر مال اوسکا وجہ حلال سے ہے تو قبول کرے

فصل پانچویں بیچ بیان استبراء وغیرہ کی **مسئلہ** جو کوئی مالک ہو لونڈی کا ساتھ خریدنے کے یا ارث وغیرہ کی اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو یا خریدی جاوے غلام سے یا عورت سے یا اوس سے کہ حرام ہے اوسکو صحبت کرنے اوس سے مثلاً اسکی دو دو شریک بہائی سے خریدی جاوے یا لڑکی سے تو حرام ہے اوسکو صحبت کرنی اوس سے اور وہ چیزیں کہ باعث صحبت کے ہیں مانند مساس وغیرہ کی یہانتک کہ استبراء کرے اوس سے ساتھہ ایک حیض کے بیچ اوس عورت کی کہ حیض آتا ہو اوسکو اور ساتھہ ایک مہینے کی بیچ غیر حیض والی کی کہ وہ چھوٹی لڑکی ہے اور آیسہ اور منقطعۃ الحیض اور اگر حیض آجاوے مہینے میں تو باطل ہے کا استبراء ساتھ ایام کی اور اگر مرتفع ہو جاوے حیض اوسکا بسبب اوسکی کہ ہو جاوے طہر اوسکا دراز اور ہو وہ حیض والی تو استبرا کرے اوس کسی ساتھہ دو مہینے اور پانچ دن کی نزدیک محمد کی اور فتوی اسی پر دیا گیا ہے اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو نہ صحبت کرے اوس سے مہینے کی دس دن اول میں اور اگر حاملہ ہو تو استبرا کرے اوس سے ساتھ جننے کی اور باقی مسائل استبراء کی بیان کرنے نہیں گئے اس لیے کہ شرعی لونڈی کہ جسکا استبرا کی جسکی لیے پڑے عدیم الوجود ہے **مسئلہ** مکروہ تحریمی ہے چومنا ہاتھہ یا منہہ اور عضو کسی کا اور اسی طرح مکروہ ہے چومنا عورتوں کو بوسہ لینا عورت کا وقت ملاقات کی یا رخصت کے کذا فی القنیۃ اور خانیہ میں ہے کہ مکروہ جب ہے کہ ہو ساتھہ شہوت کی اور اگر ہو بطریق تبرک یعنی بزرگی کی تو جائز ہے سبکی نزدیک اور کتاب الاختیار میں ہے بعضی علما سے کہ نہیں

مصافحہ ہی چومنی کا جبکہ قصد کری ثواب کا اور دامن ہیں جو شہوت سی مانند بوسہ لینی منہ کا اور رخسار و معیہ کی اور مانند کی
مسئلہ مکروہ ہی معانقہ کرنا ایک تہبند میں اور اگر ہو معانقہ قمیص پر یا جبّی پر تو جائز ہے بلا کراہت بالاجماع
اور صحیح کہا ہی اسکو ہدایہ میں اور متون میں بہی ایسا ہی ہی مسئلہ جائز ہی مصافحہ اسلیے کہ وہ سنت قدیمہ متواترہ ہی اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی مصافحہ کری اپنی بہائی مسلمان سی اور ہلاوی ہاتہہ اوس کا جہڑ جاتی ہین گناہ اوسکی
اور سنت مصافحہ میں یہہ ہی کہ دونو ہاتہونسی کری مسئلہ نہین جائز ہی لیٹنا دو شخصونکو ساتہہ ایک کپڑے میں اگرچہ ہر ایک اونمیں
ایک جانب میں بچہونی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بدن لگاوی مرد مرد سی ایک کپڑے میں اور نہ بدن لگاوی
عورت عورت سی ایک کپڑے میں مسئلہ جب پہنچی لڑکا یا لڑکی دس برس کی عمر کو تو واجب ہی جدا سلانا اوسکو اوسکی بہائی اور
بہن اور ماں اور باپ سی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کرو درمیان اونکی خوابگاہونمیں اور حال اونکا
کہ وہ دس برس کی ہون مسئلہ لڑکا جب پہنچی حد شہوت کو تو مانند مرد جوان کی ہی مسئلہ کہا گیا ہی بیچ منتقی کے اور بڑی عمر
والیکی کہ اگر ختنہ آپ کر سکی تو کر لی والا نہ کرواوی مگر یہہ کہ ممکن ہو تو نکاح کری یا خریدی لونڈی اور اوس سی ختنہ کرواوی
مسئلہ کتاب درر میں ہی کہ نہیں مضایقہ ہی ساتہہ چومنی ہاتہہ مرد عالم کی اور پرہیزگار کی بطریق تبرک کی اور نقل کیا صنف
نے جامع سی کہ نہیں مضایقہ ساتہہ چومنی ہاتہہ حاکم دیندار اور بادشاہ عادل کی اور بعضون نے کہا یہہ سنت ہی کذا
فی المجتبی اور بزازیہ میں ہی کہ چومنا عالم کی سر کا اچہا ہی انتہی اور نہیں رخصت ہی بیچ چومنی ہاتہہ غیر عالم و عادل کی جو
اور محیط میں ہی کہ اسکی اسلام کی تعظیم اور اکرام کی لیی جائز ہی اور واسطی حاصل ہونی دنیا کی مکروہ ہی مسئلہ طلب کیا کسی نی ایک
عالم یا زاہد سی یہہ کہ پہیلاوی طرف اوسکی قدم اپنی اور چومنی دی اوسکو قدم اپنی تو قبول کری اوسکی کہنی کو اور بعضون نے
کہا کہ نہ اجازت دی اوسکی مسئلہ یہہ جو کرتی ہیں جاہل کہ چومتی ہیں ہاتہہ اپنا جسوقت کہ ملتی ہین کسی سی پس یہہ مکروہ ہی
اجازت ہی اسمیں اور چومنا ہاتہہ یار اپنی کا وقت ملنی کی مکروہ ہی اجماعا اور اسیطرح جو جاہل زمین بوسی کرتی ہین آگی علما
و علما کی پس یہہ حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونی والا ساتہہ اوسکی دونو گنہگار ہوتی ہین اسلیے کہ یہہ مشابہ ہوتا ہی بت پرستی
کی اور اگر کوئی کہی کہ آیا کافر ہوتا ہی زمین بوسی سی اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کی یا نہیں ہوتا جواب یہہ دی کہ ہاں
کافر ہوتا ہی اور اگر بطور تحیت کے ہو تو کافر نہیں ہوتا گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہی مسئلہ کتاب ملتقط میں ہے کہ تواضع واسطے
غیر اللہ کی حرام ہی فائدہ کہا گیا ہی بوسہ لینا پانچ طرح پر ہی بوسہ محبت کا واسطی لڑکی کی رخسار پر اور بوسہ رحمت کا
واسطی ماباپ کی سر پر اور بوسہ شفقت کا واسطی بہائی اپنی کی پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا واسطی بیوی اپنی کی یا لونڈی
اپنی کی منہہ پر اور بوسہ تحیت کا مومنین کی لیی ہاتہہ پر اور زیادہ کیی بعضون نی دو بوسی اور دین میں بوسہ حجر اسود کا
اور بوسہ چوکہٹ کعبہ کا مسئلہ چومنا مصحف مجید کا بعضون نی کہا بدعت ہی لیکن روایت کیا گیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کہ وہ لیتی تہی مصحف ہر صبح اور چومتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ یہہ عہد ہی میری رب کا اور فرمان ہی میری رب عز و جل کا
اور حضرت عثمان رضی چومتی مصحف کو اور رکہتی اوسکو اپنی منہہ پر مسئلہ روٹی کی چومنی کو امام شافعی نی لکہا ہی کہ وہ
بدعت مباحہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حسنہ ہی اور کہا علما نی کہ مکروہ ہی دو سرا بوسہ اور آیا ہی کہ نہ کاٹو روٹی کو

بوتی تو ساتھہ چھیری کی اور اکرام کرد اونکا اس لیی کہ اللہ نی بزرگی دی ہی اونکو واللہ اعلم بالصواب **فصل**
بیچ بیان بیع وغیرہ کی **مسئلہ** نہین مضایقہ ہی ساتھہ بیچنی ادر نغع اوٹھانی سرقین یعنی نجاست جانور کی اور امام
شافعی کی نزدیک بیچنا اوسکا درست نہین اور مکروہ ہی بیچنا آدمی کی خالص نجاست کا اور صحیح ہی بیچنا اوسکا
اس حالمین کہ اوسمین مٹی یا راکھہ ملی ہوا اور ہو غالب اور اسی طرح جائز ہی انتفاع ساتھہ نجاست مذکورہ مخلوطہ کی نہ خالص
کی صاحب ہدایہ نی اسی کو صحیح کیا ہی اور ملتقی مین بہی ایسا ہی ہی اور زیلعی وغیرہ نی کہا کہ خالص سی بہی نفع اوٹھانا
درست ہی **مسئلہ** اگر کسی مسلمان کا کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو جائز ہی لی لینا اوسکا اور اگر مسلمان
آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کری تو نہین جائز لینا اوسکا اس لیی کہ بیع اوسکی باطل ہی مگر جبکہ وکیل کر دی وہ کافر کو ساتھہ
بیچنی اوسکی کی تو جائز ہی امام ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک نہین جائز علی ہذا القیاس اگر مری مسلمان اور
چھوڑ جاوی مول شراب کا کہ بیچا ہو اوسکو مسلمان نی تو نہین حلال واسطی وارثون اوسکی کی اور اسی طرح کوئی کسب حرام والا مر جاوی
تو میراث اوسکی حرام مطلق ہی وارثون پر **مسئلہ** جائز ہی سونا چڑہانا مصحف مجید پر اس لیی کہ اسمین تعظیم اوسکی ہی جیسی جائز ہی
منقش کرنا مسجد کو ساتھہ پانی سونی کی اور جائز ہی تعشیر مصحف مجید کی یعنی ہر دس آیت پر لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکھنا اور جائز ہی
اعراب کرنا اسپر اس لیی کہ آسان ہوتا ہی اس سی پڑہنا خصوصاً عجمیو نکو پس مستحسن ہی اور علی ہذا القیاس نہین مضایقہ ہی ساتھہ
لکھنی نام سورتون کی اور شمار آیات کی اور علامات وقف کی اور مانند انکی کی پس یہہ سب بدعت حسنہ ہی اور نہین مضایقہ ہی
ساتھہ رکھنی کاغذون احادیث کی اور مانند انکی کی مصحف مجید مین اور تفسیر مین اور فقہ مین اور مکروہ ہی رکھنا اونکا
بیچ کتابون نجوم و ادب کی **مسئلہ** مکروہ ہی تنزیہی ہی چھوٹا کرنا مصحف مجید کا اور لکھنا اوسکو ساتھہ قلم باریک کی
مسئلہ جائز نہین لپیٹنا کسی چیز کو بیچ کاغذ فقہ کی اور مانند اسکی کی اور طب کی کتابون مین لپیٹنا جائز ہی **مسئلہ** جائز ہی
داخل ہونا ذمی کا مسجد مین مطلقا اور مکروہ رکھا اسکو امام مالک نی مطلقا اور مکروہ رکھا ہی امام محمد اور شافعی اور احمد نی مسجد
الحرام مین داخل ہونی کو **مسئلہ** جائز ہی عیادت کرنی ذمی کی اور بیچ عیادت کرنی مجوسی کی دو قول ہین یعنی بعضون نی کہا
جائز اور بعضون نی کہا نا جائز اور جائز ہی عیادت کرنی فاسق کی بموجب روایت صحیح کی اس لیی کہ فاسق مسلمان ہی
اور عیادت مسلمان کے حقوق سی ہی **مسئلہ** جائز ہی خصی کرنا چار پایونکا یہان تک کہ بلی کا بہی بشرطیکہ کچھہ فائدہ ہو خصی کرنی مین
والا حرام ہی اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہی اور بعضون نی کہا کہوڑیکا خصی کرنا بہی حرام ہی اور مکروہ ہی خدمت
لینی خصیونسی اس لیی کہ اسمین رغبت دلانی ہوتی ہی لوگون کو خصی کرنی پر اور وہ حرام ہی **مسئلہ** جائز ہی چھوڑنا گدہی
کا گہوڑی پر **مسئلہ** جائز ہی حقنہ کرنا بیماری کی لیی ساتھہ پاک چیز کی نہ ساتھہ نجس کی اور اسیطرح نہین جائز ہی مردوا
کرنی مگر ساتھہ پاک چیز کی اور نہین جائز رکھا ہی علاج کرنی کو ساتھہ حرام چیز کی جبکہ خبر دی اوسکو طبیب مسلمان کہ اسمین
شفا ہی اور نہ پا دی کوئی مباح چیز کہ قائم مقام ہو اوسکی کذا فی الدر اور فتاوی عالمگیری مین ہی کہ اگر ایک مریض کو طبیب کہے
ساتھہ پینی شراب کی تو روایت کیا گیا ہی ایک جماعت علماء بلخ کی سی وہ دیکھی اگر جانتا ہو یقینا کہ مین اچھا ہو جاونگا تو حلال ہی پی
لینا اوسکا اور نقل کیا فقیہ عبد الملک نی اپنی استاد سی کہ نہین حلال ہی پینا اوسکا اور نہین جائز کیونکہ اگر ساتھہ شراب کی کسی زخم کی علاج

پشت جانور کی اور نہیں جائز ہے یہہ کہ پلاوے شراب کسی قوم کو یا لڑکی کو دوا کے لیے اور و بال نہیں والی ہے مسئلہ اگر لقمہ
حلق میں اٹک گیا ہو اور پانی پاتا نہیں اوسکی اوتارنے کے لیے تو جائز ہے اوتارنا اوسکو ساتھ شراب کے اور جائز ہے پینا شراب کا
دفع پیاس کے لیے اگر پانی نہ ملے مسئلہ جائز ہے رزق قاضی کا بیت المال میں سے اگر بیت المال حلال ہو کہ جمع کیا ہو
ساتھ حق کے ورنہ نہیں جائز اور رزق سے یہہ مراد ہے کہ اسقدر ہو کہ کفایت کرے اوسکو اور اوسکے اہل کو بہر تقدیر
اگرچہ غنی ہو بحسب صحیح تر روایت کے اور جائز ہونا جب ہے کہ بدون شرط کے اور اگر ہو ساتھ اجرت کے تو حرام ہے
اس لیے کہ قضا ہے طاعت ہے پس نہیں جائز ہے اجرت یعنی ونسیہ مانند تمام طاعتون کے کذا فی الدرر والہدایہ مسئلہ
مقرر کرنا لونڈیکو اور زانیہ و لڈکو اور مکاتبہ کو بغیر محرم کے ہمارے زمانے میں نہیں جائز بسبب غلبے اہل فساد کے اور قیدی
اسیر و یا کیا ہے مسئلہ جائز ہے خریدنا اوس چیز کا کہ ضرور ہے چھوٹے لڑکے کے لیے اوسکے بہائیکو اور چچا کو اور ماکو
اور ملتقط کو ایسا ملتقط کہ اوسکی پرورش میں ہے لڑکا ورنہ نہیں جائز اور نہیں جائز ہے ملتقط کو یہہ کہ اجرت کو دے
یعنی نوکر رکھواوے یا مزدوری کو لگاوے کسی کی پاس لڑکے کو اور ماکو جائز ہے یہہ کہ اجرت کو دے اپنے لڑکے کو اگر ہو اوسکی
پرورش میں اور چچا کو نہیں جائز ہے یہہ اور اگر اجرت کو دے چھوٹا لڑکا اپنے نفس کو تو نہیں جائز مگر جسوقت کہ
فارغ ہو کام سے تو واجب ہو گا مسمی یعنی اگر اجرت کو دیا نفس اپنے کو اور جس کام کے لیے اجرت کو دیا تھا اوس سے
فارغ ہوا تو جو اجرت ٹھہرائی تھی وہ دینی آوے گی مسئلہ جائز ہے بیچنا شیرہ انگور کا اوسکے ہاتھ کہ جانتا ہے یہہ
کہ وہ بناویگا اوسکی شراب بشرطیکہ مول لینے والا کافر ہو اور مسلمان کے ہاتھ بیچنا مکروہ ہے مسئلہ بیچنا امرد کا اغلامی کے ہاتھ
اور بیچنا ہتیارونکا اہل فتنے کے ہاتھ نہیں درست مسئلہ جائز ہے بیڑی ڈالنی غلام کے پاؤن میں واسطے بچنے کے اوسکی سرکشی سے
اور بہاگنے سے اور مکروہ ہے طوق ڈالنا اوپر غلام کے گلے میں کہ اندیشہ ہو اوسکے بہاگ جانیکا مسئلہ جائز ہے قبول کرنا
تحفہ غلام تاجر کا اور قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور عاریت لینا جانور اوسکا اور اگر وہ بہیجے کپڑا یا نقدین یعنی سونا
چاندی تو قبول کرنا اوسکا مکروہ ہے مسئلہ مکروہ ہے قرض دینا بقال وغیرہ کو درہم یا گیہون یا اس شرط کہ لیا کرونگا
اون میں سے کچھ جب چاہونگا اور اگر نہ شرط کیا حالت عقد میں لیکن جانتا ہے کہ دیتا ہون اس لیے تو بھی وہ ہی ہے
کہ یہہ قرض ہے حاصل کیا نفع کو اور وہ باقی رہنا مال اوسکا ہے بسبب امانت رکھنے کے تو نہیں مکروہ اس لیے اگر وہ
ہلاک ہو جاوے تو تاوان نہیں دینا آتا اوسکا اور اسی طرح اگر شرط کرے پہلے قرض دینے کی پہر قرض دے اوسکو تو نہیں مکروہ
بالاتفاق مسئلہ مکروہ تحریمی ہے کہیلنا ساتھ نرد کے اور شطرنج کے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ جو کوئی کہیلے ساتھ شطرنج کے یا نرد شیر کے پس گویا کہ ڈبویا ہاتھ اپنا لہو میں سور کے کذا فی الہدایہ اور جامع صغیر
حدیث نقل کی گئی ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کہیلے ساتھ شطرنج کے اور دیکہنے والا طرف شطرنج کے مانند کہانیوالے گوشت
سور کے ہے اور بعض کتابوں میں جو امام شافعی سے جائز ہونا شطرنج کا ساتھ کتنی ایک شرطوں کے نقل کیا گیا ہے تو نصاب الاحتساب میں
امام غزالی رح سے نقل کیا ہے کہ کہا اونہون نے کہ امام شافعی کے نزدیک بہی یہہ مکروہ ہے پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا
امام شافعی سے اول تہا پہر رجوع کی اونہون نے اس سے انتہی اور مکروہ ہین سب کہیل مسئلہ [illegible] [illegible]

باب استقلال کسی پر سوای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسئلہ مکروہ ہی یہہ کہنا دعا مین بمعقد العز من عرشک اور بمقعد العز
من عرشک اور مکروہ ہی یہہ کہنا اسئلک بحق رسلک انبیائک اولیائک وبحق البیت اس لیے کہ حق خلق کا خالق پر
نہین ہی مسئلہ اگر کوئی اور کہی کسی کو کہ کر تو یہہ کام بحق اللہ کی یا اللہ کی قسم ہی تجھکو تو نہین لازم ہوتا اوسپر کرنا
اوس کام کا لیکن اولی ہی کرنا اوسکا مسئلہ مکروہ ہی بلند آواز سی کرنا ذکر اور دعا کا مسئلہ مکروہ ہی احتکار آدمیون
اور جانورون کی قوت کا اوس شہر مین ضرر کری احتکار وہان کی رہنی والون کو پس اگر ضرر نکری تو نہین مکروہ اور مانند
اسی کی ہی تلقی جلب اور تلقی جلب اسکو کہتی ہین کہ ایک قافلہ غلہ لایا ہنوز وہ شہر مین نہین پہنچی کہ شہر مین سی کوئی آگی
جا ملا اور غلہ خرید لیا پس یہہ تلقی جلب ہی اگر شہر والونکو مضر ہو تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور یہہ حکم اوسکا ہی کہ
شہر والی نی قافلے والون سی بہاو چھپایا نہین اور اگر بہاو چھپایا تو دونو صورت تو مکروہ ہی یعنی خواہ ضرر کری شہر والونکو
یا نہ ضرر کری پہر مدت اگر کم ہو تو نہین ہوتا احتکار واسطی ہونی ضرر کی اور اگر دراز ہو مدت تو ہوتا ہی احتکار مکروہ واسطی
ثابت ہونی ضرر کی پہر بعضون نی تو کہا کہ مدت دراز اندازہ کی گئی ہی ساتھ چالیس دن کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جو احتکار طعام کری چالیس رات تو بیزار ہوتا ہی اللہ سی اور اللہ تعالی بیزار ہوتا ہی اوس سی اور بعضون نی اندازہ کیا ہی
مدت دراز کو ساتھ ایک مہینی کی اور بعضون نی کہا کہ مدت مذکورہ واسطی عذاب دینی کی ہی دنیا مین یعنی حاکم کو سزا دینی جب
پہنچتی ہی کہ مدت دراز ہو اور نہین تو نہین اور گنہگار مدت قلیل مین بہی ہوتا ہی اور واجب ہی کہ حکم کری قاضی احتکار کرنیوالی کو
ساتھ بیچنی اوس چیز کی کہ زائد ہو قوت اوسکی سی اور قوت اہل اوسکی سی پس اگر نہ بیچی بلکہ مخالفت کری حکم قاضی کی تو تعزیر دی اوسکو
قاضی جسطرح مناسب جانی اور بیچ ڈالی غلہ اوسکا اور سراج مین ہی کہ اگر خوف کری امام شہر والون کی ہلاک کا تو لی غلہ احتکار
کرنیوالونسی اور بانٹ دی شہر والون پہر جب اونکو فراخی ہو تو دیوین وہ مثل اوسکی اور نہین ہوتا ہی احتکار ساتھ بند رکھنی غلہ
زمین اپنی کی بلا خلاف اور نہ احتکار ہوتا ہی بیچ اوس غلہ کی کہ لاوی اوسکو اور شہر سی اور ابو یوسف کی نزدیک یہہ مکروہ ہی
اور امام محمد کی نزدیک اگر ایسی شہر سی لایا کہ وہانسی اسکی شہر مین غلہ لایا جاتا تہا عادۃً تو مکروہ ہی اور یہی مختار ہی مسئلہ نرخ
مقرر کری حاکم مگر جسوقت تعدی کرین غلہ والی قیمت مین تعدی فاحش تو نرخ مقرر کری حاکم ساتھ مشورت دانشمندون کی اور کتاب اختیار مین لکہا ہی
کہ جب بہاو مقرر کری حاکم اور خوف کری بیچنی والا مارنی حاکم کا بصورت کم بیچنی کی تو نہین حلال ہی وہ مول لینی والی کو
اور حیلہ اوسکا یہہ ہی کہ کہی بیچنی والی کو کہ بیچ میرے ہاتھ جسقدر چاہی تو مسئلہ مکروہ ہی تمہارا کہنا کبوترونکا چہتری پر
یا بلند جگہ پر اگر ضرر کری لوگون کو بسبب نظر کی یا چلانی کی یعنی دیکہی کبوتر تمہارا کہنی والا لوگونکو ایذا دیتا ہی بسبب اسکی کہ اوسکی بکری کی
چڑہتا ہی تو نظر پڑتی ہی لوگون کی زنانی پر یا بسبب اسکی کہ چلاتا ہی کنکر مارتا ہی یہہ مکروہ ہی اور اڑاوی کبوتر چہت پر اسطرح کہ نظر پڑی
مسلمانون کی عورتون پر اور توڑتی شیشی لوگون کی بسبب پتہر مارنی کی اون کبوترونکو تو تعزیر دیا جاوی اور اڑانی ڈالا اور یہہ منع کیا جاوی
پہر اگر نہ باز رہی وہ منع کری سی تو ذبح کر ڈالی اون کبوترون کو محتسب کذا فی الدر اور وہبانیہ مین لکہا ہی کہ واجب ہی تعزیر اور ذبح کرنا
اون کبوترونکا اور پالنا کبوترونکا دل بہلانی کی لئے مباح ہی مسئلہ ایک شخص نی خرید کی چڑیان یا مانند اونکی اور چہوڑ دیا اونکو
جائز ہی اگر کہا وقت چہوڑنی اونکی کی یا مطلق کہ جو کوئی پکڑی انکو بس یہہ اوسکی ہین پس اس صورت مین

کوئی بکری کا تو اونکے بیچ میں آجاوین گی اور چھوڑنیوالی کی ملک سے نکل جاوین گی اور جب تک کوئی پکڑیگا نہیں
چھوڑنیوالی کی ملک میں سے نہیں نکلتی کیونکہ اگر وہ پھر کچھ کا پھل کسی اور کی بکری کی تو باقی رہین گی اسی کی ملک مین اور
کو اوس سے لینا نہیں پہونچیگا اور مری چھوڑ دینی سے اسکی ملک سے نہیں نکلتیں اور بعضون نے کہا نہیں جائز ہے چھوڑنا بکریکا
برابر ہے کہ کلام مذکور رکھکر چھوڑے یا یون ہی چھوڑ دے اس لیے کہ ضائع کرنا مال کا ہے اگر کلام مذکور نہ کہا تو ظاہر ہے
ضائع ہونا مال کا اور اگر کہا تو بھی اکثر یاد نہیں ہوتا ہے کوئی اوسکی بکری پر پس فوت ہوتا ہے انتفاع اوسکا اور انتفاع غیر کا
ساتھہ اوسکی پس ضائع ہوتا ہے مال مسئلہ مختارات میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے چھوڑ دیا اپنی جانور کو یہہ کہکر کہ یہہ اوسکی لیے ہے
کہ پکڑ لیوے اسکا اور کسی نے پکڑ لیا اوسکو تو نہ لیوے اوسکو اوس سے کہ پکڑا اوسکو مسئلہ بلی جبکہ ایذا دیتی ہو تو نہ مارے اوسکو
نہ کان مروڑے اوسکا بلکہ ذبح کر ڈالے اوسکو ساتھہ چھری تیز کی مسئلہ مار ڈالنی چیونٹی کی میں کلام کیا ہے علمانے مختار یہہ ہے
کہ جب ابتدا کرے وہ ساتھہ ایذا کی تو نہیں مضایقہ مار ڈالنی اوسکی کا اور اگر نہ ابتدا کرے تو مکروہ ہے اور اتفاق ہے علما کا
اسپر کہ مکروہ ہے ڈال دینا چیونٹی کا پانی میں یہہ دونون مسئلے فتاوی عالمگیری کی کتاب الکراہیۃ میں ہین مسئلہ جائز ہے سوار ہونا
اور بوجہہ لادنا بیل پر اور ہل چلانا گدہے سے بغیر مشقت اور ماری کی اسواسطے کہ ظلم کرنا جانور پر اشد ہے ظلم کرنی سے ذمی کی
اور ظلم کرنا ذمی پر اشد ہے ظلم کرنی سے مسلمان پر مسئلہ نہین مضایقہ ہے ساتھہ مسابقت کی تیر اندازی میں اور بیچ دوڑانی
گھوڑون اور خچرون اور گدہون کی اور اونٹون کی اور پیادہ پا دوڑنی کی اس لیے کہ مسابقت ان چیزون میں اسباب جہاد سے ہے
پس ہوگا مستحب پھر حلال ہے مال لینا ہمین اگر شرط کیا جاوے مال ایک جانب سے اور حرام ہے اگر شرط کیا جاوے مال دونون جانب سے
اس لیے کہ یہہ جوا ہے جو اگر ٹھیرایا جاوے درمیان اون دونون کی محلل یعنی تیسرا شخص حلال کرنیوالا ہو اس شرط کو اور اوسکا گھوڑا
ہم مثل ہو ان دونون کی گھوڑی کی کہ احتمال اوسکی بڑہ جانی کا ہو اون دونون پر ورنہ نہین جائز ہوگا پھر جب بڑہ جاوے
وہ تیسرا اون دونون سے تو لیوے مال اون دونون سے اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوس سے تو نہ دیوے وہ اون دونون
کو اور ان دونون میں سے جو آگی بڑہ جاوے لیوے وہ دوسرے سے اور ایسا ہی حکم اون دو شخصونکا ہے کہ آپس میں اختلاف کرین ایک
مسئلے میں اور ارادہ کرین جانی کا ایک عالم کے پاس پس اگر مقرر کیا جاوے مال واسطے اوس شخص کی کہ صواب پر ہو تو درست ہے اور
اگر مقرر کیا جاوے مال ہر ایک کی لیے دوسرے پر تو نہیں درست اور کشتی لڑنی اسمین بدعت نہیں مگر جبکہ لہو و لعب کی لیے ہو
تو مکروہ ہے اور مسابقت بغیر کچھہ مال مقرر کرنی کی جائز ہے ہر چیز میں مسئلہ مستحب ہے کترنا ناخونون کا دن جمعہ کی مگر
جبکہ بہت بڑہ گئے ہون تاخیر فاحش ہو تو مکروہ ہے اس لیے کہ جسکے ہون لمبے ناخون دراز ہوتا ہے رزق اوسکا تنگ اور حدیث میں
آیا ہے کہ جسنے کترواے ناخون اپنی دن جمعہ کی بچاتا ہے اوسکو اللہ تعالی بلاؤن سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن زیادہ
اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے کترے ناخون اپنی مخالفا میں دکھتی ہی آنکھہ اوسکی کبھی اور مستحب
مخالف کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس بیت میں مذکور ہیں شعر قَلِّم اَظفارَکُم بالسُّنَّۃِ وَالاَدَب * یمینہا خوابس یسارہا اوخسب
یعنی کترنا ناخون کا سنت و مستحب یون ہے کہ پہلی اپنی ہاتھہ کی یون کترے اول چھنگلیا کا پھر بیچ کی اونگلی کا پھر انگوٹھی کا پھر
چھنگلیا کی پاس کی انگلی کا پھر شہادت کی انگلی اور بائیں کی یون کترے اول انگوٹھے کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر شہادت کی

شہادت کی اونگلی کا پہر چہنگلیا کی پاس کی اونگلی کا آور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخون کتروانی شروع کرتی ہتہی
داہنین ہاتہہ کی شہادت کی اونگلی سی اور پہنچتی اس ہاتہہ کی چہنگلیا تک پہر بائین ہاتہہ کی چہنگلیا سی شروع کرکر اس
ہاتہہ کی انگوٹہی تک پہنچتی اور ختم کرتی اوپر انگوٹہی داہنین ہاتہہ کی آور ذکر کیا امام غزالی نی کہ نہین ثابت ہوئی ہی
نقل بیچ ناخون کترنی پاؤن کی لیکن ہان اولی ہی کترنا انکا مانند خلال کرنی اونگلیون پاؤن کی انتہی کتا ہون بیچ
مواہب لدنیہ مین ہی کہ کہا حافظ ابن حجر نی کہ ناخن لینی مستحب ہین جسطرح کہ احتیاج پڑی طرف اوسکی اور نہین ثابت ہوا
بیچ کیفیت اسکی کی کچہہ اور نہ بیچ تعین دن کی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسمین کچہہ شعر حضرت علی رض کی
طرف جو نسبت کرتی ہین وہ باطل ہی یعنی وہ شعر اونسی صحت کو نہین پہنچا اور مستحب ہی کترنا ناخون اور مونڈنا زیر ناف کی
بالونکا اور ستہرا کرنا اپنی بدنکا ساتہہ نہانی کی ہر ہفتی مین ایکبار اور افضل ہی کرنا انکا دن جمعی کی اور جائز ہی بیچ پندرہ
دن مین اور مکروہ ہی ترک کرنا انکا زیادہ چالیس دن سی کذا فی الدر آور عالمگیری مین لکہا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ کترے ناخون اپنی
اور لبین پست کرے اور مونڈی بال زیر ناف کی اور ستہرا کرے اپنی بدنکو ساتہہ نہانی کی ہر ہفتی مین ایکبار پس یہہ افضل ہوا
اور پندرہ دن انکی لیی اوسط ہین اور چالیس دن ابعد اور نہین عذر ہی چالیس دنسی زیادہ مین اور مستحق وعید کا ہوتا ہی
آور مونڈنا لبونکا بدعت ہی اور بعضون نی کہا سنت آور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ اوکہیڑنا سفید بالونکا واسطی زینت کی
مکروہ ہی انتہی اور سنت یہہ ہی کہ داڑہی ایک مٹہی بہر ہو آور اگر عورت کاٹی بال سر اپنی کی تو گنہگار ہوتی ہی اور
لعنت کیجاتی ہی آور حرام ہی منڈانا داڑہی کا اور سر منڈانا ہر جمعی مین مستحب ہی آور بعضون نی کہا جائز ہی اور باقی
تفصیل انکی آگی ذکر ہوگی فروع مین **مسئلہ** ایک شخص نی سیکہا علم نماز کا یا مانند اسکی کا تاکہ سکہاوی لوگونکو اور ایک شخص نی
سیکہا تاکہ عمل کرے اس پر ان دونونمین سی پہلا شخص افضل ہی اس لیی کہ فیض اسکا متعدی ہی آور روایت کیا گیا ہی کہ مذاکرہ
علم کا ایکساعت رات مین بہتر ہی شب بیداریسی **مسئلہ** جائز ہی آدمی کو نکلنا واسطی طلب کرنی علم شرعی کی بغیر اذن والدین
کی اگر داڑہی نکلی ہو اوسکی **مسئلہ** اگر ایک شخص روزہ نماز کرتا ہی اور لوگون کو ضرر پہنچاتا ہی ساتہہ ہاتہہ اور زبان اپنی
کی پس ذکر کرنا اوسکا ساتہہ عیب کی کہ اوسمین ہی نہین غیبت یہان تک کہ اگر خبر دی حاکم کو اوسکی تاکہ باز رکہی اوسکو
اس گناہ اوسی پر آور کہا علما نی کہ اگر جانتا ہی یہہ کہ باپ اوس کا قادر ہی اوپر منع کرنی اوسکی کی تو آگاہ کردی اوسکو ساتہہ
عیب بیٹی اوسکی کی اگرچہ ساتہہ لکہنی بہیجنی کی ہو آور اگر باپ نہین قادر ہی منع کرنی پر تو نہ آگاہ کرے تاکہ نہ عداوت پڑی
آپسمین آور اگر ذکر کری برائیان اپنی بہائی مسلمانکی بطریق فکر اور مشورہ کی تو نہین ہوتی ہی غیبت یہہ ہی کہ ذکر
کری عیب کو بارادہ برا کہنی کی آور اگر غیبت کرے بستی والونکی تو نہین ہوتی ہی غیبت اس لیی کہ نہین ارادہ کرتا ہی کل کی بلکہ
بعض کی اور وہ مجہول ہین پس مباح ہی غیبت مجہول کی آور علی الاعلان گناہ کرنی والی کی اور صاحب بدعت کی اور صاحب تعصب کی
اور کسب کرنی والیکی اوس سی آور واسطی شکوہ کرنی ظلم اوسکی کی آگی حاکم کی آور جیسی کہ ہوتی ہی غیبت زبان سی صریحا ویسی ہی ہوتی ہی ساتہہ
فعل کی آور کنایہ کی اور لکہنی کی آور حرکت کی آور اشارہ کی آور چشمک زنی کی آور اشارات کی ساتہہ ہاتہہ کی آور ہر چیز کہ سمجہا جاوی
اوس سی مقصود پس وہ داخل ہی غیبت مین آور وہ حرام ہی آور اسی قبیل سی ہی جو کہ کہا عائشہ رض کہ داخل ہوئی ہمپر ایک عورت

پس جبکہ منہہ پہیری اوسنی اشارہ کیا یعنی ساتھہ ہاتھہ اپنی کی اوسکی ٹہگنی ہونیکا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تم نے
اوسکی اور اسی سبب سے ہی منقول کرنی جیسا کہ لنگڑا کر چلی جیسی کہ وہ چلتا ہی پس یہہ غیبت ہی بلکہ بدتر ہی غیبت سے
اور اگر کہی جو لوگ گذری ہیں آج یا جن لوگوں کو کہ دیکھا ہی آج اون میں ایک شخص ایسا تہا تو یہہ غیبت ہوئی ہی کہ یہی
مخاطب شخص معین ہوا اور جبکہ یہہ بہی مخاطب شخص معین کو تو جائز ہی اور شرح شرعہ میں ہی کہ غیبت یہہ ہی کہ اپنی بہائی کا ذکر کری
غائبانہ اس طرح کہ اگر وہ سنی تو ناگوار ہو اوسکو روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا
جانتی ہو تم کہ غیبت کیا ہی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنی بہائی کو ساتھہ ایسی چیز کی
کہ مکروہ جانی وہ عرض کیا صحابہ نے خبر دیجیی اسکی کہ اگر ہو میری بہائی میں وہ چیز کہ کہوں میں یعنی تو بہی غیبت ہی فرمایا اگر ہو
اوسمیں وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہیں ہی اوسمیں وہ چیز کہ کہتا ہی تو تحقیق بہتان کیا تو نی اوس پر
انتہی اور اگر نہ پہنچی غیبت اوس شخص تک کہ جسکی غیبت کی ہی تو کفایت کرتا ہی غیبت کرنیوالی کو نادم ہونا اور اگر غیبت
اوس تک پہنچ گئی تو شرط کیا گیا ہی بیان کرنا تمام اوس چیز کا کہ غیبت کی ہی اوسکی مسئلہ تعریف کرنی آدمی کی تین طرح سے ہی ایک یہ
کہ تعریف کری اوسکی منہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اس سی اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ مگر
جانتا ہی کہ خبر اسکی اوسکو پہنچی گی یہہ بہی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہہ کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ بہا ملکن کہ نہ پرواہ کری کہ
پہنچی نہ پہنچی کی اور تعریف کری اوسکی ساتھہ اوس چیز کی کہ اوسمیں ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہیں کذا فی العالمگیریہ مسئلہ
صلہ رحم واجب ہی اگرچہ ہو ساتھہ سلام کی اور دعا کرنی کی اور تحفہ بہیجنی کی اور مدد کرنی کی اور مل بیٹہنی کی اور کلام
بولنی کی اور لطف و احسان کرنی کی اور ملاقات کری اقربا سی کبہی کبہی تاکہ زیادہ ہو محبت یعنی ملاقات کری اور ...
باہر بہیجنی میں اور دور کرنی حاجت اونکی اس لیی کہ دور کرنا اونکی حاجت کا قطع رحم سی ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ
اللہ تعالی فرماتا ہی ... یعنی نہایت مہربانی رکہتا ہی اوسپر کہ جو ملاتا ہی اپنی ناتیداروں سی اور انقطاع کرتا ہی
اوس کی انقطاع کرتا ہی ناتیداروں سی اور روایت میں آیا ہی کہ سلوک کرنا ناتیداروں سی زیادہ کرتا ہی عمر کو مسئلہ سلام کرنی
مسلمان ہونی کو اگر اوسکو کچہہ حاجت ہو طرف اوسکی والا مکروہ ہی جیسی کہ مکروہ ہی مسلمان کو معانقہ کرنا ذمی سی اور بخاری کی شرح
کہ عینی کی ہی لکہا ہی بیچ شرح حدیث تقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف کی کہ یہہ تعمیم مخصوص ہی ساتھہ مسلمانوں کی
پس نہ سلام کری ابتداءً کافر کو بسبب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا تبدؤا الیہود والنصاری بالسلام الخ اور سلام سی
خاص کیا گیا ہی اس سی فاسق بیان اور دلیل کی یعنی فاسق سی بہی چاہی نکری سلام ہاں جسکی فسق میں شبہ ہو اوس سی سلام علیک
کری یہاں تک کہ ثابت ہو فسق اوسکا انتہی اور اگر سلام کری یہود یا نصرانی یا مجوسی مسلمان پر تو نہیں مضایقہ ہی اوسکی
جواب دینی کا ولیکن جواب میں فقط وعلیک کہی اور اگر سلام کری ذمی پر از راہ تعظیم کی تو کافر ہو جاتا ہی اس لیی کہ تعظیم کافر کی
کفر ہی اور اگر کہی مجوسی کو یا استاد از راہ تعظیم کی تو بہی کافر ہو جاتا ہی اور اگر کہی ذمی کو اطال اللہ بقاءک یعنی عمر تیری
دراز کری اللہ پس اس کہنی سی اگر ارادہ ہو اسکی دلمیں کہ اگر عمر اسکی دراز ہو گی تو شاید یہہ مسلمان ہو جاوی یا ادا
کرتا رہی جزیہ حالت ذلت سی تو نہیں مضایقہ ہی اسکا یہہ دونوں مسئلی کتاب اشباہ میں ہیں اور نہیں تو حرام ہی ...

پهینک مانگنی والی کی سلام کا اسی لیی کہ اوسکا سلام نہیں ہوتا ہی وہ اسلی تحیت یعنی دعا کی اور نہیں واجب ہی جواب دینا
اوسکی سلام کا کہ سلام کرنی وقت خطبی کی اور جب آوی کسی کی گهر تو واجب ہی یہہ کہ اذن مانگی گهر مین آنی کی لیے
پهر جب داخل ہو گهر مین تو سلام کری پہلی پهر کلام کری اور اگر میدان مین ملی کسی سی تو سلام کری
اول پهر کلام کری اور کہی کہ السلام علیکم یا نہ تو نہیں ساقط ہوتا ہی جواب سلام کا ساتهہ جواب دینی غیر زید کی
اور اگر کہی یا فلان یا اشارہ کری طرف شخص معین کی تو ساقط ہو جاتا ہی جواب اگر اور کوئی جواب دیوی [illegible]
صحیح جواب سلام کی اور چهینک کی سنانا اوسکا یعنی جواب سلام اور چهینک کا اسطرح کہ وہی سلام کرنیوالا اور چهینکنی والا سن لی
پس اگر بہرا ہو تو دیکهتا وہی جو سکو حرکت دونون ہونٹون اپنی کی اور ساقط ہو جاتا ہی جواب یا فی نفسی ساتهہ جواب دینی لڑکی عاقل کی
اور بعضون نی کہا کہ نہیں ساقط ہوتا اور ساقط ہو جاتا ہی جواب یا فی نفسی ساتهہ جواب دینی بڑهیا کی اور صحیح جواب دینی عورت جوان
اور لڑکی اور دیوانی کی دو قول ہین یعنی بعضون نی کہا ساقط ہو جاتا ہی اور بعضون نی کہا کہ نہیں ساقط ہوتا اور ظاہر
[illegible] معلوم ہوتا ہی کہ ترجیح ساقط ہونیکو ہی اور سلام کری ایک ساتهہ لفظ جماعت کی یعنی السلام علیکم کہی
اور اسیطرح جواب دیوی وعلیکم السلام اسی لیی کہ مومن اکیلا نہیں ہے جدا نہیں رہتا اور مستحب ہی کہ جواب سلام مین زیادہ کری یعنی اگر سلام کرنیوالا
السلام علیکم کہی تو جواب دینی والا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہی اور اگر سلام کرنیوالا رحمۃ اللہ بہی کہی تو جواب دینی والا
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نہ زیادہ کری جواب دینی والا اوپر برکاتہ کی یعنی جواب مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی
اور کچهہ نہ کہی اور جواب دینا سلام کا اور چهینک کا علی الفور یعنی فی الفور جواب دینا واجب ہی تاخیر نہیں جائز اور خط مین
سلام علیک لکهی تو واجب ہی جواب لکهنا اوسکا مانند جواب دینی سلام کی اور اگر کہی میری طرف سی فلانی کو سلام کہہ دینا واجب ہی
اوسپر کہہ دینا سلام کا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر اگر فسق علی الاعلان کرتا ہو اور اگر فسق علی الاعلان نہ کرتا ہو تو نہیں مکروہ
اور مکروہ ہی سلام کرنا اوسپر جو عاجز ہو جواب دینی سی حقیقۃً مانند کہانی والی کی یا شرعاً مانند نماز پڑهنی والی کی اور قرآن
پڑهنی والی کی اور اگر سلام کریگا اوسپر تو نہیں مستحق ہوتا جواب کا در مختار کی مصنف نی یہہ لکهکر لکها ہی باب یفسد الصلوۃ
مین لکهہ چکا ہون کہ کہہ اور بیس جگہہ سلام کرنا مکروہ ہی چنانچہ یہہ عاجز لکهتی الی آخر مسائل کا انکا ترجمہ کر کر یہان لکهتا ہی
اور مطالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمین اچهی طرح انکو واضح کیا ہی اوس شرح کا بہی ترجمہ کیا جاتا ہی اور
متن کی علامت یہہ ہی کہ اوسپر خط کهینچ دیا ہی اور شرح یون ہی لکهی ہی وہ یہہ ہین جو نماز پڑه رہا ہو خواہ
فرض پڑهتا ہو خواہ نفل اگرچہ نماز جنازہ پڑهتا ہو یا سجدہ تلاوت کرتا ہو اور جو ذکر اللہ کا کر رہا ہو کسی طرح کا ذکر کرتا ہو
خواہ تسبیح خواہ تہلیل خواہ اور کچهہ بس شامل ہی خطیب اور محدث اور پڑهنی والی قرآن وغیرہ کو کہ جو آگی مذکور ہین اور پہر انکا اسوجہ ذکر
کیا کہ تا خوب واضح ہو جاوین اور پڑهنی والا قرآن کا دیکهہ کر پڑهتا ہو یا زبانی اور حدیث بیان کرنیوالا اور
خطبہ پڑهنی والا کوئی خطبہ پڑهتا ہو اگرچہ خطبہ نکاح کا ہو اور مانند اسکی کی اور جو سنتا ہو انکو یعنی ذکر اور خطبہ اور
قرآن کو اگرچہ کوئی تنہا بیٹها ہو تکرار کرتا ہو اور تکرار کرنیوالا فقہ کا یعنی جو مسائل فقہ کی یاد کرتا ہو اور
مطالعہ کرتا ہو فقہ کا اور بیٹهنی والا قضا کی لیی یعنی حاکم جو قاضی بیٹها ہو لوگون کی قضیئی فیصلہ کرنی

کہ تو اوس وقت سلام علیک کرنا اونسے مکروہ ہی یا نہ ہووے کہ بحث کر رہی ہون فقہ مین یعنی آپسمین ذکر کرتی ہون کسی
مسئلہ کی مطالعہ کرتی ہی یا سبق آپسمین یا پڑھتی رہی ہون علم سی مسائل چھوڑ دی انکو یعنی جو مشغول ہون انکو سلام نہ کرے
کتاب روضہ مین لکھا ہی کہ حسن خیال ہووی تو ایک قوم پر اور وہ قوم یا کوئی اونمین سی بیان کرتا ہو علم کو اوس پر یا باتین کہتا
رہی ہو … تو دونی اونسی سلام علیک کرنی اور اگر کرے سلام تو گنہگار ہوتا ہی اور لازم آتا ہی اوپر جواب دینا
انتہی اور یہ صحیح یہہ ہی کہ جواب دینا لازم نہین آتا اور جو اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور مدرس یعنی جو علم پڑھاتا ہو
اور عورتین جوان اجنبی اس سی معلوم ہوا کہ بڑھیون پر اور ان عورتون پر کہ اجنبی نہین ہین مانند بیبیون اور محارم کے
سلام کرنا جائز ہی اور کھیلنی والی شطرنج کی اور جو کہ مشابہ ہین اون کی اخلاق کی یعنی جو سر یا تحفہ یا مانند انکی کھیل
کھیلتی ہین اور تعلیم مین نقل کیا ہی کہ نہین مضایقہ ہی سلام علیک کرنی کا کھیلنی والی شطرنج کی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اسلئے
کہ بسبب جواب سلام کی باز رہیگا اوس سی پس جسقدر باز رہا غنیمت ہی اور جو کہ اپنی بیوی یا لونڈی سی فائدہ
اوٹھا رہا ہو یعنی صحبت کرتا ہو یا کرتا ہو وہ چیزین کہ باعث جماع ہین مانند مساس وغیرہ کی اور کافر یعنی اوسپر بھی لازم نہین
سلام کرے اس لئے کہ حرام ہی سلام کرنا اوسپر یہان تک کہ اگر سلام کرے اوسپر واسطے اور پہر معلوم ہو کہ کافر ہی
تو کہے اوس سی کہ پہیر دے مجکو سلام میرا اور وہ کہ کہلا ہو ستر اوسکا اگرچہ بضرورت کھلا ہو اور کتاب روضہ مین لکھا ہی
حمام مین داخل ہو حمام نشین تو سلام نہ کرے انپر کہ جو اوسمین ننگی ہون یا نہون نزدیک امام اعظم کی اور صاحبین کی نزدیک
اگر ستر اوسکا ڈھکا ہو تو کرے اور نہین تو نہین اور جو کہ پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو اوسپر بھی سلام نکرے اور اگر کرے
کوئی سلام تو نہ جواب دے وہ نہ پیچھی فراغت کی اور بعد فراغت کی بھی لازم نہین اوسکو جواب دینا اتفاقا اور جو کہ کہانا کہا رہا ہو اوسپر بھی
سلام نکرے جسکہ منہ مین لقمہ ہو تو وہ کہ اور ارادہ کرے نہ یہہ کہ پہنچی نکا اوسکی کہانی مین سی اور جب جاتا ہو تو کہانیوالی کا حال کہ دو منع نہین
کرتا ہی کسی کو کہانی سی تو کر سلام پس نہین مشروع ہی اوسپر سلام کر ساتہہ ان دو قیدون … کی کہی کی اور متعقد
اپنی استاد پر یعنی جب داخل ہو طالب علم اپنی شیخ پر اور شیخ پڑھتی پڑھانی مین مشغول ہو تو اوسپر بھی سلام کرنا مکروہ ہی
اور گانی والا یعنی اوسپر بھی سلام کرنا مکروہ ہی اور اوڑانی والا کبوتر وغیرہ کا اور کبوتر اوڑانی والی پر اور گانی والی پر
جو سلام کرنا مکروہ ہی یا وقت گانی اور اوڑانی کی ہی یا مطلق جواب یہہ کہ اگرچہ دونون موصوف ہون ساتہہ گانی اور اوڑانی کے
یہان تک کہ گویا ہوا ان دونون کی اوسکو پیشہ اور اکرام کی جاتی ہین اس سبب سی تو اطلاق اولی ہی یعنی بہر حال اونسی
سلام علیک کرے اور اگر یہہ فعل اونسی اتفاقا سرزد ہوئی ہون تو تقیید اولی ہی یعنی وقت گانی اور اوڑانی کی مکروہ ہی
واللہ اعلم اور بعضون نی کہا ہی کہ انپر بھی سلام کرنا مکروہ ہی زندیق اور مسخرا ہنسانا اور لغو کلام کرنیوالا اور جو …
اور جو دیکھ رہا ہو عورتون کو بازار مین بقصد اور جو کہ اپنی کو برا کہتا ہو اور بعضون کی نزدیک مکروہ ہی سلام کرنا اونپر جو
ہون مسجد مین منتظر نماز کی اس لئے کہ منتظر نماز کا بیچ حکم پڑھنی والی نماز کی ہی اور تصریح کی ہی کتاب ضیا مین ساتہہ واجب ہونی
جواب کی بیچ اس قسم اکی کی اور عبارت کتاب ضیا کی یہہ ہی کہ روضہ زندویسی مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی سلام پانچ جگہون مین
اور بیچ بعض اونکی کی جواب ہی اور بعض مین جواب … وقت خطبہ کی اور جمعہ کی نہ جواب دے سلام کا اور گنہگار ہو … ہی سلام

سلام کرنیوالا اس لیے کہ خطبہ مانند نماز کی ہی اور جو منع کی گروہ ہی مطالعہ اوس قوم پر کہ مشغول ہین نماز مین اور
اگر سلام کری اونپر تو گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا اور نہ جواب دئی وہ اوسکی سلام کا اس لیے کہ نماز مین جواب دینی کا
اوسکی اور تیسری اگر وہ ہی سلام وقت پڑھنی قرآن کی یہان تک کہ اگر داخل ہو کوئی اوس قوم پر کہ پڑھ رہی ہون قرآن
پکار کر یا ایک شخص پڑھتا ہو اور باقی سن رہی ہون تو مکروہ ہی سلام کرنا اونپر اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا
ولیکن جواب دیوے اوسکی سلام کا اس لیے کہ وہ قادر ہین اوپر حاصل کرنی فضیلتون کی اونکی یعنی اوپر جواب دینی کی
اور پڑھنی کی یا سننی کی اور چوتھی وقت مذاکرہ علم کی اور باقی سن رہی ہون مکروہ ہی سلام اور گنہگار ہوتا ہی
سلام کرنیوالا ولیکن اونپر لازم ہی جواب دینا اوسکی سلام کا واسطی قادر ہونی اونکی کی اوپر حاصل کرنی دونون
امرون کی اور پانچوین وقت اذان کی اور تکبیر کی سب نمازون مین یہان تک جب موذن اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو
اور قوم مشغول ہون جواب دینی اذان اور تکبیر مین پس آوی ایک شخص اور سلام کری تو مکروہ ہی اوسکو سلام کرنا
پس اگر وہ سلام کری تو گنہگار ہوگا لیکن وہ جواب دین سلام کا واسطی قادر ہونی اونکی کی اوپر حاصل کرنی دونون
امرون کی بغیر اسکی کہ سبب ہو یہہ قطع کرنی کسی چیز کا کہ واجب ہو اسمین اعادہ انتہی اور ابو اللیث نی لکھا ہی کہ ان
صورتون مین جواب نہ دین اور لکھا ہی کہ اگر سلام کری اوسپر کہ ہو پاخانی مین تو نہ جواب دئی اور شرح شرعہ مین لکھا ہی
کہ نہ جواب دی وہ کہ مشغول ہو قرآن کی پڑھنی مین اور دعا مین اور جو کہ بیٹھی ہون مسجد مین واسطی تسبیح کی یا پڑھنی
قرآن کی یا منتظر نماز کی انتہی اور مکروہ ہی سلام کرنا لبیک کہنی والی پر اور واجب ہی اوسکو جواب دینا اور داخل ہی بیچ
تحت ذکر کرنیوالی کی پس جب جانا تو نی کہ بیچ واجب ہونی جواب کی اور نہ واجب ہونی کی خلاف ہی بعض مسائل مین
پس مبتلا ہونی والی پر لازم ہی یہہ کہ تمیز کری پس جواب دی وقت نہونی مضرت کی دین مین اور نہ جواب دی وقت ہونی
مضرت کی اور اسی لیے مجمل بیان کیا اسکو شارح نی اس لیے کہ یہہ مقام محتاج ہی طرف تقریر دراز کی اور جن پر کہ ترک
کیا گیا ہی سلام کرنا بسبب فسق انکی کی اگر وہ سلام کرین تو واجب ہی جواب دینا اونکے سلام کا اور جنپر منع کیا گیا
سلام کرنی مثل غیر محرم عورتون پر بسبب خوف فتنی کی تو جواب دینا انکی سلام کا اشد منع ہوگا اور تصریح کی ہی
کتاب ضیا مین ساتھہ نہ جواب ہونی جواب سلام کی بیچ کہنی سَلَامٌ عَلَیْکُم کی ساتھہ جزم میم کی لفظ سلام مین اس لیے کہ
یہہ لحن ہی پس جہان کہین کہ الف لام نہین داخل ہوتا ہی تو تنوین دی جاتی ہی یعنی دو پیش دیتی ہین اور اگر الف لام
داخل ہوتا ہی تو پیش پڑھتی ہین اور سکون درج کلام مین لحن ہی مانند وقف کی حرکت پر یہہ کہا رحمت نی اور کہا
چلپی نی کہ پس بنابر اسکی یعنی مخالف ہونی سنت کی اگر پیش دین میم کو بغیر الف لام داخل ہونی کی تو ہوگا مانند
جزم میم کی واسطی مخالف ہونی سنت کی انتہی اور کہا سید احمد نی کہ مانند اسی کی ہی جبکہ الف لام بہی داخل ہو اور نہ تنوین بہی ہو
یا فقط السلام ہی کہی یا خطاب کری ساتھہ افراد کی یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کہی تو ان صورتون مین بہی جواب دینا نہین
واجب ہوتا ہی انتہی اور حاصل اس چیز کا کہ کتاب ضیا مین ہی وہمی بہی نقل کیا ہی یہہ ہی کہ لفظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ساتھہ لام کی ہی
اور سلام ساتھہ تنوین یعنی دو پیشون کی اور بدون ان دونون لفظون کی جیسیکہ کہتی ہین جاہل نہین ہوتا ہی سلام اور

ساتھ لام کی فصل اور بعد ون لام کی ساتھ جزم میم کی کچھ نہیں اور جائز ہے اوسکا نہیں واجب جو پایا ہی انتہی تمام ہوا بیان اونکا
کہ جن پر سلام کرنا مکروہ ہی اور اگر داخل ہو گھر میں اور نہ کوئی ہو تو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
مسئلہ مکروہ ہی دینا اوسکو کہ سوال کری مسجد میں مگر جبکہ نہ پہلانگتا جاوی گردنیں لوگون کی
بدلالت مفتی کی مسئلہ بیان میری ہو کہ نزدیک اللہ کی عبد اللہ اور عبد الرحمن ہی اور جائز ہی نام رکھنا
علی اور رشید اور سوا انکی ساتھ نامون اللہ تعالی کی جو مشترک ہیں اور ارادہ کیا جاتا ہی بیچ خدا کی
غیر اور تحریر کا کہ ارادہ کیا جاتا ہی بیچ حق اللہ تعالی کی لیکن نام رکھنا ساتھ غیر اونکی کی بہتر ہی
ایسا کہی کہ عوام تصغیر کر لیتی ہین اوسکو وقت پکارنی کی اور جسکا نام محمد ہوا اگر اوسکی کنیت ابو القاسم رکھی
تو کچھ مضائقہ نہین اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی منسوخ ہی
علی رضی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہ کنیت مقرر کی اپنی بیٹی محمد بن حنفیہ کی ابو القاسم اور مکروہ ہی
پکارنا آدمی کا اپنی باپ کو اور عورت اپنی خاوند کو ساتھ نام اوسکی کی مسئلہ مکروہ ہی کلام کرنا بیچ مسجد میں اور
پائخانی میں اور وقت حاجت کرنی کی اور وقت پڑھنی قرآن کی اور وقت وعظ کی [illegible] ساتھ کلام
وقت [illegible] مسئلہ عربی زبان کو فضیلت ہی [illegible] اور وہ زبان اہل جنت کی ہی
جو کوئی اوسکو سیکھی یا سکھاوی اوسکو بیچ ثواب دیا جاتا ہی اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ دوست رکھو عرب کو تین سبب سے
ایک اس لیے کہ میں عربی ہون اور دوسری اس لیے کہ قرآن عربی ہی اور تیسری اس لیے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہی
مسئلہ [illegible] مسئلہ مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی
بسبب تنگی معاش کی اور نہیں مکروہ ہی بسبب خوف پڑنی کی گناہ میں [illegible] مکروہ ہی آرزو کرنی موت کی
بسبب [illegible] دنیا کی [illegible] مسئلہ نہیں [illegible] کا پہننا لڑکی کو اور بالغ کو [illegible] مصنف تنویر الابصار نی
کہ در مختار شرح اوسکی ہی لکھا ہی اور اسی طرح [illegible] اور در مختار کی مصنف نی اقوال علما کی نقل کر کی
کہ معتمد مذہب [illegible] عورتون کی حق میں
مکروہ ہی [illegible] باپ وغیرہ کی پہنانا [illegible] مسئلہ نہیں مضائقہ ہی لڑکی کی کان چھیدنی
[illegible] مسئلہ ایک لونڈی [illegible] بکر کہتا ہی کہ مجھکو وکیل کیا ہی [illegible]
تو حلال ہی عمرو کو خریدنا اوسکا اور صحبت کرنی اوس سی [illegible] قبول کرنی قول بکر کی اگر گمان غالب ہو بکر کی سچ بولنی کا
اور اگر گمان غالب [illegible] جھوٹ بولنی کا تو قبول نہ کری قول اوسکا اور نہ خریدی اوس سی اور اگر نہ خبر دیوی
کہ [illegible] تو نہیں مضائقہ اوسکی خریدنی کا اور دوسرے مسئلہ حلال ہی صحبت کرنی اوس عورت سی
نزدیک [illegible] اور کہا ایک عورت نی کہ یہہ بیوی تیری ہی مسئلہ حلال ہی نکاح اوس عورت سی کہ کہا طلاق دی مجھکو
میری خاوند نی اور ہو چکی عدت میری یا کہا کہ تھی میں لونڈی فلانی کی آزاد کر دیا مجھکو [illegible] تو نکاح جائز ہی اگر
[illegible] سچ کہتا [illegible] مرد کو جب خبر دی عورت نی ساتھ ایک امر [illegible]

محتمل ہی پس اگر نفعہ ہو وہ عورت یا پڑی مرد کی دلمین ہیچ کہنا اس عورت کا تو نہین مضایقہ ہی نکاح کرنی کا اوسی
اور اگر خبر دی ساتھہ ایک امر مستبعد کی تو نہین جائز جب تک کہ نہ استفسار کرلی فرع مسئلہ خوش الحانی سی پڑہنا قرآن کا
اور کہنا اذان کا خوب ہی بشرطیکہ نہ زیادہ ہون حروف اور اگر زیادہ ہون حروف تو مکروہ ہی اوسکی پڑہنی والی کی تئین
اور سننی والی کی لیی اور اسیطرح حکم پڑہنی والی کی لیی اگر کہی احسنت تو یہہ اگر اوسکی سکوت کی لیی کہا تو اچھا ہی اور اگر
اوسکی قرات کی لیی کہا تو خوف کفر کا ہی مسئلہ مناظرہ علم مین واسطی نصرت حق کی عبادت ہی اور تین باتون سی ایک بات
کی لیی بھی کی تو حرام ہی واسطی غالب ہونی کی مسلمان پر اور واسطی اظہار علم اپنی کی اور واسطی حاصل کرنی دنیا یا مال
یا قبولیت کی یعنی لوگون مین مقبول و عزیز ہو مسئلہ درس کہنا منبر پر واسطی وعظ اور نصیحت قبول کرنی لوگون کی سنت انبیا
اور رسولون کی ہی اور واسطی حاصل ہونی ریاست کی اور مقبول ہونی کی عوام کی نزدیک گمراہیون یہود و نصاری
کی سی ہی مسئلہ پڑہنا قرآن کا ساتھہ قرآت معروفہ اور شاذہ کی دفعۃ واحدۃ مکروہ ہی مسئلہ مستحب ہی واسطی مردون کی خضاب کرنا
سر کی بالون اور داڑہی کا اگرچہ غیر لڑائی مین ہو بموجب صحیح تر روایت کی اور مکروہ ہی سیاہ خضاب یہہ در مختار مین
لکہا ہی اور خزانۃ الروایات مین یہہ مسئلہ خوب مفصل ہی کہ نہ خضاب کری ساتھہ سیاہی کی اس لیی کہ اسمین وعید عظیم
آئی ہی اور خضاب کری ساتھہ سرخی یا زردی کی اور مضمرات مین مشایخ سی لکہا ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ اگر
خضاب کری سر کو یا داڑہی کو ساتھہ مہندی کی یا وسمی کی تو اچھا ہی اور مکروہ ہی تغیر کرنا ساتھہ سیاہی کی اور
تاتارخانیہ مین لکہا ہی کہ اتفاق ہی مشایخ رحمہم اللہ کا اسپر کہ خضاب کرنا ساتھہ سرخی کی مردون کی حق مین سنت ہی اور
مسلمین کے علامت ہی اور خضاب ساتھہ سیاہی کی اگر غازی کری واسطی ہیبت ہونی کی کفار پر تو اچھا ہی اور اگر کری اس لیے
کہ مزین کری اپنی تئین عورتون کی لیی اور عورتین محبت کرین تو مکروہ ہی اور اسی پر اکثر مشایخ ہین تمام ہوا مضمون
خزانۃ الروایات کا اور فلیغیرن خلق اللہ خضاب ساتھہ سیاہی کی ہی یہہ تفسیر کبیر مین لکہا ہی مسئلہ جو کتابین کہ قابل انتفاع کے
نہون مٹایا جاوی اونمین سی نام اللہ تعالی کا اور اوسکی فرشتون اور رسولون کا اور جلاوین باقی اور نہین ہی مضایقہ
اسکا کہ ڈالدی جاوین پانی جاری مین جیسی کہ تون یا دفن کردی جاوین اور یہہ بہت خوب ہی کذا فی الدر اور اوسکی حاشیہ مین
غرائب سی نقل کیا ہی کہ مصحف جب پرانا ہو جاوی کہ نہ پڑہسکی اوسمین اور خوف ہو اوسکی ضائع ہونی کا تو لپیٹا جاوی ایک پاک کپڑی مین
اور دفن کیا جاوی اور دفن کرنا اوسکا اولی ہی کہنی اوسکی سی ایسی جا کہ خوف ہو پڑنی نجاست کا یا مانند اسکی کا اوپر اوسکی
دفن کرنی کی لیی بطور بغلی قبر کی کہودی اس لیی کہ اگر ویسا گڑہا کہودکر دفن کریگا تو احتیاج ہوگی مٹی ڈالنی کی اوسپر اور اسمین ایکطرح
کی حقارت ہی مگر جسکی اوسکی اوپر طور چہت کے کردی کہ مٹی اوسکی اوپر نہ پہنچی تو بہی اچھا ہی انتہی اور مصحف مجید کہ لائق پڑہنی کے
نہ ہی نہین جائز ہی یہہ کہ جلد بناوی اوسکی قرآن کی لیی کذا فی القنیۃ مسئلہ نہین جائز ہی ذمی کو یہہ کہ لیوی عشر شفعہ
حق اپنی کا اور امام شافعی کی نزدیک اوسکا بہی لینا جائز ہی اور اسمین بہت وسعت ہی مسئلہ ایک معلم نی لیا مول لڑکو نسی بریی کا
اور خرید کیا اوسمین سی لوریا کچہہ پیسون وغیرہ کا اور باقی آپ کہہ لیا تو یہہ جائز ہی اوسکو اس لیی کہ وہ مالک اوسکی کردیا ہی
اسکی لڑکون کی باپون نی مسئلہ پائی ایک شخص نی ایسی چیز کہ کچہہ قیمت نہین رکہتی ہی تو نہین مضایقہ فائدہ اوٹہانی کا

اور سی اور اگر وہ چیز قیمتی ہو اور پانی والا غنی ہو تو تصدق کر دی اوسکو مسئلہ نہین مضایقہ ہی جماع کرنی کا اوس گہر مین
کہ اوسمین مصحف مجید ہی مسئلہ نہ سوار ہو عورت مسلمان زین پر اس لیی کہ حدیث منع ہو وہ ہوئی ہی اسکی منع مین اور منع
اوس صورت مین ہی کہ بطور لہو کی سوار ہو اور اگر سوار ہو واسطی حاجت جہاد کی یا حج کی یا مقصد دینی یا دنیوی کی کہ
اسمین حاجت سوار ہونی کی پڑتی ہی تو نہین مضایقہ اوسکا مسئلہ ذکر اللہ کرنا طلوع فجر سی طلوع ہونی آفتاب تک
اولی ہی پڑہنی قرآن کی سی اور مستحب ہی پڑہنا قرآن کا وقت طلوع اور غروب آفتاب کی اور نہین مضایقہ ہے
واسطی امام کی پیچھی نماز کی ساتھ پڑہنی آیۃ الکرسی اور آیتون اخیر سورۂ بقرہ کی اور چپکی پڑہنا افضل ہی اور پڑہنا فاتحہ کا
بعد نماز کی پکار کر واسطی مہمات کی بدعت ہی کہا اوستاذ ہماری نی لیکن یہہ بدعت حسنہ ہی واسطی عادت کی اور
آثار کی کذا فی الدر اور عالمگیری مین لکہا ہی کہ افضل تسبیح پڑہنی قرآن کی خارج صلوۃ سے جہر ہی اور پڑہنا فاتحہ کا
بعد نماز فرض کی جمع ہو کر واسطی مہمات کی چپکی یا پکار کر مکروہ ہی اور اختیار کیا قاضی بدیع الدین نی کہ یہہ نہین مکروہ
اور اختیار کیا قاضی امام جلال الدین نی کہ اگر ایسی نماز ہو کہ بعد اوسکے سنت ہو تو مکروہ ہی ورنہ نہین اور پڑہنا
سورۂ کافرون کا آخر تک جمع ہو کر مکروہ ہی اس لیی کہ یہہ بدعت ہی نہین نقل کیا گیا صحابہ اور تابعین سی انتہی مسئلہ
رشوت نہین ملک مین آتی ہی ساتہ قبض کرنی کی اور نہین مضایقہ ہی رشوت دینی کا جبکہ خوف کری اپنی دین پر اور پیغمبر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتی تہی شاعرون کو اور اوسکو کہ ڈرتی تہی زبان اوسکی سی مسئلہ اہل محلہ کو مال جمع کر کی دینا امام کو
اچہا ہی مسئلہ سخت حرام سی ہی وہ چیز کہ لیجاتی ہی ہر مباح پر مانند نمک اور گہانس اور پانی اور گاؤن کی یعنی جنگل مین
یہہ چیزین مباح الاصل ہین جو چاہی سو لی ان چیزون پر کچہہ لینا نہ چاہیی اور اسی طرح سخت حرام سی ہی وہ چیز
کہ لیتا ہی غازی واسطی جہاد کی اور شاعر بسبب شعر کی اور مسخرہ اور نقال اور تمام باجی والی اور گانا اور جوا کہیلنی والا
اور کوڑی والا اور مانند انکی مسئلہ کہا ایک شخص کو کسی نی ای خبیث یا مانند اسکی پس جائز ہی اوسکو جواب دینا برائی کا
کہ نہ واجب کری حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہی مسئلہ جسکے لڑکی ہون اور مال ہو تہوڑا تو نہ وصیت کری نفل
مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریا سی ادا کری نہین ثواب ملتا مسئلہ کاتنا مرد کا اوپر مشابہت کاتنی عورت کی مکروہ ہی
اور مکروہ ہی مرد کی لیی چہونا عورت کا اور عورت کی لیی چہونا مرد کا مسئلہ جائز ہی مرد کو مارنا اپنی بیوی کی چار امور
ترک کرنی نماز کی کذا فی الدر اور ملتقی مین لکہا ہی کہ جائز ہی خاوند کو یہہ کہ تعزیر دی اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنی زینت کی
اور بسبب اسکی کہ یہہ صحبت کرنیکو بلاوی اور وہ انکار کرتی یعنی بلا عذر اور بسبب ترک کرنی نماز کی اور بسبب ترک کرنی غسل
جنابت کی مسئلہ نہین واجب ہی خاوند پر طلاق دینا بیوی بدکار کا مسئلہ نہین جائز ہی وضو کرنا اوس حوض سی
کہ طیار کی گئی ہو پینی کی لیی اور منع کیا جاوی وضو کرنی سی اوسسی اور اسمین اور دو ہتہا لیجانا اوس پانی کا اپنی اہل کی
جائز ہی اگر اذن دیا گیا ہو لیجانی کا ورنہ نہین جائز مسئلہ جہوٹ بولنا مباح ہی واسطی نکالنی حق اپنی کی اور واسطی دفع
ظلم کی نفس اپنی سی اور مراد یہہ ہی کہ تعریض یعنی کنایہ کرنا جہوٹ کا جائز ہی اس لیی کہ صریح جہوٹ حرام ہی یہہ کتاب
مجتبی مین ہی اور وہبانیہ مین ہی کہ جائز ہی جہوٹ بولنا صلح کروانی کی لیی دو شخصون مین یا دفع ظلم کی لیی اور اپنی

آور اپنی بیوی کی راضی کرنی کی لیی آور لڑائی مین تاکہ فتح یاب ہو کفار پر **مسئلہ** مکروہ ہی حمام مین دوانا خادم کی
مسئلہ کہڑی ہوجانا کسی کی تعظیم کی لیی جائز ہی اور غیر اہل علم کی لیی بہی کہڑی ہونی کو بعضون نی ثابت رکہا ہی **مسئلہ**
فسق ہی عادت ڈالنی گذرنی کی مسجد جامع مین سی اور فسق ہی تعلیم کرنا لڑکونکا اوسمین **مسئلہ** نہ نکالا جاوی مردہ قبر سے
بعد ڈالنی مٹی کی اوسپر اگرچہ کم ہو مدت مگر یہہ کہ ہووی زمین غصب کی پائی گئی ہو یا شفعہ کی مشتری سی بعد دفن کرنی کی آور
نہین مضایقہ ہی لیجانی مردی کا پہلی دفن کرنی کی بقدر کوس یا دو کوس کی اس لیی کہ مسافت مقبرونکی کبہی پہنچتی ہی،
اس مقدار کو کذا فی البرہان شرح مواہب الرحمن آور درمختار کی کتاب الوصیۃ مین لکہا ہی کہ اگر کوئی وصیت کری کہ تجہیز
فلانا شخص نماز پڑہی یا میرا جنازہ لیجایا جاوی بعد مرنی کی اور شہر مین یا کفن دیا جاوی ایسی کپڑی کا یا لیپی جاوی قبر
یا گنبذ کیا جاوی قبر پر یا شامیانہ یا وصیت کری اس شخص کی لیی کہ پڑہی نزدیک قبر اسکی کی ساتہہ شئی معین کی تعین سے
جیسی بیان کی امرا کی قبرون پر حافظ نوکر رکہی جاتی ہین پس یہہ وصیت باطل ہی **مسئلہ** جائز ہی فربہ کرنا اپنی بیوی کا
لیکن پیٹ بہری سی زیادہ نہ کہلاوی **مسئلہ** منع کیجاوی عورت اس سی کہ مانگی کسی سی تعویذ محبت کا واسطی خاوند کے
کذا فی الدر آور عالمگیری مین لکہا ہی کہ اگر ارادہ کری ایک عورت یہہ کہ کری تعویذ تاکہ دوست رکہی اوسکو خاوند
اور تہا وہ بغض رکہتا اوس سی تو یہہ تعویذ کرنا حرام ہی حلال نہین **مسئلہ** مکروہ ہی عورت کو سعی کرنی واسطی
اسقاط حمل اپنی کی آور جائز ہی اسقاط بسبب عذر کی جب تک کہ جان نہ پڑی بچی مین آور اگر حمل گراوی عورت اسطرح
کہ بچہ مردہ نکلی تو اوسکی عوض مین مانگی عاقلہ کو غرہ یعنی پانسو درہم دینی آتی ہین اوس بچی کی باپ کی تئین **مسئلہ**
عاشوری کی دن سرمہ لگانا جائز ہی کذا فی الہدایہ اور نہین مضایقہ اسکا کہ پکاوی دلیہ وغیرہ عاشوری کی دن تاکہ
فراخی ہو عیال پر اور بہت سی مسکین کہاوین اور ثواب دیا جاتا ہی اسپر **مسئلہ** مارنا غیر کی غلام کا جائز ہی اوسکی حکم سی
اور نہین جائز مارنا آزاد کا اگرچہ باپ حکم کری **مسئلہ** زیادہ ثواب ہی پڑہنی قرآن کی سی سننا قرآن کا کذا فی الدر آور
طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہی اوسمین لکہا ہی بیچ باب مفسدات نماز کی کہ پڑہنی والا قرآن کا اور سننی والا برابر ہی ثواب مین،
جیسی کہ آیا ہی احادیث مین انتہی **مسئلہ** لکہا ہی علمانی کہ ثواب لڑکی کی عبادت کا لڑکی کو ہوتا ہی کذا فی الدر اور اوسکے
حاشیی مین کتاب واقعات سی نقل کیا ہی کہ جب کری لڑکا حسنات پہلی بالغ ہونی کی مانند نماز نفل وغیرہ کی تو ہوتا ہی ثواب
لڑکی کو نہ اوسکی ماں باپ کو پس اگر تعلیم کیا لڑکی کو باپ نی تو ہوتا ہی ثواب اوسکو تعلیم کا آور اشباہ مین ہی کہ صحیح ہوتی ہی عبادت
لڑکی کی آور اختلاف کیا ہی علمانی اوسکی ثواب مین معتمد یہہ ہی کہ ثواب لڑکیکو ہوتا ہی اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہی اور
اسی طرح تمام حسنات اوسکی ہین **مسئلہ** مکروہ رکہا ہی علمانی کہنا واللہ اعلم اور مانند اسکی واسطی آگاہ کرنی ختم درس کے
مسئلہ بعضا کلام ایسا ہی کہ ثواب دیا جاتا ہی اوسپر جیسی تسبیح اور مانند اسکی کی آور کبہی گنہگار ہوتا ہی بسبب تسبیح کے
جبکہ کری اوسکو مجلس فسق مین حالانکہ وہ کرتا ہو فسق آور اگر قصد کری ساتہہ تسبیح کی مجلس فسق مین عبرت پکڑنا اور انکار تو
اچہا ہی آور مکروہ ہی کرنا تسبیح کا واسطی تاجر کی وقت کہولنی اسباب اپنی کی آور مکروہ ہی پڑہنا قرآن کا نزدیک قبر کی اور
جائز رکہا ہی اسکو امام محمد نی اور فتوی اسپر ہی آور بعضا کلام ایسا ہی کہ نہ اوسمین ثواب ہی اور نہ گناہ جیسی اوٹہہ

اور مشتبہ یعنی کلام مباح اور بعضا کلام ایسا ہی کہ گنہگار ہوتا ہی سبب اوسکی مانند غیبت اور جھوٹ اور فحش [illegible]
گالی گلوچ کی مسئلہ نہین مضایقہ ہی لگانا دیوار گیرون کا اور انکا پردہ دفع ہونی سردی کی لیے اور [illegible]
مین مضایقہ ہی لگانا دیوار گیرون پہر کی اور یہہ سب کا واسطی دفع گرمی کی اور زینت کی لیے یہہ سب مکروہ ہی اگر
پردی کا دروازہ ہی پر لٹکانا ضرورت سے مکروہ ہی حاصل یہہ کہ جو چیز بطریق تکبر کی ہو مکروہ ہی اور اگر حاجت اور ضرورت
کی لیے ہو تو نہین مکروہ ہو المختار اور جائز ہی آدمی کو یہہ کہ بچھاوے اپنی گہر مین جو کچہہ چاہی اقسام کپڑونسی خواہ [illegible]
ہون یا سیونکی ایسا کہ لگی ہوی یا زربفت کی ہوی مسئلہ نہین مضایقہ ہی اسکا کہ ہو ساتھہ آدمی کی غلام اوسکا ولیکن لائق ہی
کہ نہ تکلیف دیوی اوسکو خدمت کی بکر اندازہ طاقت اوسکی کی اور نہین مضایقہ اسکا کہ چلی آپ سوار جہان چاہی اور غلام
اسکا پیادہ پا ہمراہ ساتھہ اوسکی بشرطیکہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کی اور اگر طاقت اسکی نہ رکہتا ہو تو مکروہ ہی اور
ابن عمر رضی سی منقول ہی یہہ مکروہ رکہتی تہی سوار ہونی کو بیچ الیمین کہ اوسکی ساتہہ پیادہ پا لوگ چلتی ہون [illegible]
ساتہہ اوسکی پیادہ اور تکبر کا اور مستحب ہی یہہ کہ چہوڑ دی غلامون کو یا لونڈیون کو بعد نماز عشا کی تا آرام
کریں اور واجب ہی مالک کو یہہ کہ نہ باز رکہی انکو نماز سی اوقات نماز مین سبب لینی کام کی [illegible] اس لیے کہ بیچ حق ادا [illegible]
[illegible] اور لازم ہی مالک کو یہہ کہ چہوڑ دی اپنی مملوک کو یہان تک کہ سیکہی قرآن اسقدر کہ صحیح ہو ساتہہ او
نماز اور اسی طرح ہو نیکو مسئلہ تیل ڈالنا سر مین کبہی کبہی مستحب ہی اور سرمہ بہی لگانا رات کو مستحب ہی پہلی تین سلائیان
داہنی آنکہہ مین لگاوی پہر تین بائین مین اور آئینہ دیکہنا اور کنگہی کرنی سر اور داڑہی مین ایک دن بیچ مستحب ہی
مستحب ہی ہر کام خوب کو داہنی ہاتہہ سی کری مانند کہانا کہانی پینی کی اور دینی لینی کہانی پینی کی چیز کی غیر ذلک اسیطرح
کرتا وغیرہ پہننی [illegible] داہنی آستین سی [illegible] اور اگر متبرک جگہون مین جاوی مانند مساجد و مقابر وغیرہا کی تو داہنا
پاؤن پہلی رکہی اور پہننا جوتی کا اور نجاستونکا اور استنجا اور پاک کرنا ناک کا اور دہونا نجاستونکا اور اوتارنا کپڑونکا
اور [illegible] کا اور نکلنا مکانون متبرکہ سی اور مانند انکی کی بائین ہاتہہ اور بائین پاؤن سی کری مگر جبکہ [illegible] مسئلہ
جاوی کسی کی گہر مین تو پہلی طلب اذن کی یعنی کہی السلام علیکم آؤن مین پہر جیسا خانہ اذن دی تو جاوی اور جہان [illegible]
بیٹہہ جاوی [illegible] اگر اذن نہ دی تو پہر آوی [illegible] مگر جبکہ [illegible] تو زیادہ ہی [illegible]
اور اسی [illegible] اجنبی اور اقربا اور محارم [illegible] لونڈی [illegible] اگر [illegible] تو اولی یہہ
کہ [illegible] آدمی [illegible] اوسکی [illegible] گہر مین [illegible] آدمی [illegible]
[illegible] سلام علیک [illegible] کلام کری [illegible] السلام علینا [illegible]
بسم اللہ کہی [illegible] شیاطین [illegible] خدا تعالی کی طرف [illegible]
آتی ہین گہر کی سب چیزون کو [illegible] اگر بغیر بسم اللہ اور سلام کی آتا ہی [illegible]
فرشتو [illegible] شیاطین اوسکی ساتہہ [illegible] گہر والون مین دشمنی [illegible]
[illegible] مسئلہ روا ہی مارنا [illegible] ایذا دینی سی مانند سانپ اور بچہو اور کٹ کہنی اور کالی [illegible]

اور جون اور بچہو اور سانپ اور کنکہجورا اور چوہا اور شیر اور بہیڑیا اور مانند انکی کی اور مارنا گرگٹ کا بہی روا ہی بلکہ ثواب اور پانی دینا
تمام حیوانونکو سوای موذی جانورونکی ثواب عظیم رکہتا ہی اور پالنا کتی کا اور رکہنا اوسکا گہر مین سوای کتی شکاری
اور بہرا کتا اور مواشی کی اور تکلیف دینی چارپایونکو زیادہ طاقت سی اور دانہ گہاس ندینا روا نہین کہ موجب گناہ ہی مسئلہ علاج کرنا
بیماریون مین واسطی اصلاح بدن کی ساتہہ پچہنون اور فصد اور داغنی اور پیشاب اونٹ کی اور کاٹنی کان اور بدن اسیر اور مانند انکی کی
جائز ہی لیکن دوا کرنی ساتہہ حرام چیزون کی مانند شراب اور زہرون اور نجاسات اور مردار اور دودہ گدہی کی جائز نہین مسئلہ
صلی اللہ علیہ سوای انبیا کی اورونکی نام پر تنہا نہ کہی اور صحابہ کی نام پر رضی اللہ کہی اور اولیا اور علما کی نام پر رحمۃ اللہ علیہ اور قدس
اللہ سرہ اور مانند انکی کی کہی مسئلہ آرزو کرنی موت کی منع ہی اس لیی کہ اگر نیک ہی تو توقع زیادہ نیکی کرنی کی ہی اور اگر بد ہی
تو امید توبہ کی اور تدارک سابق کی ہی اور بعد موت کی کچہہ نہین کر سکتا مگر جبکہ خوف دین کا یا خوف فتنہ اور فساد کا دین مین یا اشتیاق
لقاء الٰہی کا غالب آوی تو مضایقہ نہین آیہ تو کرنی موت کی پس بعض عوام جو بسبب پہنچنی رنج و بلا اور محتاجی کی کچہہ کچہہ
کہتی ہین اور موت مانگتی ہین بہت برا ہی مسئلہ تمام روز اور تاریخین خدا کی طرف سی جانتی چاہیین اور ساتہہ کسی چیز کی عوام مین
مشہور ہی مقید ہونا نچاہیی اور سعادت و نحوست ایام اور تواریخ کی جو مشہور ہی کچہہ حدیث و اثر سی ثابت نہین لیکن البتہ
پچہنون کی حق مین آیا ہی کہ انکی لیی تاریخ سترہوین اور انیسوین اور اکیسوین بہتر ہی اور یہہ دن بری ہین پچہنون کی لیی
جمعہ اور ہفتہ اور اتوار اور منگل اور بدہ پس دونون مین پچہنی لی پیر اور جمعرات کو اور منگل سترہوین تاریخ پڑی تو وہ بہی
پچہنون کی لیی خوب ہی آیا ہی کہ وہ سیین پچہنی لینی برس روز کی بیماری کی دوا ہی کذا فی المشکوٰۃ اور آئی پیر اور خون نکلوانیکا
کیا ہی علمانی یعنی فصد وغیرہ کو مسئلہ دستار مستحبات کی ہی اور عید اور جمعے اور مانند انکی مین بارہ گزکی اور دستار کہڑی ہوکر
باندہنی اور ازار بیٹہہ کر پہننی اور پہننا صوف اور بالون کی کپڑیکا مستحب ہی اگر نمو کی لیی نہو اور پہننا پیوند لگی ہوی کپڑیکا اور
موٹی کپڑیکا بہی مستحب ہی اور عورت ایسا لباس باریک پہنی کہ رنگ بدنکا اوسمین سی نظر آوی کہ موجب لعنت کا ہی کذا فی الشرعۃ
اور بہتر یہہ ہی کہ لباس موافق لوگون ہم جنس اور ہم مکان اپنی کی پہنی تا انگشت نما نہووی مگر یہہ کہ نیت متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور صلحا کی غالب آوی اور لباس انکا سا پہننا اختیار کری تو یہہ بہت ہی خوب ہی مسئلہ منڈانا داڑہی کا حرام ہی اور چہوڑنا
اوسکا بقدر ایک مٹہی کی واجب ہی اور زیادہ ایک مٹہی سی جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سی نگذر جاوی اور کترنا لبونکا
کہ بقدر بہو ونکی رہین سنت ہی اور عالمگیری مین ہی کہ بعضی سلف چہوڑ دیتی تہی دونون طرفین مونچہونکی یعنی انکو نہ کترتی تہی
اور کہا طحاوی نی کہ کترنا لبونکا حسن یعنی اچہا ہی تفسیر اوسکی یہہ ہی کہ کترے جاوین یہانتک کہ کم ہوجاوین اوپر کی ہونٹکے کنارے سے اور کہا طحاوی نی
کہ کترنا لبونکا سنت ہے اور مونڈنا احسن یعنی بہت اچہا ہی کترنی سی اور یہہ قول ابی حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ کا ہی اور نہ مونڈنی بال حلق کی
اور ابو یوسف کی نزدیک نہین مضایقہ ہی اسکا نہی اور بیچ مونڈنی بالون نزدیک لب کی اختلاف ہی مونڈنا اونکا افضل ہی اور مونڈنا دونون
طرفون لب کا مضایقہ نہین اور رہا ہی تمام سر مین بال رکہنی اور رہا ہی تمام سر منڈاوی اور آنحضرت سی تمام سر کا منڈانا سوای حج
اور عمرہ کی ثابت نہین ہوا اگر بال رکہی تمام سر مین تو ساتہہ اکرام اور پاکیزگی کی رکہی کہ کبہی کبہی دہونا اور تیل ڈالتا رہی اور مانگ نکالنی بہی
سنت ہی اور زلفین گوندہ کر رخسارون پر نہ لٹکانی مردونکو مکروہ ہین اور عورتون کو جائز ہی اور چوٹی نہ رکہنی سر مین اور منڈانا سر کی بعضی

بالونکا اور بہ منڈانا بعضی بالونکا کروہ ہی اور عورت کو واسطی زینت اور شوہر کی خاوند اپنی کی ہاتھہ پاؤن میں مہندی
لگانی روا ہی بشرطیکہ تصویر نہ کری اور لڑکی کو رنگ کرنا ساتھہ مہندی کی مکروہ نہین مگر ساتھہ کسی عذر کے کرہ
ترکیب نسلو وغیرہ اور مرد کو ہاتھہ پاؤن پر رنگ مہندی کا کرنا حرام ہی اور اسیطرح رنگ انیو نکا ساتھہ مسی کی کذا فی التعق اور
جانیی کہ سر منڈانی کی وقت منہ قبلہ نہیں اور داہنی طرف سی شروع کری اور جب کتری ناخن اپنی یا مونڈی بال اپنی تو نہیں
بہہ کہ دفن کردی اونکو اور اگر پھینک دی اونکو تو نہین مضایقہ اور ڈالدینا انکا پاخانی مین یا غسلخانہ مین مکروہ ہی
اسلیی کہ یہہ باعث ہوتاہی ایک بیماری کا اور دفن کیا جاوی چار چیزین ناخن اور بال اور کپڑا حیض کا اور خون پچھنی
وغیرہ کا اور کترنا ناخن دانتوں سی مکروہ ہی اور ناک کی بال اوکھیڑی نہین کذا فی العالمگیریہ اور واسطی سترا کی
دن جمعی کا بہتر ہی اور بال کی حاجت مین سر نہ منڈاوی اور نہ ناخن کتروا وی اور بال منڈانی سینی اور پشت اور
اور پاؤن کی ترک ادب ہی اور بغل کی بالونکا اکہاڑنا اولی ہی اگرچہ منڈانا بھی جائز اور زیر ناف کی بالونکا چالیس دن
رہنا دینا مکروہ ہی اور حد انکی مونڈنی کی زیر ناف سی ہی اور مقعد کی گرد کی بھی مونڈی اور نورہ لیپی بھی درکار
اور لینا پچھنی نکا بھی سنت ہی اگر ضرورت ہو اور بہت امراض کو مفید ہی اور غسل بعد اسکی مستحب ہی مسئلہ مصافحہ کرنا
مرد کی ساتھہ مرد کی مطلقا سنت ہی اور اگر بعد نماز عید یا جمعی کی کری تو بسبب تخصیص وقت کی بدعت مکروہ ہوگا اور
مصافحہ کرنا ساتھہ عورت جوان کی اور امرد خوبصورت کی حرام ہی اور بڑھیا سی مضایقہ نہین اور اگر مرد بڈھا کہ امن ہو
شہوت سی ہو اگر ساتھہ عورت جوان کی مصافحہ کری تو روا ہی اور چومنا چھوٹی لڑکونکی شفقت کا جائز ہی بلکہ سنت
اور مصافحہ اور مبارکباد دینی بعد دیکھنی ماہ نو کی کچہہ اصل نہین رکھتی مگر ماہ مبارک رمضان اور عیدین مبارکباد
منقول ہی بعضی سلف سی اور دیکھنا اور تلاش رکھنی چاند رمضان اور عیدین کی ضرور ولازم ہی اور سوای انکی اور
چاندونکا دیکھنا مسنون ہی مسئلہ مستحب ہی قیام واسطی بادشاہ عادل اور والدین اور اہل علم و ورع اور بزرگی
اور فاسق و فاجر کی لیی مکروہ و ممنوع ہی اور ابتدا ساتھہ سلام کی کرنی سنت ہی اور جواب دینا اوس کا فرض ہی اور
ادب سلام کا یہہ ہی کہ اعلی درجی والا اپنی سی کم درجی والی پر ابتدا ساتھہ سلام کی کری جیسی سوار پیادہ اور بیٹھی پر
اور چلنی والا بیٹھی ہوئی پر اور استاد شاگرد پر اور آقا اپنی تابع پر ابتدا کری سلام ایکا جماعت مین سی اور سیطرح
جواب دینا اوسکا سب کی طرفسی کافی ہوگا اور امام ابواللیث سی آیا ہی کہ آنیوالا مسجد کا السلام علینا من ربنا کہی اور اگر کوئی
مسجد مین نہو اور اگر لوگ نماز پڑہتی ہوں تو کہی السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور اگر نماز مین نہوں تو السلام علیکم کہی
اور قبرستان میں پہنچی تو کہی السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون نسئال اللہ لنا ولکم العافیۃ اور سلام
سلام سی ہی شناسائی اور معرفت پر موقوف نہین جب مسلمان مسلمان سی ملی سلام علیک کہی اگرچہ ملاقات بعد حائل ہونی دیوار
یا درخت یا مانند انکی کی ہو مسئلہ چھینکنی والی کو مستحب ہی کہ چھینکنی میں آواز بلند نکری اور بعد چھینکنی کی الحمد للہ آواز بلند سی کہی
سننی والی کو واجب ہی اوسکی جواب میں یرحمک اللہ کہی اور چھینکنی والا پھر جواب دینی انکو کہی یغفر اللہ لنا ولکم یا یہدیکم اللہ ویصلح
بالکم اور یہہ حکم ہی اور جواب یرحمک اللہ تین بار تک ہی اور بعد اسکی چھینکنی والا ہر بار حمد کہی اور سننی والا چاہی جواب دی

جماہی

ختنہ

چاہی لہذی اور اسپر جواب دیا اور جلسہ میں چھینکتی ہو الا الحمد للہ آواز بلند سی کہی مسئلہ جماہی شیطان سی ہی جبکہ جماہی آوی تو ہاتھ اپنا منہہ پر رکھہ لی اور آواز بلند نکری بلکہ تا مقدور مطلقا آواز نکری مسئلہ ختنہ کرنا سنت ہی اور وقت مستحب اسکی لیی سات برس کی عمر ہی دس برس تک بسبب قول مختار کی اور بارہ برس کی عمر تک بہی کہا ہی علمانی اور جو لڑکا کہ بسر ذکر اوسکی کا ظاہر ہوا ایسا کہ اگر کوئی دیکہی اوسکو تو ختنہ کیا ہوا گمان کری اور باوجود اوسکی جلد ذکر اوسکی کی سوائی ختنی کی نہ کٹ سکی تو اوسکا ختنہ نکرنا اولی ہی مانند اوس شخص کی کہ مسلمان ہو اور اگر ایک شہر کی لوگ ترک کرنی ختنی پر مجتمع ہون تو امام کو لڑنا اونکی ساتہہ روا ہی اسلیی کہ ختنہ کرنا سنت مؤکدہ اور سنن اسلام سی ہی مسئلہ عقیقہ کرنا بعضی علما کی نزدیک سنت ہی اور امام اعظم کی نزدیک مباح ہی اور کنز العباد وغیرہ مین لکہا ہی کہ عقیقہ ساتوین دن لڑکی پیدا ہونیکی کری لڑکیکی عقیقی مین دو بکریان اور لڑکیکی عقیقی مین ایک بکری ذبح کری اور اگر لڑکیکی عقیقی مین بہی ایک بکری کری تو جائز ہی اور اوسکی ذبح کرنی کی وقت کہی اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِيْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک ران اوسکی دایہ کو دی اور سر بھی نائی کو دی اور ہڈیان اوسکی نہ توڑی بلکہ بند بند اوسکی جدا کرکی پکاوی اور گوشت کو اوس سی جدا کرکر ثابت ہڈیونکو گاڑ دی اور وہ گوشت یا طعام اوسکا پکا کر تصدق کری اور یہہ عقیقہ اگر ساتوین روز نکری تو چودہوین یا اکیسوین روز کری اور روز عقیقی کی بال لڑکی کی سرکی بہی منڈاوی اور اون بالونکو چاندی کی برابر تول کر اوس چاندی کو بانٹ دیوی اور صفت عقیقی کی بکری کی عمر مین اور سالم ہونی مین عیوب سی مانند قربانی کی بکری کی ہی اور نام لڑکی کا بہی ساتوین روز رکہی اور افضل نامون مین وہ نام ہی کہ اوسمین نام اللہ کا یا رسول کا ہو مانند عبد اللہ اور محمد اور احمد وغیر ذلک کی اور ایسی نام رکہنی کہ منسوب بعبدیت بندونکی ہون روا نہین مانند عبد النبی اور غلام نبی اور نبی بخش اور مانند انکی کی چنانچہ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نی تفسیر فتح العزیز مین بیچ بیان اقسام مشرکون کی لکہا ہی وازانجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن خود را بندہ فلان یا عبد فلان می گویند وایں شرک در تسمیہ است انتہی اور بروز پیدا ہونی لڑکی کی اوسکی داہنی کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہنی مستحب ہی

اور جب باتین لڑکی کی کہلی تو اول اوسکو کلمۂ طیب اور بسم اللہ سکہلاوی گا

خاتمۃ الطبع بجواہر زواہر شکر و ثنا نثار بارگاہ حق جل و علا کی کہ خزانہ فوائد خاص و عام اور گنجینہ منافع جمہور اسلام یعنی کتاب معدن الجواہر کی تالیف لطیف مولانا قطب الدین صاحب سی قالب طبع مین آئی اور بندہ سراپا قصور عبد الرحمن ولد حاجی محمد روشن خان مغفور کی اوسکی اہتمام طبع سی پندرہوین تاریخ جمادی الاولی ۱۲۶۶ سنہ ہجری مین فراغت پائی قطعہ تاریخ از میر ناصر علی نصیر سلمہ اللہ القدیر

جب چہپی معدن الجواہر طبع | کہلین شرع مبین کی باتین
بولا ہاتف یہہ مصرعہ تاریخ | کیا چہپین خوب دین کی باتین

۱۲۶۶

ربع

صحتنامہ معدن الجواہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٧	٢٥	اسلاع	استلاع
ایضاً	٢٧	بہنچی	پہنچی
٦٨	١٣	بہ	یہ
٦٩	١	باستہ	ہستند
″	٣	ناڈہ	تازہ
″	١٦	ناد	یاد
″	١٩	دمعنی	دومعنی
٧١	٥	ارس	اوس
″	٧	یوس	بوس
٧٢	٢	تزادادُ	تزدادُ
″	٥	ذکریا	زکریا
″	١١	وَیُحیُق	وَیُحیِی
″	١٩	مَلکہ	مَلَکہٖ
٧٣	١	لاتقف	لاتَقِفْ
″	٢٢	وَصَلْ	وَصَلِّ
٧٤	١	تَرَسُوْل	رَسُوْل
″	٢	وَسَلَم	وَسَلِّمْ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٧٤	٩	چھپ	چھپا
٧٥	١٣	اسکے	اور سکے
″	١٧	اور سماعت	سماعت
٧٩	٢١	جبر	چیز
″	٢٦	اوہ	وہ
٨٢	١	موسیہ	موسے
″	١٣	برایہ	برانیہ
٨٣	١٥	نکروہ	نکروہ
٨٦	٢٤	سی	ہی
٨٧	٥	لیئی	لیتی
″	٢٧	رضم	برضوئی
″	″	ہوئی پنجیر	ہوئی ہم
٨٨	١٢	یہی	نہی
″	٢٢	پہلے	پہنچی

صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
٨٩	٢	تیرا	بیرا
″	١٤	چھینک	جزتک
″	٢٧	تفسیی	تفسیے
٩١	٦	بزاکرہ	مذاکرہ
″	٢٧	آسَلامُ	السَّلامُ
٩٢	٢١	کیاہی	کیاہی پئیں
″	٢٥	ہوی	ہوئی
″	٢٧	صیح کہنا	سچ کہتا
٩٣	١٢	یَاتیع	یَاتِیْع
٩٤	٢٥	مباح	مباح
٩٥	٥	بغایقہ	مضایقہ
٩٦	١٦	کرتاہ	کرتا
٩٨	١٥	عید	عیدین
″	٢٣	اَلکَافِیَۃ	اَلعَافِیَۃ
″	٢٦	یا	یاکہی
″	٢٧	ساتی	سنتی
٩٩	٩	کَلاب	کُلّاب

تمام شد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى
آله الطاهرين الطيبين وازواجه المطهرات امهات المؤمنين وخلفائه
الراشدين المهديين الهادين وسائر الصحابة ائمة الدين اجمعين

بعد حمد اور صلوة کی بندۂ کثیر العصیان ضعیف البنیان محمد عمران غفر الله له ولوالدیه متوطن شہر مصطفی آباد
عرف رامپور کا کہتا ہی کہ ایک شخص محتاج بظاہر خوار و بے اعتبار اور حقیقت میں دیانت دار اور تقوی کے
آراستہ کمال دیندار رہنی والا دار الامارۃ کلکتے کا بنگالی الاصل نسب ور وجر قال الله اور قال الرسول کے
طلب میں سرگرم لیکن بسبب تقدیر الٰہی کی کہ لا ینال الانسان الا ما قدر به علم سی بی بہرہ تھا جسکو سنتا کہ وہ عالم کامل
پرہیزگار دیندار مقبول درگاہ الٰہی کا ہی اوس سی جا کر استفادہ کرتا اور جو کچھ شک و شکوک مسائل دینی میں تھے
تو پوچھتا اتفاقاً جناب ارشاد مآب یگانہ فضلای دہر یکتای علمای عصر جامع علوم منقول و معقول کاشف دقائق
فروع و اصول استاد اور مربی میری حضرت سید مولوی محمد حیدر علی صاحب قبلہ اعلی الله شرفه ودرجاته
و افاض علی العالمین برکاته وفیوضاته رامپور سی سن ۱۲ بارہ سی تیس ہجری میں دار الامارہ کلکتے کو تشریف لائی تھے
یہہ فقیر بھی اونکی خدمت میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب کی علم کا استفادہ کرتا وہاں تک پہنچا اونکی علم و فضل
اور کمالات کا شہرہ اطراف اور جوانب میں بنگالی کی ہوا خاص اور عام سب مستفید اور بہرہ مند ہوئے وہ شخص تو طالب ایسی
شخصوں کا تھا سنتی ہی آکر حاضر ہوا الغرض ایک مدت تک تو یوہیں آتا رہا اور مسائل جو جو کچھ پوچھتا رہا ایک روز لا

کہ حضرت ہم کہاں تک مسائل پوچھ سکین کہ علم دریا ہی مسائل کی کچھہ حد شمار نہین اور ہم لوگ بجز عربی اور فارسی کے
کتابون سی واقف نہین التماس بندی کا یہہ ہی کہ مسائل مسلمان کی تجہیز اور تکفین کی کہ یہہ نہایت ضروری ہین
اور ہر مسلمان کو انکی احتیاج ہی اگر اردو زبان مین مذکور ہون تو نہایت فیض عام اور قریب فہم عوام ہو
حضرت مولانا صاحب نی ہر چند کہ بسبب قلت فرصت کی کہ اکثر اوقات درس تدریس اور ہدایت مخلوقات مین
مشغول رہتی تہی اس عاجز کو ارشاد فرمایا کہ تو یہہ مسائل فقہ کی معتبر کتابون سی نقل کر کی بطور ایک رسالی کے
جمع کر دی تاکہ فیض عام اور فائدہ تام ہو جاوی پس بندی نی فرمان لازم الاذعان اوس جناب کا سعادت
دارین کی سمجہہ کر چند معتبر کتابون سی جو مسئلی کہ متفق علیہ تہی سب لکہی اور جن مسئلون مین اختلاف علماء کا تہا
اونمین سی جسکا اختلاف ذکر کرنا مناسب تہا اوسکو مع الاختلاف ذکر کیا اور باقی جگہہ جو حکم کہ مفتی بہ اور مختار تہا
اوسکو بیان کیا دوسری کو چہوڑ دیا تاکہ خاطر عوام کی بہت اختلافات سی پریشان نہو جن کتابون سی یہہ رسالہ لکہا گیا ہے
وہ یہہ ہین ہدایہ شرح وقایہ فتاوی عالمگیری فتاوی قنیۃ المصلی شرح منیۃ المصلی خزانۃ الروایات خزانۃ المفتین
جامع الرموز ترجمہ مشکوۃ شریف شیخ عبد الحق دہلوی کا اس رسالی کی بارہ فصلین مقرر کین پہلی فصل جانکندن کے
بیان مین دوسری فصل میت کی غسل مین تیسری فصل کفنانی مین چوتہی فصل جنازی کی نماز مین
پانچوین فصل انکی بیان مین کہ جنکو غسل دینا اور انکی جنازی کی نماز پڑہنا درست ہی یا نہین چہٹی فصل جنازی کی امامت مین
ساتوین فصل جنازی کی اوٹہانی اور اوسکی ساتھہ چلنی مین آٹھوین فصل دفن اور قبر کی بیان مین نوین فصل
شہید کی احکام مین دسوین فصل مسائل متفرقہ مین گیارہوین فصل تعزیت مین بارہوین فصل اہل میت
کی لیی طعام بہیجنی اور میت کی لیی صدقہ دینی مین بموافق سوال اوس طالب مذکور کی اس رسالی کا نام تجہیز تکفین
مسلمان کی رکہا گیا اور حسن اتفاق سی تاریخ ہجری بہی اسکی یہی ہو گئی پہلی فصل جانکندن کی بیان مین اگر کسی
مسلمان کو جانکندن شروع ہو آثار موت کی اوسپر ظاہر ہون چنانچہ ٹیڑہا ہونا ناک کا اور سست ہو جانا پانوں کا کنپٹی
بیٹہ سکین اور مثل اسکی اور چیزین کہ علامات جانکندن کی ظاہر ہوتی ہین پس یہہ آثار جب معلوم کیی جاوین تو مستحب
ہی حاضرین کو کہ منہہ اوس کا قبلی کی طرف پہیرین اور سنت ہی کہ سیدہی کروٹ پر لٹاوین جسطور سی کہ زندگی مین سوتا
تہا اور اگر چت لٹاوین پانون اوسکی قبلی کی طرف کر دین اور سر کی نیچی ایک بالش تکیہ رکہکر ذرا اوپر اوٹہا دین
تاکہ منہہ اوسکا قبلی کی طرف ہو جاوی تو یہہ بہی جائز ہی اگر اسطور کی لٹانی مین مرنی والی پر کچھہ تکلیف زیادہ ہو تو
اوسکو اوسی وضع پر چہوڑ دین جس وضع پر کہ وہ پڑا ہو واجب ہی اوسکی اقربا پر اگر اقربا نہون تو اون مسلمانون پر
جو حاضر ہون تلقین کرنا شہادتین کا قبل وقت غرغرہ کی یعنی پہلی اوس سی کہ دم اوسکی گلی مین اٹکی کہ یہہ حالت نزع کی
نہین رہتی ہی بعضی علمانی کہا ہی تلقین کرنا مستحب ہی اکثر علما کی نزدیک شہادتین کی تلقین سی یہہ مراد ہے
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور بعضون کی نزدیک یہہ مراد ہی لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اسطور سی تلقین کرین کہ آپ پڑہ پڑہ کی اوسکو سناوین کہ وہ سنی اور سمجہی اوسکو نہ کہین کہ تو بہی

کہ تو ہی کہہ اسطور سی کہ یہہ وقت اوسپر کمال تکلیف کا ہی مبادا کہ اسکا کہنا اوسکو برا معلوم ہو یا وہ بسبب
کمال تکلیف کی انکار کر بیٹھی تو یہہ اوسکی حق مین بہتر نہین آپس چاہیی اون حاضرین کو جب تک تلقین کرتی رہین
تہ مرنی والی ایکبار تہا دیں صراحتہً یا اشارۃً کہ پھر اوسکو تلقین کرنا موقوف کرین اگر بعد اسکی کوئی بات دنیا کے
اوسکی منہہ سی نکلی تو پہر اسی طور سی تلقین کرین علی ہذا القیاس یہان تک کہ اوسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو جاے
اگر کسی مسلمان سی کفر کا کلمہ جانکندنی مین ظاہر ہو جاوے یا بعد تو اوسکی واسطی دعا مغفرت کی خدا سی مانگین اور اوسکی
تجہیز اور تکفین مسلمانون کی سی کرین کہ اسوقت کی کفر و اسلام کا اعتبار نہین مرنی والی کی پاس سورۂ یٰس اور
سورۂ رعد پڑہنا مستحب ہی اور جب کہ وہ مرچکی تو اوسکی آنکہین بند کرنا مستحب ہی اور ایک پٹی کپڑی کی اوسکی
تہوڑی کے نیچی سی ڈالکر اوپر سر کی باندہ دین تاکہ منہہ اوسکا پہیلا نہ رہ جاوی اور مکہی وغیرہ اوسمین نجاوی آنکہین
بند کرنی والا بند کرتی ہوی پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم اللّٰھم یسر علیہ امرہ وسھل علیہ ما بعدہ واسعدہ بلقائک واجعل ما خرج الیہ خیرا مما خرج عنہ
بعد اسکی میت کی پاؤن پہیلا دین کہ سکڑ نجائین اور ایک تلوار یا کچہ تہوڑا سا لوہا اوسکی پیٹ پر رکہہ دین کہ پہول نجاوی اور
حاضر کی جاوین نزدیک اوسکی خوشبوئیان مثل عطر اور گلاب وغیرہ کی جب تک کہ میت کو غسل دیا ہو قرآن پڑہنا
اوسکی پاس مکروہ ہی بعضی علما کی نزدیک جائز نہین بیٹہنا میت کے پاس حیض اور نفاس والی عورتون کا اور
اوسکا کہ جنابت مین ہو اور بعضی علما کی نزدیک اسمین کچہہ مضایقہ نہین میت کے اقربا اور ہمسایہ اور اہل محلہ کو
خبر کرنا اسکی موت سی مستحب ہی میت کو چارپائی یا تخت پر رکہین زمین پر نہ ڈال دین چنانچہ رسم ہنود کی ہی اسلیی
کہ اثر زمین کا اسکی بدن کو کچہہ تغیر نکردی اور زمین پر ڈالنی مین ہتک اور اہانت بہی مردی کی ہی حالانکہ
تعظیم اور تکریم اوسکی حدیث شریف مین آئی ہی شتابی کرنا میت کی تجہیز تکفین مین مستحب ہی دوسری فصل
میت کی غسل مین میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہی فرض کفایہ اوسکو کہتی ہین کہ جو بعضی لوگ ادا کرین تو سب چہوٹ جاوین
اور جو کوئی ادا نکری تو سب گنہگار ہون جب میت کو غسل دینی کی لیی تخت پر ڈالین تو مستحب ہی کہ تین بار یا پانچ
یا سات بار پہلی اوس تخت کو صندل اور اگر یا جو انمین سی میسر ہو دہونی دین تب میت کو اوسپر ڈالین اور
گرد اوسکی وہی دہونی رکہین اور پاؤن اوسکی قبلی کی طرف کری اسطور سی کہ منہہ بہی قبلی کی طرف ہو جاوی لنبا لنبا
لٹا دین اگر جگہہ میسر نہو مکان تنگ ہو تو جس وضع سی کہ ہوسکی غسل دین غسل کی وقت میت کی بدن پر جو لباس ہو نکال
ڈالین مگر بی ستری نکرین بلکہ ایک پاک کپڑا اوسکی ستر عورت پر ڈالدین حضرت پاک جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو جو حق تعالیٰ نے میت غسل دیا تہا تو یہہ اونسی جناب پاک کی خواص سی تہا خبر کی لیی اوسپر قیاس نکیجیی
کہ یہہ مخالف افعال اور اقوال حضرت کی ہی غسل کا پانی خطمی عراقی یا بیر کی پتی یا صابون یا اشنان ڈالکر گرم کرین
اگر کوئی چیز انمین سی میسر نہو سکی تو فقط گرم پانی بہی کافی ہی غسل دینی والا پہلی اوسکی استنجی کی جگہہ سے
کلوخ یا پتہر سی نجاست دور کری پہر کپڑی کی تہیلی ہاتہ مین پہن کی استنجا میت کا کردی پہر اوس تہیلی کو دور کری

دو ہاتھ دہو کر اپنی انگلی پر کپڑا لپیٹ کر دانت ہونٹھ میت کے مل دی اور دونو نتھنون مین پہر اوسی طرح پہیری اور
اور ناک مین میت کے پانی نہ ڈالی اگر خوف اندر چلی جانی کا ہی کیونکہ میت زندی کی طرح سی مونہہ ناک سی پانی
نہین نکال سکتا پہر سب باقی وضو پورا کر دی وضو سی پہلی پہونچون تک ہاتھ میت کے نہ دہو دی کہ یہ سنت
زندی کی واسطی ہی میت کے لیی ہاتھ ہونا غسل دینی والی کا کافی ہی پہر داڑہی اور سر کی بال اگر ہون تو خطمی
ہوا سی دہو دی اگر یہ میسر نہو تو صابون وغیرہ سی دہو دی بعد اسکی میت کو بائین کروٹ پر ڈال دی
داہنی طرف تین مرتبہ پانی سر سی پاؤن تک ڈالی کہ بائین طرف جو تختہ سی لگی ہوئی ہی وہان تک پہنچ جاے
یہ پہلا غسل ہوا پانی ڈالنی مین سر سی شروع کری سب بدن میت کا ہاتھ سی ملی مگر ستر کی جگہہ تہیلی ہاتھ مین
پہن کر کپڑا لپیٹ کر خالی ہاتھ سی ستر کی جگہہ نہ ملی کہ ہاتھ لگانا اور دیکہنا ستر کی جگہہ مردی کی ویسا ہی حرام ہی
جیسی کہ زندی کی پہر میت کو داہنی کروٹ پر لٹا کی بائین طرف سر سی پاؤن تک تین مرتبہ پانی بہا دے
اور اوسی طور سی بدن اوسکا ملی کہ سابق معلوم ہوا یہ دوسرا غسل ہوا ان دونو مرتبہ وہ پانی ہو کہ بیری کے پتے
وغیرہ ڈالکر جوش کیا گیا ہو پہر اوسوقت میت کے پشت کو غسل دینی والا اپنی گھٹنون اور ہاتہون یا سینی سے
غرض جس طرح سی ہو سکی تکیہ لگا کر اوسکو بٹہائی اور پیٹ اوسکا آہستہ آہستہ نیچی کو ملی اگر اوسکی پیٹ سی کچھہ نکلی
تو اوسی دہو ڈالی اعادہ غسل وضو کا نکری پہر میت کو بائین کروٹ پر لٹا کی داہنی طرف سر سی پاؤن تک
تین مرتبہ پانی بہادی اس مرتبی کی پانی مین چاہیی کہ تہوڑا سا فقط کافور ملا ہو اور بیری کی پتی وغیرہ
اوسمین نہو اور جوش بہی نکیا ہو یہ تیسرا غسل ہوا اس بیان سی یہ معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا
سنت ہی اگر پانی ڈالنا تین بار سی کم یا زیادہ ہو تو بہی غسل ہو جائیگا اسلیی کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہی
پہر اوسکی تمام بدن کو کپڑی سی پونچہہ ڈالی اگر بعد اسکی بہی کچہہ اسکی بدن سی خارج ہو تو اوسکو بہی دہو ڈالی
اعادہ غسل کا نکری اگر سر کی بال اور داڑہی ہو تو اوس پر حنوط لگائین حنوط اوس خوشبو کو کہتی ہین کہ چند
خوشبوئین مثل عطر اور گلاب اور صندل وغیرہ کی ایک جگہہ جمع کر لی ہین اور یہ مشہور ہی زعفران
اور ورس داخل کرنا حنوط مین مرد کی واسطی مکروہ ہی اور عورت کی لیی جائز ہی مشک ڈالنا حنوط مین
جائز ہی ورس نام ہی ایک قسم گہانس کا کہ سرزمین یمن مین پیدا ہوتی ہی اور بعضی محققین نی لکہا ہے
کہ ورس تُن کو کہتی ہین کہ ہندوستان مین مشہور درخت ہی میت کے دونو ہتھیلیون اور تلوون پر اور ماتھے
اور ناک پر اور دونو گہٹنون پر کہ یہ اعضا سجدی کی ہین کافور لگائین اور حنوط اوسکی کفن پر بہی لگائین
اور مردی کی مونہہ ناک کانون مین روئی رکہدین تو مضائقہ نہین مگر روئی رکہنا میت کے جا ضرور اور پیشاب کی جگہہ
مکروہ ہی ختنہ کرنا میت کا اور بال اور ناخن کاٹنی اوسکی جائز نہین لیکن جو ناخن ٹوٹ گیا ہو تو اوسکا کاٹنا درست ہی
اگر خاوند جورو کو غسل دیوی تو جائز نہین اور جورو خاوند کو غسل دیوی تو درست ہی بشرطیکہ اوسکو کوئی طلاق بائن
یا طلاق رجعی نہ دی ہو لیکن وہ غسل دینی کی وقت عدت مین ہی اگر عدت اوسکی قبل غسل کی تمام ہو گئی یا وہ مطلقہ تہی طلاق

طلاق بائن کر کی یا خاوند کی مرنیکی بعد پہلی غسل دینی سی مرتد ہو کر مسلمان ہو گئی یا ہاتھ لگایا خاوند کی بات
اپنی بیٹی کو بیوی جی یا بوسہ لیا اور نکا شہوت سی تو ان سب صورتون مین عورت کو غسل دینا خاوند کا درست نہین بہتر یہ
کہ غسل میت کو وہ دی کہ جسکی ساتھ میت کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کی اقربا غسل کی احکام نجانتا ہو تو وہ شخص
غسل دی کہ متقی پرہیزگار امین ہو اور احکام غسل کی بہی جانتا ہو نہلانیوالا میت کی بدن پہ اتفاقا جو کچھہ مکروہ یا بری چیز دیکھے
تو اوسکا اظہار نکری بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اوسمین ہو اور اگر مرتی وقت بعد موت کے وہ پیدا ہو جیسی کالا منہہ ہو جانا
یا مثل اسکی اور کچھہ عیاذا باللہ اور وہ میت فسق و فجور مین مشہور رہا ہو اوسکی اظہار مین باک نہین ہی تاکہ اور آدمیون کو
اس سی عبرت ہو اگر میت کی چہری پہ نور دیکھا یا اوسکی بدن سی خوشبو آئی یا مثل اسکی اور نیکیون سی تو انکا اظہار کرنا بہتر ہی تاکہ
اور آدمیون کو نیک عمل پر رغبت ہو اگر میت پانی کا ڈوبا ہوا ہو اور بدن اوسکا گل گیا ہو تو اوسکا غسل مسلمانون پر واجب ہی
پس اگر غسل کی نیت سی تین غوطی دی کر پانی سی نکال لیا جای تو اوسکی غسل کی لیے کفایت کرتا ہی لڑکیان لڑکی اگر مراہق ہون
یعنی حد شہوت کو نہ پہنچی ہون تو جائز ہی کہ غسل دین انکو خواہ مرد ہون خواہ عورتین خنثی مشکل یعنی وہ کوئی کہ جسمین مرد اور عورت کے
پہچاننی کی نشانیان جمع ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو اگر مراہق ہو چکا ہو تو تیمم کرایا جای والا حکم اوسکا مثل چہوٹے
لڑکون کی ہی اگر عورت مر جای مردون مین اور وہان کوئی دوسری عورت نہلانیوالی اوسکی نملی یا مرد مر جای عورتون مین
اور وہان کوئی مرد اوسکو نہلانیوالا اوسکا نملی تو جو اوسکا محرم ہو وہ اپنی ہاتھہ سی اوسکا تیمم کر دی اگر محرم کوئی نہو
تو اجنبی اپنی ہاتھہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرا دی پہر نماز جنازہ کی پڑہی میت کے غسل مین نیت شرط ہی لیکن وہ سطی سقوط
فرضیت غسل کی مسلمانون سی واسطی میت کے طہارت کے چنانچہ اگر نماز جنازہ کی بغیر پڑہین یہ دوبارہ دی غسل کے
تو جائز ہی تیسری فصل میت کے کفنانی مین کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہی کفن سنت مردون کی لیے تین کپڑی ہین ازار
لفافہ قمیص کفن کفایت دو کپڑی ہین ازار لفافہ کفن ضرورت کم اس سی لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چہپ جای
ازار اور لفافہ نام ہی اون چادرون کا کہ اون دونو کو کفنانی کی وقت نیچی اوپر ڈال کر قمیص اوپر بچہاتی ہین جس چادر کو
اول بچہاتی ہین اوسکو لفافہ کہتی ہین اور اس چادر پر جو دوسری چادر بچہاتی ہین اوسکو ازار کہتی ہین ہر ایک چادر اتنی ہو
کہ مردہ تمام سر پانو تک اوسمین چہپ جای اور لفافہ ایک ہاتھ بڑی اسقدر ہو کہ مردی کو جو اوسپر لٹا دین تو دونو کنارے اوسکی
داہنی بائین طرف اوس کی آستین نیچی اوپر آجائین قمیص اوس کفنی کو کہتی ہین کہ جسمین کلیان اور آستینین وغیرہ نہون کفن سنت عورت کے لیے
پانچ کپڑی ہین درع خمار لفافہ ازار خرقہ اور کفن کفایت تین ہین لفافہ ازار خمار کم اس سی مکروہ ہی اور کفن ضرورت
اس سی کم ہی لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چہپ جاوی درع اور قمیص مین اسقدر فرق ہی کہ قمیص
اوسکو کہتی ہین کہ جسکو مرد پہنتی ہین اور درع اوسکو کہتی ہین کہ جسکو عورتین پہنتی ہین درع سینی کی اوپر چاک کرتا ہین
قمیص مونڈہون کی اوپر کفنانی کی وقت بہی درع اور قمیص مین ایسا ہی چاک کرنا چاہیی درع اور قمیص جو زندگی کی وقت تہا
ان لباسونکا بعینہ یہی نام رہا انکا بعد موت کی بہی اگرچہ قطع وضع انکی مخالف ہی زندگی کی وقت کی
خمار اوڑہنی کو کہتے ہین خرقہ سینہ بند کو کہتے ہین قمیص اور درع کا طول کاندہون سے

نصف پنڈلی تک جامہ آ رہے جس قدر کہ مرد کو اوسمیں جیب یانی ہو یا نہ ہو کرتی کی تین ہاتھ ہی یعنی اوسکا طول شانے
گلوبند کی نیچی تک ہے اللہ کرکہ کفنی اوسمیں جیب جاتی طول چار کا دو ہاتھ ہی عرض اوسکا ایک التفات
مضمون لکھا ہی کہ ایک بات میں ستر عورت کا نہیں جیب سکتا ہی اگر دو ملتفت اوسکا عرض کریں
دہشتری حاشیہ مصباح الصلوٰۃ میں مذکور ہی مرد کی کفنانی کا یہہ طور ہی کہ اول لفافہ کسی پاک چیز پر بچھا دیا
مثلاً بوریا یا چارپائی یا تخت پہر ڈہونی صندل اور اگر کی اوسکو دیکی جو خوشبو اوسپر چھڑکیں پہر لفافی پر ازار بچھا
پہر اوسپر بھی ڈہونی دیکی جو خوشبو چھڑکیں بعد اسکی آدہی کفنی ازار پر بچھا دیں اور آدہی میت کی سرکی طرف سمیٹ رکہیں
پہر اوسکو بھی دہونی دیکی جو خوشبو چھڑکیں یہہ معلوم ہو چکا ہی کہ دہونی صندل اور اگر کی چاہیی پہر مردیکو پاک
کپڑی سی پونچھ ڈالیں پہر خوشبو سر اور داڑہی پر اور کافور سجدی کی ساتوں عضو پر لگا کر غسل کی جگہہ سی
مع ستر کی چھپائی ہوئی کفنی پر لا کی رکہیں پہر کفنی کی چاک میں سر اوسکا ڈالکی کفنی پہنا دیں اور وہ
آدہی کفنی کہ سرکی جانب میں بچھی ہوئی تہی اوسکو مردی پر پہیلا دیں پہر پہلی ازار کو بائیں طرف سی اوسپر لپیٹیں
پہر داہنی طرف سی لپیٹیں تاکہ داہنا کنارہ بائیں کنارے کی اوپر آجاوی پہر اوسی طور سی لفافہ اوسپر لپیٹیں پہر کپڑے کے
دونوں طرفوں سر اور پاؤں کی جانب کی باندہ دیں تاکہ اوڑنی کہلنی کا خوف نہ رہی محیط میں لکہا ہی کہ کفنی کو بعد
پہنانی کی لپیٹیں لیکن شرح منیہ میں لکہا ہی کہ امام حلوائی نی فرمایا ہی کہ صحیح یہی بات ہی کہ کفنی کو بعد پہنانی کی
مسئلہ عورت کی کفنانی کا یہہ طور ہی کہ اول خرقہ یعنی سینہ بند ایک پاک چیز پر جیسا کہ معلوم ہوا بچہا دیں پہر اوسپر
لفافہ لفافی پر ازار ازار پر درع یعنی کفنی پہر ہر ایک کو دہونی دی لیں اور خوشبو اوسپر چھڑک لیں جس طور سی کہ
مرد کی کفنانی میں معلوم ہوا ہی بعد اوسکی عورت کا بدن پونچھکی خوشبو اوسکی سر اور کافور سجدی کی ساتوں عضو پر
لگا کر بدن اوسکا چھپائی ہوئی غسل کی جگہہ سی لا کی کفنی پر لٹا دیں بعد اسکی کفنی پہنا دیں پہر سرکی بال اوسکی
دو حصی کرکی سینی پر کفنی کی اوپر رکہیں پہر خمار یعنی اوڑہنی اوسکی سر پر کہلی ہوئی اوڑہا کر دو حصی اوسکی بالوں کی
اوڑہنی کی دونوں طرفوں میں چھپائیں پہر خمار کی اوپر ازار ازار کی اوپر لفافہ لپیٹیں جس طور سی کہ مرد کی کفن میں
بیان ہوا بعد اسکی خرقہ سینی کی اور بغلوں سی نکال کر گھٹنوں کی نیچی تک لپیٹیں اور بعض سی جو نشان ہوا ہی پہلی بائیں طرف
داہنی طرف لائیں پہر داہنی طرف سی بائیں طرف پہر کنارہ سی اور کمر کی جگہہ کفن کو باندہ دیں تاکہ ستر محفوظ رہے
جوہرۃ نیرہ میں لکہا ہی ظاہر مذہب یہہ ہی کہ خرقہ کو دونوں پستانوں پر لفافی اور ازار کی رکہیں کیونکہ کفن حکم میں مثل لباس کی ہی
مسئلہ مثل عورت کی ہی مراہق مثل بالغ کی ہی مخنث مثل [illegible] صغیر السن لڑکی کی لیی کفن ایک کپڑی تک ہی
جائز ہی اور لڑکی کی لیی دو تک اگر انکو ہی موافق بالغون کی کفن دیا جاوی تو بہتر ہی اگر بچہ پیٹ سی مرا ہوا پیدا ہوا تو لڑکی
یا لڑکا تو اوسکو ایک پاک کپڑی میں لپیٹ کر گاڑ دیں اوسکو ردی کا سا کفن نہ دیں جیسی کہ ہاتھ پاؤں ردی کی جو جدا ہوں
تو نہ کفنائی جائیں بلکہ ایک پاک کپڑی میں لپیٹ کر گاڑ دی جائیں نیا پرانا کپڑا کفن میں برابر ہی مگر پرانی کو دہو لیں
چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی صحیح بخاری میں روایت ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[illegible]

عنہ نے مرض موت مین دیکھا اون کپڑون کی طرف جو اونکے بدن مبارک مین تہا فرمایا کہ اس کپڑے کو دہو ڈالو اور کپڑے اوسپر
زیادہ کرکے مجہکو کفنائیو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہہ کپڑا پرانا ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ نئے کپڑے کے لیے زندے مستحق زیادہ ہین میت پرانے ہی کے لیے مستحق ہی سفید کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہی چنانچہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا
سفید کپڑے کا کہ یہہ تمہارے بہتر لباسون مین ہی اور اوسمین کفناؤ اپنے مردون کو آرائی اور چہال کے کپڑے کا کفن
دینا درست ہی مگر مردون کے لیے ریشمین اور زرد اور سرخ کپڑے کا کفن مکروہ ہی جیسے کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا مکروہ ہے
عورت کے لیے یہہ سب درست ہی جیسے کہ اوسکو زندگی مین انکا پہننا درست ہی اگر سوا ان کپڑون کے کہ مرد کے لیے
مکروہ ہین ہون تو اونکے [illegible] کپڑے سے زیادہ کفن نہ بناوین چاہیے کہ مرد کا کفن ویسے کپڑے کا بناوین کہ پہنتا تہا
جمعے اور عیدین مین اور عورت کا ویسے کپڑے کا کہ پہنتی ہو ماں باپ کے گہر جانے مین مرد کا کفن اوسی کے مال سے دینا ہی
اگر مال ہو اور اگر مال اوسکا نہو تو اوسپر دینا واجب ہی کہ جسپر زندگی مین اوسکا نفقہ واجب ہوتا ہی اور عورت اگر غنی ہو تو
کفن اوسکا خاوند پر واجب ہی والا اوسکے مال مین سے دین اور نزدیک امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کے اگرچہ مال عورت کا ہو
تو بہی خاوند ہی کفن دے جیسے کہ زندگی مین اوسکو لباس دیتا ہی چوتہی فصل جنازے کی نماز مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام
امت کا اسپر اجماع ہی کہ نماز جنازے کی فرض کفایہ ہی پس اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے تو کافر ہو جاویگا اور ایک
مسلمان نے بہی نماز پڑہ لی تو سب چہوٹ جاوینگے ہر فرض کفایہ کا یہی حکم ہی جیسے کہ غسل کی فصل مین معلوم ہوا
اس نماز کی صحت کے واسطے نو شرطین ہین پہلی شرط مسلمان ہونا نماز پڑہنے والے اور مردے کا پس اگر کافر یا مرتد نے
کسی میت کی جنازے کی نماز پڑہی بدون اور مسلمانون کے یا امام ہو مرتد یا کافر اور مقتدی مسلمان ہون تو نماز
درست نہوگی یا اگر کسی مردے کافر اور منافق پر مسلمان لوگ نماز جنازے کی پڑہین تو یہہ بہی جائز نہین دوسری
شرط میت اور مصلی کا بدن پاک ہونا ہی جنابت اور بے وضو ہونے سے اور جمیع ناپاک چیزون سے اگر نماز جنازے کی جماعت
سے پڑہین تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہی ایسے کہ ایک مسلمان اگر نماز جنازے کی پڑہ لیگا تو سب مسلمان
چہوٹ جاوینگے اس فرض سے اگرچہ مقتدی کہ بے طہارت نماز پڑہیگا تو اوسکی نماز ہوگی تیسری شرط میت اور مصلی کا
لباس پاک ہونا ہی چوتہی شرط میت اور نمازی کا مکان پاک ہونا ہی مگر میت کے مکان طہارت مین اختلاف ہی پانچوین شرط
ستر عورت میت اور مصلی کا ستر عورت مردون کے لیے چہپانا بدن کا ہی ناف سے گہٹنون تک لیکن ناف خارج گہٹنے
داخل اور عورتون کے لیے تمام بدن چہپانا مگر چہرہ اور دونو ہتہیلیان اور دونو قدم کہ یہہ تینو اعضا موافق صحیح
روایت کے اونکے حق مین عورت نہین ہین باقی اسکی تفصیل بڑی کتابون مین مذکور ہی اس جگہہ بقدر ضرورت کے بیان ہوا
چہٹی شرط رکہنا میت کا زمین یا اوس چیز پر کہ شرع مین مثل زمین کے ہو روبرو مصلی کے پس اگر جنازہ مثلا گہوڑے کی پیٹہ پر ہو
پیچہے یا داہنے بائین طرف مصلی کے یا غائب اونسے ہو تو نماز جنازے کی درست نہوگی ساتوین شرط بالغ ہونا امام کا
آٹہوین شرط کہڑا ہونا مصلی کا روبقبلہ ہوکر نوین شرط نیت کرنے مصلی کی نماز کی خاص واسطے اللہ تعالی کے اور دعا

پہلی تکبیر کے بعد سی مصلی کہی نیت کی مینی جو ادا کرون چار تکبیرین نماز جنازہ کی پہلی اللہ تعالی کی اور دعا واسطے
اس میت کی منہہ میرا قبلے کی طرف اگر مصلی مقتدی ہو تو کہی نیت کی مینی جو ادا کرون چار تکبیرین نماز جنازہ کی واسطے
اللہ تعالی کی اور دعا اس میت کی واسطے اس امام کی پیچھے منہہ میرا قبلے کی طرف پہر نیت کی بعد متصل تکبیر اولی کہی
یعنی اللہ اکبر جنازہ کی نماز میں چار تکبیرین کہنا یعنی ابتدائی نماز کی کہی اللہ اکبر پہر ثنا پڑہی
اللہ اکبر کہی پہر درود کی اللہ اکبر کہی پہر بعد دعا کی اللہ اکبر کہی ہر تکبیر نماز میں کہڑا ہونا بعضی علما نے کہا ہی
کہ تکبیر اولی میں ہاتھ اوٹہاوی سنت ہی تکبیر یعنی سنتین اس نماز میں تین ہیں تکبیر اولی کی بعد ثنا پڑہنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ دوسری تکبیر کی بعد نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر
پڑہنا جو درود دیا ہو مثلا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ تیسری تکبیر کی بعد دعا پڑہنا مثلا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا
فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ وَخُصَّ هٰذَا الْمَيِّتَ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ
مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهِ الْاَمْنَ وَالْبُشْرٰى
وَالْكَرَامَةَ وَالزُّلْفٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں ہی جو دعا یاد ہو سو پڑہی لیکن جو دعا کہ حدیث میں منقول ہو اوسکا پڑہنا اولی
اگر میت غیر مکلف ہو کہ اوسپر تکلیف عبادت کی خدا کی طرف سی نہیں یعنی مجنون اصلی یا نابالغ پس اگر لڑکا ہو یا مجنون
تو یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اگر لڑکی ہو یا عورت مجنون ہو تو یہہ دعا پڑہی
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یہہ دعا پڑہنی کی بعد چوتہی تکبیر کہی اور داہنی طرف منہہ پہیر کر سلام کہی اور سلام میں
یہہ پڑہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پہر ایسی ہی بائین طرف کو فتح القدیر میں یہہ لکہا ہی سلام میں نیت میت
اور مقتدیون کی کرین قاضیخان وغیرہ نی کہا ہی سلام میں میت کی نیت کرنا منع ہی پہلی تکبیر میں ہاتہہ اوٹہانا
کانون تک ہی باقی تکبیرون میں ہاتہہ اوٹہانا موافق مذہب مختار کی درست نہیں ہی امام چارون تکبیرین بلند آواز
کہی اور مقتدی آہستہ کہیں جیسی نماز پنجگانہ میں اور سلام داہنی طرف کا بلند آواز سی کہی جنازہ کی سینی کی برابر کہڑا ہونا
امام کا مستحب ہی میت عورت ہو یا مرد اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو وہ بہی سینی ہی کی برابر کہڑا ہووی تین صفین کرنا
اس نماز میں مستحب ہی یہانتک کہ اگر سات آدمی ہون تو ایک امام ہو اور تین شخص اوسکی پیچھی کہڑی ہون
اور دو شخص اونکی پیچھی اور ایک سب کے پیچھی تاکہ تین صفین بن جائیں اسواسطی کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا ہی
جس شخص پر تین صف ہووی نماز پڑہی تو اللہ تعالی اوسکو بخش دیگا اس نماز کی سب صفون سی پہلی صف میں ثواب زیادہ ہی

بخلاف نماز پنجگانہ کی کہ اوسمین پہلی صف مین ثواب زیادہ ہی یا ایک شخص حاضر ہوا اور بعضی تکبیرین ہو چکے
ہین تو نماز مین داخل نہووی جب تک امام تکبیر نکہی پس جب کہی تو یہہ امام کی ساتہہ تکبیر کہکر داخل ہو جاوی بر خلاف
اوس شخص کی جو حاضر تہا پہلی تکبیر کی وقت اور اوسکو کچہہ دیر ہو گئی امام کی ساتہہ تکبیر کہہ سکا تو وہ دیر نکری تکبیر کہکر
امام کی ساتہہ شریک ہو جاوی کہ اسقدر ضرورت ہی اور ضرورتین معاف ہین اونہی ہی جو شخص کہ حاضر ہوا چار
تکبیرون کی بعد تو وہ بہی دیر نکری جلد تکبیر کہکر کہڑا ہو جاوی پہر جب امام سلام پہیر چکی تو وہ شخص تنہا تین تکبیرین
متصل بغیر دعا اور درود کی کہہ کی سلام پہیر دی پس اگر اوسکی آگی سی میت کو اوتہا لیا قبل پوری ہو جانی
چار تکبیرونکی تو نماز اوسکی باطل ہو گئی اگر بہت جنازی جمع ہون علاحدہ علاحدہ نماز پڑہنا ہر جنازی پر بہتر
پہلی پڑہنا اوسپر بہتر ہی کہ جسمین نیک بہت ہوا اور اگر جمع کر کی ایک بار سب پر نماز پڑہین تو بہی جائز ہی
پہر اوسمین اختیار ہی کہ سب جنازونکی ایک صف بناوین یا ہر جنازہ کو برابر برابر کر کی اپنی منہہ کی سامنی سب کو رکہین اسطور سی کہ سینہ
اگر ایک شخص ہو تو اوسکی منہہ کی آگی سب کی سینی ہون اور اگر امام ہو تو اوسکی منہہ کی آگی سب کی سینی ہون لیکن اپنی
نزدیک اوس جنازی کو رکہی کہ سب مین بہتر اور افضل ہو پہر اوسکی بعد اوسکو رکہی کہ اون سب باقیونمین بہتر اور
افضل ہو اور علی ہذا القیاس اسی طور سی سب کو رکہی اگر مرد اور عورتین اور نابالغ اور خنثی مشکل اور ہر اور
غلام سب جمع ہون تو سب سی پہلی مردونکو رکہین خواہ حر ہون خواہ غلام ہون اور بعضی کہتی ہین کہ غلام
حر ونکی پیچہی رکہی جاوین اونکی بعد نابالغون کو رکہین اونکی بعد خنثونکو یعنی اون شخصونکو کہ جنمین مرد و عورت کی
پہچاننکی نشانیان جمع ہون اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہو کہ اوسکو خنثی مشکل کہتی ہین چنانچہ معلوم ہو چکا ہی
اگر مرد کی جانب غالب ہی تو اوسکا حکم مرد کا ہی اور جو عورت کی جانب غالب ہو تو اوسکا حکم عورت کا ہی پہر اونکی بعد
عورتونکو رکہین

پانچوین فصل اونکی بیانمین کہ جنکو غسل دینا اور اونکی جنازی کی نماز پڑہنا درست نہین ہی
چند فریق کو غسل دینا اور اونکی جنازی کی نماز پڑہنا درست نہین ہی ایک باغی یعنی وہ لوگ کہ اپنی وقت کی بادشاہ
اسلام کی حکم سی پہر گئی ہون دوسری قزاق یعنی وہ لوگ کہ راستا لوٹتی ہین تیسری وہ لوگ کہ راتکو ہتیار باندہکر
شہرمین چوری کرتی ہین اور اگر کوئی مزاحمت کری تو اوسکو مار ڈالتی ہین ضرر نہین کرتی ہین چوتہی
ٹہگ یعنی وہ لوگ کہ فریب کی پہانسی دیکر مار ڈالتی ہین بشرطیکہ یہہ سب لوگ لڑائی مین مارے جاوین
اور اگر امام وقت اونکو گرفتار کری بعد اوسکی قتل کری تو اونکو غسل بہی دیا جاوی اور نماز جنازی کی بہی پڑہی جاوی پانچوین
قاتل والدین کا یعنی وہ شخص کہ اوسنی اپنی دونو ماباپ کو مار ڈالا ہو یا ایک کو شہید کو غسل نہین دیتی ہین حکم اوسکا
انہوین فصل مین انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا اگر میت کو گاڑ دیا اور نماز جنازی کی نہین پڑہی تو اوسکی قبر پر پڑہنا
جبتک کہ اوسکی پہٹ جانی کا گمان غالب نہو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ میت پہٹنی کا شک ہو گیا ہو تو بہی پڑہین اور بعضہ نماز
پڑہنا درست نہین ہی یعنی اگر ہاتہہ یا پاؤن اوسکی کچہہ عضو بدن سی جدا ہو تو نماز اوسپر نپڑہین جبتک کہ اکثر بدن نہو یا آدہا
سرمیت سر کی طرف کا اوس آدہی پر پڑہنا درست نہین کہ سر سی برابر لمبائی مین جدا ہوا ہو ...

جب سی جو نابالغ قید مین بغیر ماں باپ کی آئی اور دار اسلام مین آکی مرجائی تو نماز اسپر پڑہین اور اگر اوسکی ساتھہ
کوئی ماں باپ مین سی بہی پکڑا آیا لیکن اسلام نہین لایا تو اس نابالغ پر نماز پڑہنا درست نہین اگر نابالغ خود مسلمان ہو
یا ماں باپ کی اور وہ اسلام کو سمجہتا تہا تو اوسپر نماز پڑہین اس حکم مین لڑکا لڑکی دونو برابر ہین کوئی بچہ پیدا ہوا اور اوسکو
زندگی کی علامت پائی گئی مثلا آواز آئی یا حرکت پہر جلد مرگیا یا پیٹ سی اگر زندہ خارج ہو کی مرگیا نام اوسکا رکہین
غسل اوسکو دین نماز اوسپر پڑہین جو کوئی مرا پیدا ہوا یا کچہہ اعضا اوسکی بنی ہین اور کچہہ نہین تو غسل اوسکو دیکر ایک
پاک کپڑی مین لپیٹکی گاڑ دین اور نماز جنازی کی نہ پڑہین اگر مسلمانون اور کافرونکی مردی ملجائین پس اگر کسی
علامت سی مسلمان پہچانی جاتی ہین تو مسلمانون کو جدا کرکی غسل دیکر نماز جنازی کی پڑہ کی مسلمانونکی گورستان مین
دفن کرین علامت مسلمانون کی خضاب ختنہ سیاہ لباس آبرونکی بال تراشنا ہی اگر ان علامتون مین بہی شبہہ ہو جاوی
چنانچہ یہود ختنہ کرتی ہین نصاری سیاہ لباس پہنتی ہین اور غازی مسلمان بہی کبہی اپنی صورت چہپانیکی لیئی
موچہین بڑہا دیتی ہین اور بعضی کفار بہی خضاب کرتی ہین پس اسوقت مین دیکہنا چاہیی اگر مردی مسلمانونکی زیادہ ہون
تو سب کو غسل دین اور جمع کرکی نماز جنازی کی پڑہین لیکن نیت مسلمانونکی کرین اور مسلمانونکی مقبرہ مین گاڑ دین
اور اگر کافر زیادہ ہون تو نماز کسی پر نہ پڑہین مگر بہلا کہنا کہ سب کافرونکی مقبرہ مین گاڑدیں اور غسل کفن مین رعایت
سنت کی نکرین اگر کافر اور مسلمان برابر ہون تو غسل سب کو دین مگر اونپر نماز پڑہنی مین اور دفن کرنی مین اختلاف
بعضون نی کہا ہی پڑہین بعضون نی کہا ہی نہ پڑہین اور اونمین سی بعضون نی کہا ہی کہ ان سبکو مسلمانونکی گورستان
دفن کرین بعضون نی کہا ہی کافرونکی اور بعضون نی کہا ہی کہ ان سب کی لیئی ایک علیحدہ گورستان بنائین اور قبرین جسکی
برابر زمین کی کردین اگر عورت کتابیہ مثلا یہودیہ یا نصرانیہ کسی مسلمان کی نکاح مین تہی اور وہ اوس سی حاملہ ہو کی
مرگئی تو اتفاق ہی علما کا کہ اسپر نماز جنازہ نہ پڑہین مگر اوسکے دفن کرنی مین اختلاف ہی بعضون نی کہا ہی مسلمانو
گورستان مین گاڑی جاوی بعضون نی کافرونکی بعضون نی کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بناکر گاڑی جاوی اس بات مین
احتیاط بہت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہہ قبر بناکر گاڑی جاوی مگر قبلی کی طرف اوسکی پیٹہہ کرین
تاکہ اوسکی پیٹ کی بچی کا منہہ قبلی کی طرف رہی جنازی کی نماز پڑہنا مسجد مین مکروہ ہی موافق صحیح روایت کی

چوتہی فصل جنازی کی امامت مین جنازی کی نماز کا امام چاہیی کہ پادشاہ ہو اگر وہ حاضر نہو تو حاکم شہر کا
اگر وہ بہی حاضر نہو تو قاضی پہر بعد قاضی کی امام جمعی کا پہر بعد اوسکی امام محلی کی مسجد کا بعد اوسکی ولی میت کا
یعنی وہ مرد کہ سب اقربا مین اوسکا زیادہ قریب ہی جیسی بیٹا پہر پوتا پہر باپ پہر دادا پہر بہائی پہر بہتیجا باقی تفصیل
ورثی کی کتاب فرائض مین ہی بعد ولی کی خاوند عورت کا بعد خاوند کی ہمسایہ لیکن بیٹی کی باپ کی ہوتی چاہیی کہ بیٹا امامت نکری
مگر جو باپ جاہل ہو اور بیٹا عالم تو بیٹا ہی چاہیی کہ امام ہو پہر ولی مختار ہی چاہی آپ امامت کری چاہی اور
کسی کو اجازت دی مگر دوسرا ولی میت کا کہ اوس ولی کی ساتہہ حق تقدم برابر ہی تو اوسکو پہنچتا ہی کہ غیر کو منع کری
اگرچہ بعد دوسرا صغیر ہو اگر بلا اذن ولی کی کسی اور نی کہ اوسکو آگی ہونی کا حق ولی سی نہ تہا نماز جنازی کی پڑہی

پڑہی تو ولی کو پہنچتا ہی کہ پڑہنی تو اعادہ کری اگر گاڑ دیا ہو تو اوسکی قبر پر پڑہی جب تک میت پھٹنی کا گمان نہ ہو
اگر ولی امام بی وضو ہو تو چاہی اور اپنی جگہہ مقتدیون مین سی کسی کو امام کر دی تو درست ہی جیسی کہ نماز پنجگانہ مین
درست ہی اگر ولی میت کا مریض ہو یا کسی اور عذر سی کہڑا نہو سکی اور وہی امام ہو بیٹھکر نماز جنازہ پڑہی اور سب لوگ کہڑے ہو کی
پڑہین تو درست ہی فقط عورتین اگر نماز جنازہ کی پڑہ لین تو فرضیت اوسکی ساقط ہو جاتی لیکن مستحب ہی کہ وی
سب جماعت یکبارگی الگ الگ پڑہین اور اگر جماعت سی پڑہین تو بہی جائز ہی ساتوین فصل جنازہ اوٹہانی
اور ساتہہ چلنی مین جنازہ لی چلنا اس وضع سی سنت ہی کہ مردی کو چارپائی پر یا مثل چارپائی کی جو کچہہ ہو اوسپر رکہی
اوسکی چارون کونی چار مرد کندہون پر رکہہ کی لیچلین مگر ضرورت کی وقت کہ اوٹہانی والی کم ہون تو جسقدر
میسر ہون جائز ہی جسوقت کہ جنازہ لی چلین تو مستحب ہی کہ اول دس دس قدم چارون طرف سی لین اوسکا طور
یہہ ہی کہ جسوقت جنازہ اوٹہائین تو ایک شخص اوٹہانی والون سی اپنی داہنی مونڈہی پر جنازی کی سرہانی
داہنی طرف کو رکہہ کر دس قدم گن کر چلی پہر ایسی ہی پائتی کی داہنی طرف اپنی اوسی مونڈہی پر رکہہ کر دس قدم
پہر بائین کندہی پر اوسکی سرہانی کی بائین طرف رکہہ کر دس قدم پہر پائتی کی بہی جانب اپنی اوسی کندہی پر
رکہہ کر دس قدم چلی یہہ سب چالیس قدم ہوی حدیث مین آیا ہی کہ چالیس گناہ کبیرہ عوض ان چالیس قدم ہونکی
اوٹہانی والیکی حق تعالی بخشتا ہی ازتہی پر جنازہ لیجانا منع ہی اس لیی کہ اس مین مشابہت ہنود سی ہی چاہیی
کہ جنازہ باری باری سی ایک دوسرا اپنی کندہی پر لیتا ہوا جہان تک مقصود ہو لیجائین جنازی کو لیچلنی مین
جلد چلنا سنت ہی لیکن نہ اسقدر کہ گویا دوڑاتی لیچلین کہ جنازی کو حرکت اور اضطراب پہنچی چہوٹی بچی کا
جنازہ ایک شخص اپنی ہاتہون پر لیجای پیچہی چلنا جنازی کی بہتر ہی اور آگی چلنا بہی جائز ہی مگر بہت آگی
پیچہی چلنا مکروہ ہی داہنی بائین طرف جنازی کی نہ چلین بلکہ آگی چلین یا پیچہی قریب قریب سوار چلنا جنازی کی
آگی دور دور اسقدر کہ اوسکی گرد اور غبار کسی پر نہ پڑی جائز ہی سوار ہو کر چلنا جنازی کی ساتہہ مکروہ ہی
جنازی کو مونڈہون اور گردن پر ڈال کر لی چلنا مکروہ ہی جیسی جانور پر ڈال کر لیچلنا مکروہ ہی جنازہ دیکہہ
جنازی کی لیی کہڑا ہونا منع ہی مگر جو ارادہ کری اوسکی ساتہہ چلنی کا تو درست ہی ایسی ہی جو کوئی نماز پڑہنی کی
جگہہ مین ہو تو جنازہ دیکہہ کر نہ اوٹہی جب تک کہ اوسی زمین پر نہ رکہہ دین ایسی ہی جب کہ جنازہ قبر کی پاس
پہنچ چکی تو جب تک کہ جنازی کو کندہون سی زمین پر نہ رکہہ دین اوسکی ساتہہ والی نہ بیٹہین بغیر پڑہی جنازی کی
نماز کی جنازہ چہوڑ کر چلا جانا منع ہی جنازی کی نماز پڑہ کر بغیر اذن مردی کی اقربا کی چلا جانا درست ہی مگر
جسکی جانی مین اونکو وحشت ہو تو اوسکو رعایت کرنا مناسب ہی جنازی کی ساتہہ چلنی والی اپنی دلون مین
خدا کا خوف لحاظ کرتی ہوی اور اپنی گناہون اور موت کو یاد کرتی غمناک صورتین بنائین اور تمام گناہون سی
توبہ کرتی ہوی چلین اور دنیا کی باتین کرتی ہنستی ہوی نہ چلین بلکہ بیشتر خاموش رہین بی ضرورت بات نہ کرین
جنازی کی ساتہہ چلتی ہوی کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچہہ اور ذکر الہی پکار کر پڑہنا مکروہ تحریمی ہی جیسی کہ

[illegible]

عادت پڑ گئی ہے کہ اس زمانے کی عوام الناس میں بیشتر آدمی اس مسئلے سے بے خبر اور برے فعل میں ہیں علما کو چاہیے کہ منع کریں
باز رکھیں لیکن اگر چاہیں تو وہیں پڑھیں عورتوں کا نکلنا جنازے کے ساتھ درست نہیں ہے اگر نکلیں تو منع کیا جاوے
اس لیے کہ جب عورتیں ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبروں کے لیے تو خدا کی اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہیں اور جب گھر سے
نکلیں تو ہر طرف سے اونہیں شیطان گھیرتے ہیں جب کہ قبروں کے پاس پہنچیں تو اونہیں مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب تک
پھرتی ہیں تو پر لعنت خدا کی ہوتی ہیں یہہ مسئلہ مذکورہ بہشتی گوہر میں ہے ماتم میں سیاہ لباس پہننا اور مردے پر آواز کر کے رونا گریبان
چاک کرنا منہہ اور چھاتی اور سر منہہ پیٹنا زانو پیٹنا پچھاڑیں مارنا یہہ سب حرام ہے مگر آنسو بہنے لگیں اور دل سے غم کریں
مضائقہ نہیں اگر ماتم کرنے والیاں جنازے کے ساتھ ہوویں تو حسب طور سے ہو سکے باز رکھی جاویں اگر وہ باز نہ رہیں تو جنازے کے
ساتھ والے جنازے کو چھوڑ دیں و لیکن اون کا ساتھ ہونا برا جانیں **آٹھویں فصل** دفن اور قبر کے بنانے میں جو میت کا
فرض کفایہ ہے بغلی قبر بنانا سنت ہے اگر زمین کچی ہو کہ بغلی قبر نہ بن سکے تو صندوقی قبر بنانا درست ہے بغلی بنانے کا
طور یہہ ہے کہ لمبی میت کے برابر اور گہری ایک آدمی میانہ قد کے سینے یا تمام قد کے برابر کھودی جاوے اگر قد آدم گہری کرنا بہتر ہے
اور ایسے ہی اگر لمبائی میں بھی کچھہ قدرے میت کے قد سے زیادہ کریں تو بہتر ہے تاکہ میت کو تنگی نہ ہووے پھر اوس میں
قبلے کی طرف کی بغل میں سے لگا کر اوتنی ہی لمبی اور کھودی جاوے اسقدر چوڑی کہ اوسمیں مردہ بخوبی سما جاوے
اس جگہہ کو لحد کہتے ہیں اوسمیں مردے کو داہنے پہلو پر لٹا دیں اور منہہ اوسکا قبلے کی طرف کر دیں اور اوسکی پیٹھ کے
ایک مٹی کا تکیہ لگا دیں تاکہ منہہ اوسکا قبلے کی طرف سے پلٹ نہ جاوے پھر کچی اینٹیں یا لکڑیاں وغیرہ لحد کے منہہ پر رکھکر
منہہ کو بند کر دیں اوسمیں مٹی ڈال کے قبر بنا دیں صندوقی قبر بنانے کا یہہ طور ہے کہ لمبی گہری جسقدر جو معلوم ہو چکے
اتنی ہی کھودی جاوے لیکن چوڑی اسقدر ہو کہ اوسمیں دونوں بغلوں سے لگا کر کچی اینٹیں چن دیں یا لکڑیاں یا تختے
کھڑی کر دیں تاکہ مردے کے لیے اوسمیں کشادہ جگہہ رہے اس صندوقی قبر میں لحد نہیں کرتے ہیں پھر مردے کو اوسمیں رکھیں
بعد اسکے اون دونوں اینٹوں پر کہ چنی گئی ہیں یا تختوں یا لکڑیوں پر کہ کھڑی کی گئی ہیں جو جگہہ کہ اونمیں سے خالی ہے
چاروں طرف تختے یا لکڑیاں یا نل یا اینٹیں رکھہ کر چھت بنا دیں [illegible] سے کہ مردے سے جدا رہے پھر اوسپر مٹی ڈال کے
پوری قبر بنا دیں یا یہہ طور سے کھودی جاوے کہ پہلے ایک گڑھا بھر گہرا اور مردے کے قد کی برابر یا قدرے لمبی کھود کر
اوسکی دونوں طرف [illegible] ایک ایک بالشت زمین چھوڑ کر بیچ میں سے اور تنگ ہے لمبی اسقدر چوڑی کہ مردہ اوسمیں
بخوبی سما جاوے اور کھودی جاوے اوسکو بھی ہندوستانی لحد کہتے ہیں اور وہ جو اس سے اوپر ہے اوسکو [illegible] کہتے ہیں
یہہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو یا سینے تک چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور اس صورت میں بھی اول صورت کی سی تحدید کریں
یہہ دو قسم صندوقی کہلاتی ہیں پھر اوسمیں مردے کو لا کر زمین پر تختے یا لکڑیاں یا نل یا اینٹیں جس جگہہ ایک ایک
بالشت زمین چھوڑ دی تھی اوس جگہہ پر رکھکر چھت بنائیں پھر اوسپر مٹی ڈال کے قبر بنا دیں [illegible]
ان تینوں قسم قبر مروج ہیں اور اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہے اگر قدرے زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں
[illegible] قبر کو پختہ نہ بنائیں [illegible] اوپر سے ڈھلوان [illegible] مردے کو جسقدر لوگ بخوبی قبر میں [illegible]

اوتارسکین اوتارین ایسمین کچھ عدد معین شرط نہین لیکن چاہیی کہ اوتارنی والی قوی ہون کہ اوسکو آرام اور آہستگی سے
لٹائین قبر مین رکہین عورت کو قبر مین اوسکی محارم اوتارین جیسی کہ بیٹا یا باپ یا بہائی اگر یہہ نہون تو جو اقربا اوسکی
کہ نزدیک ہون قرابت مین وہ اوتارین یہانتک کہ قریب کے ہوتی بعید نہ اوتاری مگر جو ضرورت ہو تو بعید کے
اوتارنی مین بہی مضایقہ نہین علی ہذا القیاس جب تک اقربا ہون تو اجنبی نہ اوتارین اگر اوسکی اپنو نہین
کوئی نہو تو ہمسایون مین سی دیندار لوگ متقی بڑہی اوتارین اگر یہہ بہی نہون تو جوانان صلحا دیندار پرہیزگار
اوتارین میت کے اوتارنی کی واسطی عورتونکو قبر مین نآنی دین اسلیی کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نی عورتون
اور کافرونکا قبر مین داخل ہونا منع فرمایا ہی جب میت کو قبر مین رکہین تو یہہ پڑہین بسم اللہ وعلی ملۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو قبر مین رکہہ چکین تو گرہین کفن کی کہولدین منہہ کا کہولنا میت کا قبر مین
جائز ہی جب تختی رکہہ چکین تو تختون پر تین لپ بہر بہر کی سرہانی سی مٹی ڈالنا مستحب ہے اول بار کی مٹی ڈالنی مین
یہہ پڑہنا چاہیی منہا خلقناکم دوسری بار کی مٹی ڈالنی مین یہہ پڑہی وفیہا نعیدکم تیسری بار مین
یہہ پڑہی ومنہا نخرجکم تارۃ اخری قبلی کی طرف سی قبر مین داخل کرنا مردیکا مستحب ہے مردی کی نیچی چادر
یا کچہہ کپڑا بچہانا قبر مین مکروہ ہی اگر کہین کی زمین بہت نرم ہو یا رتیلی کہ قبر نہ بن سکی تو میت کو تابوت مین
رکہکر گاڑنا درست ہی خواہ تابوت لوہی کا ہو یا پتہر کا یا لکڑی کا پس اگر تابوت مین گاڑین تو مستحب ہے
کہ اوسمین مٹی کا فرش کردین اور اندر کی طرف بہی مٹی سی لیپ دین دفن کرنی کی بعد پانی چہڑکنا قبر پر مستحب ہے
طور اسکا یہہ ہی کہ پہلی سرہانی سی پائنتی تک قبلی کی جانب تین بار چہڑکا جائی پہر اسی طور دوسری جانب کو
جتنی مٹی قبر کی ہو اوتنی ہی اوسپر ڈالی زیادہ اور کم کرنا اس سی مکروہ ہی مگر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت ہی کہ اگر کچہہ قدری زیادہ ہو جای تو بہی مضایقہ نہین دفن کی وقت عورت کے قبر پر پردہ کرنا مستحب
اور مرد کی قبر پر نہین جائز تختی رکہنا عورت کی قبر پر سر کی طرف سی مستحب ہی اور مرد کی قبر پر پاون کی طرف سے
اگر تختی رکہنی مین سوراخ باقی رہ جائین تو بند کرنا اوسکا مستحب ہی تاکہ مٹی مردی پر نگری اینٹین
یا نلونکی سینٹھی لحد کی منہہ پر رکہنا مستحب ہے اور بوریا رکہنی مین اختلاف ہی بعضون نی کہا ہی مکروہ
اور بعضون نی کہا درست پکی اینٹین یا مضبوط لکڑیان لحد کی منہہ پر رکہنا مکروہ ہی بشرطیکہ متصل میت کے ہو
اور گرد متصل نہ رکہنا انکا مکروہ ہی مگر جس جا زمین بہت نرم ہو یا درندونسی خوف وخطر ہو تو حفاظت
کی لیی میت سی ذرا فرق سی رکہنا درست ہی جیسی میت کی اوپر انکا رکہنا درست ہی دفن کرنا میت کا
رات مین مکروہ نہین ہی لیکن دن مین بہتر ہی میت کا گاڑنا اوس گورستان مین بہتر ہی کہ جسمین
علما صلحا اور بزرگ مدفون ہون جب میت کو دفن کر چکین تو مستحب ہی کہ تہوڑی دیر تک وہان
قران مجید اور دعا درود بیٹہی پڑہتی رہین اور پڑہنی کا ثواب اوسکی روح کو بخشین اور اوسکی حق مین
مغفرت اور ثابت قدم رہنا جواب سوال مین خداسی درخواست کرتی رہین اتنا بیٹہی رہین کہ جتنی

ویرمین ایک اونٹ ذبح اور تقسیم کیا جاتا ہی بعد اسکی وہانسی اوتھہ آئین انشور رسی تمام اور فعل نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم کا حدیث صحیح مین منقول نہی اور یہہ سوال جواب کیوقت میت کی لیی موجب ستیا بن کا
اور باعث دفع وحشت اور دہشت کا بہی ہوتا ہی چنانچہ صحیح مسلم مین بعضی اصحابون سی منقول ہی پس اس سی
معلوم ہوا وہ جو بعضی دیار کی اہل مالی مین رسم ہی کہ میت کو دفن کرکی چالیس قدم حسب چلی جاتی ہین پہر واپسی لوٹ کر
قبر پر آکر فاتحہ پڑہتی ہین بدعت خلاف سنت کی اور محض بدخواہی میت کی ہی اس مسئلی کو یاد رکہنا چاہیی جو قبر بیچ مین جانے کے
تو اسکا درست کرنا جائز ہی مگر ویسی ہی چہوڑ دینا بہتر ہی کہ مومن کی جو ہی ہوئی قبر پر خدا کی رحمت بہت ہوتی ہے
قبر کی گچکاری کرنا اور پتہر سی لیسنا اور اوسپر لکہنا اور عمارت بنانا موافق حدیث شریف کی اور نزدیک
محققین فقہا کی بہی یہہ سب مکروہ ہی لیکن بعضی معتبر کتابوں مین لکہا ہی کہ سوا گچکاری کی پکی تینوں باتین درست ہین
واللہ اعلم بالصواب **نوین فصل** شہید کی احکام مین جو مسلمان عاقل بالغ پاک ناحق مارا جاوی اس طور سی کہ اوس کی
مارنی مین قصاص واجب ہو اگرچہ کسی جہت سی پہر ساقط ہو جاوی چنانچہ بیٹی کو باپ نی مار ڈالا تو باپ پر قصاص
نسبت حق اولاد کی ساقط ہو گیا یا مثل اسکی اور کوئی صورت ہوا اور وہ مرتث بہی نہوا ہو مرتث کی معنی انشاء اللہ تعالی
معلوم ہو جاینگی یا اوسکو کسی طور سی باغیون یا حربیون یا رہزنون نی مار ڈالا ہو یا پایا گیا بیچ ان سب کی ذکر ہی
اور اوسمین کوئی قتل کا نشان موجود ہی اگرچہ نکلتا خون نکلا ہو آنکہہ اور کان سی یا تازی خون کا نکلنا حلق سی
تو اسکو شہید کامل کہتی ہین برخلاف اوسکی کہ خون جما ہوا حلق سی آتا ہو یا خون نکلا ناک سی یا جا ضرور
یا پیشاب کی جگہہ سی حکم شہید کامل کا یہہ ہی کہ ہتیار اور موزی اور جو چیز کہ قابل کفن کی نہو اوسکی بدن سی دور کریں
اور بغیر غسل دیئی ہی خون آلودہ کپڑون سمیت نماز جنازہ کی پڑہ کر گاڑ دین بہتر یہہ کہ کپڑی اوسکی موافق کفن
سنت کی ہون یعنی مرد کی لیی تین کپڑی عورت کی لیی پانچ کپڑی چنانچہ معلوم ہو چکا ہی پس اگر کفن مسنون سی
کپڑی زیادہ ہون تو کم کر دین اور جو کم ہون تو زیادہ کر دین تا کہ موافق کفن مسنون کی ہو جائیں عاقل بالغ
پاک ہونا شہید کامل کی حکم مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک شرط ہی پس غیر مجنون طفل نفسا جنب اگر
شہید ہو جائیں تو اونکو غسل اور کفن دیا جاوی لیکن صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کی نزدیک یہہ شرطین نہیں ہین تو انکی نزدیک
انکو بہی غسل اور کفن نہ دیا چاہیی بلکہ حکم انکا حکم شہید کامل کا ہی اگر باپ نی بیٹی کو مار ڈالا یا کسی اجنبی نی قتل کیا
اور وارث نی قصاص اوسکا معاف بخش دیا یا خون بہا لیکر تو بہی حکم شہید کامل کا جاری ہو گا اگرچہ قصاص گیا
جو مسلمان کہ مقتول پایا گیا شہر مین یا دیہات مین ایسی جگہہ کہ وہاں کی مقتول پائی جانی مین دیت واجب ہوتی ہی
جیسی جامع مسجد یا شارع عام یعنی راہ نسب خاص و عام کی یا مارا گیا حد یا قصاص یا تعزیر مین یا کسی درندی نی
پہاڑ ڈالا یا زخمی ہو کر مرتث ہوا یعنی لڑائی ہو چکنی کی بعد اسقدر جیا کہ اوسنی کچہہ کہایا پیا یا سویا یا معالجہ کیا
اگرچہ تہوڑا ہو یا کچہہ دنیا کی وصیت یا خرید فروخت کی بابت بات کی لیکن زیادہ بات کسی خیمی مین اوٹھہ آیا یا اوٹھا یا گیا
لڑائی مین سی اور اوسکو ہوش حواس تہا پہر راہ مین مر گیا یا خیمی تک پہنچکر یا ایک مکان سی اوٹھہ کر دوسری مکان کو

کو چلا گیا اور گھوڑی ٹٹو وغیرہ سے اوسکی دُنیا کا کچھ خوف وخطر نہیں تھا تو ان سب صورتوں میں غسل اور کفن
دیا جاوے ان سب حرکتوں سے مرتث ہوتا ہے بشرطیکہ لڑائی ہو چکنے کی بعد یہہ حرکتیں پائی جائیں اگر لڑائی
ہنوز قائم تھی اور اوس سے کوئی حرکت انہیں سے پائی گئی تو وہ موجب مرتث ہونے کا نہیں اور محل شہادت
کا نہیں ہے ایسی غسل اور کفن نہ دیا جائے اگر کسی مسلمان نے جہاد میں قصد کیا کافر حربی کی مارنے کا کسی حربی سے
پس اتفاقاً وہ حربہ اوسکی اپنے ہی لگ گیا اور وہ مر گیا تو اوسکو غسل اور کفن دیا جاوے اور وہ شہید ہے آخرت کے
ثواب پاویں جیسے کہ مجنون یا نابالغ جنب یا نفسا یا حائض یا مرتث یا وہ شخص کہ دیوار سے دبکے مر گیا یا پانی میں
ڈوب کے یا آگ سے جل کر یا سفر میں یا علم دین کی طلب میں یا جمعہ کی رات میں یا ذات الجنب کی مرض میں
یا پیٹ چلکر یا وبا سے یا عورت ولادت سے تو یہہ سب آخرت کی ثواب پاویں شہید ہیں اگرچہ غسل و کفن دیے جاویں

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس شمار کیے ہیں

دسویں فصل مسائل متفرقہ میں

کوئی مر جائے تو اوسکے اقربا کو چاہیے
کہ اگر ہو سکے تو سو آدمیوں تک جنازہ کی لیے جمع کریں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر سو آدمی جنازہ کی نماز پڑھیں
اور وہ سب مردہ کی شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ اونکی شفاعت قبول کرتا ہے ایک کافر مرا اور اوسکے اپنوں سے سوائے
ایک مسلمان کے کوئی نتھا تو یہہ مسلمان اوسکو ناپاک کپڑے کی طرح دھو کے ایک کپڑے میں لپیٹ کر گڑھا کھود کے گاڑ دے
اور کسی چیز میں اوسکو گاڑنے داب لے سے رعایت سنت نکرے اگر اوسکے ہم مذہبونکے حوالہ کر دے تو بھی جائز ہے
اگر اوسکے اپنوں سے کوئی اور کافر بھی زندہ تھا تو اوس مسلمانکو ہرگز نچاہیے کہ اوسکے گاڑنے کا سر انجام کرے
بلکہ چھوڑ دے کہ وہ کافر آپ ہی گاڑ داب لے اور اگر مرتد ہو معاذ اللہ اور اوسکے اپنوں سے سوائے اوس مسلمانکے کوئی نہو
تو اوسکو چاہیے کہ بے دھوئے بے کفن دیے ایک گڑھا کھود کر مری کُتّے کی طرح دبا دے تاکہ اوسکی لاش کی سڑنے سے
کسی کو اذیت نہو اور جن کافرونکی مذہب میں مل گیا ہو اونکے حوالہ نکرے جو مسلمان مر جاوے اور اوسکے اپنوں سے
سوائے کافرونکے کوئی نہو تو مسلمانکو نچاہیے کہ اوسے کافرونکے حوالہ کر دے بلکہ آپ ہی مسلمان ملکر اوسکی تجہیز تکفین کریں
کوئی مر جائے اور کچھہ مال اپنا چھوڑے تو کفن اوسکا اور مسلمانوں پر واجب ہے بیت المال میں سے مل سکے تو بہتر ہے
والّا اور مسلمانوں سے مانگ کے تجہیز تکفین کیجاوے اگر اوسکی تجہیز تکفین سے کچھہ بچ رہے تو جس سے مانگا تھا اوسکے حوالہ کر دیں
اور جو مالک معلوم نہو یا وہ نہ لے کسی اور محتاج میت کی تجہیز تکفین میں صرف کر دیں اگر کوئی محتاج میت نہ ملے تو فقیروں کو
خیرات کر دیں یا اپنے ہی خرچ میں لائیں اگر خود محتاج ہوں مردے کو غسل دیکے کفنا دیا اور اوسکا کچھہ بدن دھونے سے
بھول گئے پھر یاد آیا کہ کچھہ بدن دھونے سے رہ گیا ہے تو مردے کو کفن سے نکال کر وہ جگہہ اوسکی دھو کے پھر کفنا دیں اور اگر
نماز اوسے اوسی حالت میں پڑھ لی ہے تو پھر نماز پڑھیں اور جو قبر میں رکھنے کی بعد یاد آوے اور مٹی ہنوز اوسپر ڈالے نہو
تو باہر نکال کر وہ جگہہ اوسکی دھو کر پھر نماز پڑھ کے گاڑ دیں اور اگر مٹی ڈالی جا چکی ہو تو پھر نہ اوکھیڑیں نہ نماز
دوبارہ قبر پر پڑھنا ہے تحقیق یہی ہے اگر مردے کو پہلا غسل یا کفن نہیں دیا اور مٹی ڈالنے سے قبل یاد ہو تو اوسکو
نکال کر غسل کفن دیکے نماز پڑھ کے پھر گاڑ دیں اگر مٹی ڈالنے کی بعد یاد ہوا تو نہ اوکھیڑیں بلکہ اوسی حالت میں

قبر پر نماز پڑہین اگر میت کی ساتھہ قبر مین کسی کا کپڑا یا روپیا یا کچھہ اور مال متاع رہ گیا اور مٹی بہی اوپر ڈال دی
تو قبر کہول کی اوسکا مال نکال لینا جائز ہی اور جو دفن کر چکی تو پہر اوکھیڑنا اوسکا درست نہین ہی مگر واسطی
حق انسان کی یا وہان سیلاب کا پانی بہجاتا ہی اور یا قبر کو کوئی کہالی لیی جاتا ہی تو وہان سی اوکھیڑ لینا جائز ہی
یا کسی اور ضرورت سی چنانچہ وہ زمین مغصوب ہو یا حق شفعہ سی کسی پاس چلی جاوی کہ مالک زمین کا مختار ہی
چاہی اوسکو نکال ڈالی چاہی قبر کو زمین کی برابر کر دی اگر مردہ خاک ہو گیا ہو تو زمین کی مالک کو کہیتی کرنا اور
عمارت بنانا ہی وہان درست ہی اگر بعد دفن کرنیکی معلوم ہوا کہ میت رو بقبلہ جیسا چاہیی ویسا نہین ہوا
یعنی معلوم ہوا کہ قبلی کو اوسکا سر ہی یا پاؤن ترچہا رکھا گیا ہی یا بائین کروٹ پر ہی تو پہر کہولنا قبر کا منع ہی
جیسا ہی ویسا ہی رہنی دین اگر یہہ باتین مٹی ڈالنی سی پہلی معلوم ہو جائین تو درست کر لین اگر میت کی غسل کی لیی
پانی میسر نہو تو اوسکا تیمم کر کی نماز جنازی کی پڑہین اگر میت کا تیمم کر کی نماز جنازہ پڑہ لی پہر بقدر پانی کی میسر
کہ غسل کی لیی کافی تہا تو اوسکو غسل دی لین مگر نماز کی اعادی مین دو روایتین ہین ایک مین ہی اعادہ کرین
ایک مین نکرین اگر میت کی چارپائی ناپاک زمین پر ہو مگر چارپائی پاک ہو تو نماز جنازی کی بلا اختلاف درست ہی
اور جو چارپائی ناپاک ہو تو اوسمین اختلاف ہی اگر مصلی کی پاؤن کی نیچی کی جگہہ ناپاک ہی اور وہ اپنی جوتیان
نکال کی اوپر کہڑا ہو کی نماز جنازی کی پڑہی تو درست ہی ایک کپڑا ہی اور دو شخص ایک زندہ اور ایک مردہ
تو وہ جسکی ملک ہی اوسکی لیی اولی ہی اگر مردی کی ملک ہی اور زندہ مردیکا وارث ہی لیکن یہہ اگر جاڑی کی
محافظت کی لیی مضطر ہی اوسکی کفنی مین تو یہی لی اور مردیکو ننگا دفن کری اور اگر نماز کی لیی اوسی درکار ہی
اور ننگا رہنی مین کچھہ جان کا خطرہ نہین تو مردی ہی کی کفن مین لگا دی اور آپ ننگا نماز پڑہی جیسی کہ ایک
میت کی ملک پانی بقدر غسل کی تہا اور زندہ پینی کی لیی مضطر ہی تو اوس پانی کو پی لی اور میت کا تیمم کری
نماز جنازی کی پڑہی اور اگر اپنی طہارت کی لیی اوسی درکار ہی تو میت کی غسل مین صرف کری اور آپ تیمم کر کی
نماز جنازی کی پڑہی اگر پایا جاوی مردہ دار حرب مین اور کچھہ علامت کفر اور اسلام کی اوسمین نہو تو حکم کیا جاوی
اوسکی کفر پر اگر مغرب کی نماز کی وقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلی نماز مغرب کی پڑہی پیچہی نماز جنازی کی اگر عید کی
نماز کی وقت حاضر ہو تو عید کی نماز ہی مقدم کرین لیکن خطبہ عید کا بعد نماز جنازی کی پڑہین اگر تجہیز تکفین میت کی
جمعی کی روز صبح کو ہو چکی ہو تو اوسی وقت دفن کر دین جمعی کی نماز تک رکہنا اوسکا اسواسطی کہ بہت سی آدمی جمع ہو کر
اوس وقت نماز جنازی کی پڑہین گی مکروہ ہی اگر خوف ہو کہ میت کی دفن کرنی مین نماز جمعی کی فوت ہو جاوی گی
تو جمعی کی نماز کی بعد دفن کرین جنازی کی ساتھہ جانا نفل پڑہنی سی بہتر ہی بشرطیکہ میت اوسکی ہمسایون سی
یا قرابتیون سی ہو یا زندگی مین مشہور بصلاح و تقوی کی ہو اگر یہہ باتین اوسمین نہون تو نفل پڑہنا بہتر ہی بشرطیکہ اور لوگ کافی ہون
اوسکی دفن کرنی مین مزدوری دیکر جنازی اوٹہوانا اور قبر کہدوانا درست ہی اور ایسی ہی غسل دلوانا بہی
بعضون کی نزدیک جائز ہی لیکن اجرت لینا اون سبپر بہتر نہین ہی اگر میت کی سوا ایک ہی شخص ہو تو اوسکو ان

ان امور پر اجرت لینا جائز نہین ہی نزدیک گاڑنا اوسی جگہہ کی گورستان مین بہتر ہی کہ جس جگہہ مرا ہو میت کو دفن
کرنی کی لیے لیجانا بعضی علما کی نزدیک دو کوس تک بعضون کی نزدیک ایک منزل اور بعضون کی نزدیک تین منزل تک بہی
جائز ہی اور جب دفن کر چکی تو پہر اوسکو اوکہیڑ کر اور جگہہ لیجانا بے ضرورت جائز نہین چنانچہ قبل اسکی بہی معلوم ہو چکا
دفن کرنا میت کو اوس گہر مین کہ جس مین مرا ہو مکروہ ہی اس لیے کہ یہہ خاص نبیون کی لیے ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین
کوئی کشتی مین مر جاوی اور دفن کرنے کی لیے زمین نزدیک نہو تو اوسکو غسل کفن دیکر نماز جنازہ کی پڑہ کر دریا مین
ڈال دین قرآن مجید پڑہنا قبر کی پاس جائز ہی مردہ اس سے فائدہ پاتا ہی قبر پر بیٹہنا سونا چلنا کہڑا ہونا
بول و براز کرنا مکروہ ہی سبز گہاس کاٹنا قبر پر سے مکروہ ہی) مگر سوکہی کا کاٹنا درست ہی گورستان کی
لکڑیان اور گہاس کاٹنا مکروہ ہی گورستان مین جوتیون سمیت چلنا مکروہ ہی اگرچہ قبرین بچا بچا کی چلے
گورستان مین ننگی پیر چلنا خدا سے اونکی لیے مغفرت مانگنا مستحب ہی آپنی واسطے قبر کہود رکہنا کفن بنا رکہنا
درست ہی بلکہ امید ہی کہ ثواب پاوی مگر بعضی محققین قبر کو طیار کر رکہنا منع کرتی ہین اس واسطے کہ کسیکو معلوم نہین
کہ کون سی زمین مین مریگا پہلی مردی کی قبر مین دوسریکو دفن کرنا منع ہی جب تک کہ پہلا گلکر مٹی نہو گیا ہو یا جگہہ
کی ضرورت ہو تو اوس پہلی کی ہڈیان ایک طرف جمع کرکی دوسریکو اوسمین گاڑ دین کوئی حاملہ عورت مر گئی
پوری دنونسی اور اوسکی پیٹ مین بچہ زندہ معلوم ہوتا ہی تو اوسکا پیٹ بائین کوکہہ سی چاک کرکی بچہ نکال لین
لیکن جب تک کہ عورت دستکار ہوشیار مل سکی مرد ہاتہہ نہ لگاوی اگر عورت نہ ملی تو پہر مرد کا بہی مضایقہ نہین ہی
اگر زندہ عورت کی پیٹ مین بچہ مر جاوی اور خطرہ ہو عورت کی ہلاک ہو جانیکا تو کوئی عورت ہوشیار دستکار اوسکی پیٹ مین
ہاتہہ ڈالکی بچہ کو تہوڑا تہوڑا کاٹ کاٹ کی نکال لی کوئی عورت حاملہ پوری دنونکی مر گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ
حرکت کرتا تہا اور وہ اوسی حالت مین دفن کی گئی پہر کسیکو خواب مین نظر آئی اور کہا کہ مین نی قبر مین بچہ جنا ہی
تو اوسکی قبر کہود کر دیکہنا درست نہین ہی ایک کپڑی مین دو مردونکو ملا کر کفنانا نہین درست ہی اگر ضرورت ہو تو
پہاڑ کر آدہی مین ایک کو لپیٹین آدہی مین دوسریکو اگرچہ سب بدن کسی کا نہ چہپی دو مردونکو ایک قبر مین گاڑنا نہین درست
اگر ضرورت ہو جگہہ کی تنگی کی تو دیکہنا چاہیی کہ سب ایک جنس مین یعنی فقط مرد ہین یا فقط عورتین مثلاً یا مختلف ہین یعنی مرد
عورتین نابالغ خنثی مشکل سب جمع ہین پس اگر ایک جنس ہون تو قبلی کی طرف اوسکو آگی رکہین
جو اون سب مین افضل ہو پہر اوسکی پیچہی دوسریکو اسی قیاس سے اور اگر مختلف
ہون تو قبلی کی طرف مرد بالغ کو آگی رکہین اوسکی پیچہی لڑکی کو اوسکی پیچہی
خنثی مشکل کو اوسکی پیچہی عورت کو ان سب صورتون مین ہر ایک کی درمیان مین مٹی کی
منڈیر بنا دین تاکہ جسم سب کی الگ الگ رہین زیارت کرنا قبرونکی مستحب ہی
جب قبرونکی پاس جاوی تو یہہ پڑہنا سنت ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ
وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت البقیع کو تشریف لیجاتی تہی تو ایسکو پڑہتی تہی اور مستحب ہی
سورہ یٰسین پڑھنا کیونکہ بیت ... ہی حدیث شریف مین آیا ہی جس شخص نی قبرون کی پاس سورہ
سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھا اور اسکا ثواب مردون کو بخشا تو دیا جاویگا ثواب اوسکو بقدر گنتی مردون
... ہونگی یعنی اگر مردی فرض کرو سو ہونگی تو اوسکو ایک حصی کا سو حصی کی قدر ثواب ملیگا اور قبر کی
کہڑی ہو کی قبلی کو منہہ کرکی دعا پڑھنا مستحب ہی بعضون نی کہا ہی کہ میت کی طرف منہہ کرکی ...
قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی اور یہی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی
زیارت شریف کا ہی قبر کو چومنا اور اوسپر ہاتھ رکھنا منع ہی مگر بعضون نی کہا ہی جو زیارت مزار
متبرکہ انوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا والدین کی یا اور کسی ولی اللہ اور صلحا کی میسر ہو تو ...
طواف کرنا اور اوسکو چومنا اور اوسپر ہاتھ رکھنا ... سعادت کا ہی زیارت کرنا قبرونکی جمعہ کی دن
بعد نماز کی بہتر ہی اور ہفتی کی شب مین آفتاب نکلنی تک اور پنجشنبہ کو اول روز اور آخر روز ...
جمعہ کی شب کو چہوٹتی ہین یعنی الگ ہین اپنی قبرونکو پہر اپنی گہرونکو آور دو عیدون کی اور محرم کی شب مین
اور شب برات میں بہی روحین مومنین کی اپنی گہرون کو آتی ہین پہر آواز نرم سی اپنی اقرباؤن کو کہتی ہین
کہ ہمارے واسطی کچہ خیرات صدقات کرو پس اگر اونہونی کچہ کیا ہی تو جلد پہر جاتی ہین ورنہ ناخوش ...
پہر جاتی ہین دفن کرنی کی بعد تلقین نکرین اور اگر کوئی کرے تو منع بہی نکیا جاوے اور صحیح تلقین مین یہ طور ہی
کہنا ہی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی یاد کر اوس راہ کو جسپر تہا تو اور کہہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا
وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا یعنی راضی ہوا مین اللہ سی رب ہونی مین اوسکی اور راضی ہوا مین اسلام
دین ہونی مین اوسکی اور راضی ہوا مین محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سی پیغمبر ہونی مین اوسکی اگر
میت کا نام معلوم نہو تو کہا جاوی ای بیٹی حوا کی اور باقی تلقین فرض کرکی جاوی جس کسی نی سوال قبر
نہین ہوتا ہی اوسکو تلقین نکرین موافق اصح روایت کی نبیونسی سوال نہین ہوتا ہی اور نہ مسلمانون کی
معصوم بچون سی آگ جلانا قبر پر منع ہی ... درخت یا سبز گہاس یا پچہ اور سبزی کی قسم سی قبر
جانا بہتر ہی کہ جب تک وہ تر و تازہ ہی خدا کی ثنا کرتا ہی اور میت کو اوسکی تسبیح سی انس ہوتی ہی
پس اگر وصیت کی ہو کہ مجہی فلانا شخص غسل دیوے یا قبر مین اوتارے یا نماز جنازہ کی پڑہی تو یہ وصیت
باطل ہی اور یہ حق اوسکی اولیا کا ہی جسکو چاہین حکم دین یا خود آپ کرین **مسئلہ** اسقاط کا اگر کسی ...
فرض نمازین اور واجب اور روزی ماہ رمضان المبارک کی اور کفارہ قسم نکا اور سجدی کا ...
یا اور کوئی واجب یا عشر اوسکی ذمی پر رہی کہ اوسنی ادا نہین کیی یا ادا کیی تہی لیکن نقصان کی ساتہ
پس اگر اوسنی وصیت کی کہ مجہپر یہ حقوق باقی ہین میری مال سی ان حقوق کا فدیہ دیجیو پس اگر تہائی مال
اوسکی فدیہ کی لیی کافی ہو تو دیا جاوی اسطور سی کہ جتنی اوسپر فرض نمازین ہین وتر دن سمیت ...

اور ماہ رمضان کی روزی شمار کرکی ہرایک کی عوض مین آدھا صاع گیہون
اور باقی حقوق کا حال جیسی کی بیان آگی آتا ہی انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا
تو چاہیی کہ فدیہ پورا کرنی مین حیلہ کیا جاوی اور اگر وارثہ اپنی طرف سی پورا
پہر اس صورت مین حیلہ کرنا مناسب نہین ہی جیسی کہ اگر میت نی وصیت نکی ہوا
فدیہ ویدین تو درست ہی حیلہ یہہ ہی کہ عمر اوسکی حساب کیجاوی پہر اوسمین سی ابتدا
نکال ڈالین مثلاً بارہ برس اور جو عورت ہو تو نو برس پہر ہر روز کی پانچ فرض نماز و وتر
بدلی دو دو سیر گیہون ہر نماز کی مقرر کرین پس ایکروز کی بارہ سیر ہوئی اور ایک مہینی کی چالیس
من سی او من اور ایک برس کی ایک سو آٹھ من اور ایک ماہ رمضان کی روزونکی بدلی ڈیڑہ من پس مجموع
ایک سو ساڑہی نو من ہوئی اور چاہیی کہ بدلی سجدی سہو کی اور کفارۂ یمین کی یا مثل انکی اور واجبات
کہ واجب الاداہین اور بندہ بسبب بشریت کی قاصر رہتا ہی فکر کرکی مثلاً اسقدر یہہ امور اوسکی ذمہ ہونگی
ہرایک کی بدلی آدہی صاع گیہون مگر کفارۂ یمین کی بدلی پانچ صاع حساب کرکی اندازسی اور زیادہ کرکی
پہر جتنی کہ اوسکی عمر مقرر کی جاوی اوتنی ہی گیہون اوسی حساب سی مقرر کرکی قرآن مجید یا کوئی اور چیز
ذی قیمت اوتنی گیہون پر ایک مسکین کی ہاتہہ بیچ ڈالین اگر قرآن مجید دینا منظور ہو تو اوسی ایک بخشیش لین
والا اوسی چہوڑدین پس قرآن بیچنی والیکی اوس مسکین پر گیہون ثابت ہو جاوینگی پہر قرآن بیچنی والا اس مسکین کو
کہی کہ اس میت کی ذمی پر جو اتنی مدت کی فرض نمازین اور واجب اور سجدی سہو اور ماہ رمضان کی روزی
اور کفاری یمینونکی اور سوا انکی بعضی حقوق اللہ تعالی کی کہ واجب الاداہین اور اسنی ادن سب سی بعضی ادا
کیی ہین اور بعضی باقی ہین یا سبہی باقی ہین تو مینی تجکو وہ گیہون کہ میری تجہپر ہین اس میت کی ان حقوق کی فدیہ مین
دیی پہر وہ مسکین کہی مینی قبول کیی پس امید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت مآب سی کہ اپنی فضل اور کرم سی
اوس میت کو خلاصی بخشی چاہیی کہ جس مسلمان کی وفات ہو تو اسقاط اوسکی اسطور سی کی جاوی پس اگر
وہ صاحب مال ہو تو اوسکی مال مین سی دین یا اگر وارثہ اپنی طرف سی ادا کردین تو بہی بہتر ہی والا یہہ حیلہ کرین
اور اس امر سی غافل نہین واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

گیارہوین فصل تعزیت مین

تعزیت کرنا مصیبت والونکی سنت ہی تعزیت کی واسطی مصیبت والونکو تین روز تک بیٹہنا جائز ہی مگر ایک روز بیٹہنا اولی ہے
تعزیت کی لیی بیٹہنا دروازی کی آگی مکروہ ہے دو مرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہی موت کی بعد سی تین روز تک
تعزیت درست ہی قبل دفن کرنی کی تعزیت بہتر نہین ہی مگر جو اہل میت پر نہایت غم والم ہو تو قبل بہی مضایقہ
نہین تعزیت کرنی میت کی سب اقربا کی پاس جاکر مستحب ہی لیکن جوان عورت کی پاس جانا منع ہی مگر جس
کہ اوسکا از بزرگی شہر کی پردہ حجاب نہو تو اوسکو درست ہی تعزیت کرنی والا اہل مصیبت کو یون کہی
أَعْظَمَ اللّٰهُ أَجْرَكَ وَأَحْسَنَ عَزَاكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ اگر میت غیر مکلف ہو یعنی صغیر یا مجنون ایسی تو

صفحہ	سطر
۱۱۰	۴
	۱۹

ن بیہ بین اجر عظیم دی اسد تعالیٰ تجکو اور نیک کری تجہیز تیرا او بخشی مردی تیری کو [illegible]

مثنا یہہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible] اہل مصیبت کے [illegible] تیرا او تسکین منسی حاصل ہو اور منع نخرہی کری اہل مصیبت سی کہ یہہ

[illegible] پڑہنا [illegible] ہے کہ اہل مصیبت اکثر اوقات پڑہتا رہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

سورہ انا [illegible] گیا ویسی ہی کہی کہ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[illegible] ہو گئی تعزیت کی نصیحت مین فرمایا تہا اوسکا حاصل یہہ ہی مال ہماری اور اولاد و قبائل ہماری خدا کی

کہری ہوئی [illegible] اوسکی عاریتین ہین ہماری پاس کہ جن سی فائدہ لیتی ہین ہم اونسی چند روز پہر ان کے

ن کا ہم سی پس جسوقت کہ دین اوسنی یہہ سب نعمتین ہمکو تو حق اوسکا شکر ہی اور جب کہ لیلی تو حق اوسکا صبر ہی

اور تہا بیٹا تیرا خدا کی بہتر بخششون سی اور اوسکی عاریتون سی فائدہ لیا تو نی اوس سی خوشی اور [illegible] حال مین پہر

خدا نی اوسی تاکہ اجر دی تجکو جزع فزع مت کر کہ یہہ ضائع کر دیگا اجر تیرا کو اگر ظاہر کیا جاوی کچہ ثواب مصیبت تیری

تو خواہ مخواہ تہوڑا جانی تو اوسکی مقابل مین مصیبت اپنی کو پس امیدوار ہو تو اللہ تعالیٰ کی وعدی کا بیان تمام ہوا

پس چاہیی مسلمانون کو کہ ایسی ہی کلمات تعزیت مین کہین مردی کی برائیون سی ذکر کرنا منع ہی آیا ہی کہ جب اوسکی

برائی کوئی ذکر کرتا ہی تو فرشتہ قبر مین اوسی جہڑکی سی کہتا ہی کہ تو ایسا تہا جیسا یہہ کہتی ہین کافر کی [illegible]

تعزیت کرنا درست ہی مگر اوسی یون نکہی کہ بخشی اللہ تعالیٰ تیری مردیکو بلکہ یون کہی کہ اللہ تعالیٰ اسکا عوض دی تجکو اور تجکو

شمار مین کم نکری بارہوین فصل اہل مصیبت کے لیی طعام بہیجنی اور میت کی لیی صدقہ دینی مین مستحب ہی محلی والون کو

اور اون اپنون کو جو قرابت بعید رکہتی ہون کہ طعام پکا کر مصیبت والونکو بہیجین اگر اہل مصیبت طعام نکہائین تو اوسکو

تین مستحب ہی کہ منت کر کی اونکو طعام کہلائین ضیافت لینا اہل مصیبت کی مکروہ اور بدعت شنیع ہی جیسی عوام الناس

اسی مالی مین لیتی ہین خصوصاً دیہات مین کہ اگر اہل مصیبت ضیافت ندی تو نہایت مطعون اور بدنام کرتی ہین اگر

اہل مصیبت صاحب مقدور ہو اور اپنی رضا سی کچہ خیرات کری تاکہ میت کو ثواب پہنچی تو بہتر ہی مستحب ہی کہ

ولی میت کا اول شب کو کچہ تصدق موافق اپنی مقدور کی کری اور اگر محتاج تنگدست ہو تو چاہیی دو رکعت نفل پڑہکی

ثواب اوسکا [illegible] کی روح کو بخشی امید ہی کہ اللہ تعالیٰ میت کو بخش دیگا اس نماز کی ہر رکعت مین بعد الحمد کی دس دس بار

آیۃ الکرسی اور سورہ الہٰکم التکاثر پڑہنا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ اول شب میت پر بہت سخت ہوتی ہی پس رحم

کرو تم اپنی مردون پر خیرات کرنی مین پختہ طعام یا اور کچہ یا شیرینی میت کی پیچہی قبر پر بہیجنا مکروہ ہی شیخ عبد الحق دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ نے جامع البرکات مین لکہا ہی کہ کتاب طالب المومنین مین مذکور ہی کہ وہ جو اس زمانی کی آدمی تکلفات کرتی ہین مثلاً

سوم کو فرش بچہانا خیمہ کہڑا کرنا خوشبو تقسیم کرنا اور مانند اسکی سب بدعت شنیع اور غیر جائز ہین تو بخشی اللہ تعالیٰ اونکو اون

کاموں سی اور عفو کری اگر تعزیت کرنی والا اہل مصیبت کو کہی کہ بڑی مصیبت پہنچی تجکو بعضون نی کہا ہی کہ یہہ کفر ہی

بعضون نے کہا ہی کفر تو نہین ہی لیکن خطا بڑی ہی بعضون کی فتوی اسکی جواز پر دیا ہی اور اگر کہی جو کچہ کہ اوسکی عمر

کم ہوئی ہی تیری عمر مین زیادہ ہو جیو تو خوف کفر کا ہی اگر کہی عمر تیری زیادہ ہو جیو یہہ بہی خطا اور جہل کی

صحت نامہ رسالہ تجہیز و تکفین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۸	شکوک	شکوک
۱۰۲	۱۰	عقیدہ مصطفے	[illegible]
ایضاً	۲۴	تعزعز	تعزعزد
//	//	کلیمین	کلیمیت
//	۲۵	شہاتین	شہادتین
۱۰۳	۱	اسقلوا سطے	اسوا سطی
//	۱۰	یتیمی	یتیم
۱۰۳	۱۲	حاوین	جاوین
۱۰۴	۱	انگلی	اونگلی
//	۱۲	نکلی	نکلی
//	۲۴	مضافہ لفقیہ	مضافہ لفقیر
۱۰۶	۱۵	ذرع	ذرع
۱۰۷	۲۳	ونو	دونو
۱۱۰	۴	اکر	اکثر
۱۱۴	۱۹	اوسکا	اونکا
۱۱۵	۳	محل	محمل
//	۶	جنب	یا جنبی
//	۲۷	بمین	یمین
۱۱۶	۱۴	اوسکی	اوسیکے
۱۱۹	۳	ی یانز	بھی جائز
۱۲۰	۶	ہوئی	ہوئیں
//	۲۳	طالب المولی مسلمین	طالب المولی مسلمین

تمام شد

یہانتک کلام تہا شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اور سید علی ہمدانی نے وصیت کی تہی یا عامی یا کفنی پر یہہ نامہ لکہدین تو امید ہی کہ اللہ تعالیٰ اوسکو بخش دیگا عہدنامہ یہہ ہی اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ اِلَى الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اور بعضے اگلے لوگون نے وصیت کی تہی کہ میری مرنے کے بعد میری ماتہی اور سینی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہدیجیو اور روایت معتبر ہی کہ ایک شخص صالح نیک بخت نے مرنے کے وقت اپنی بیٹی کو وصیت کی کہ میری مرنے کے بعد سینے اور ماتہی پر میری بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہہ دیجیو چنانچہ بیٹی نے ایسا ہی کیا پہر اوسنی جو خواب میں اپنی باپ کو دیکہا تو پوچہا کہ کیونکر گذری اوسنی کہا کہ جب مجکو قبر میں رکہدیا اور وہ فرشتی عذاب کی آئی میری ماتہی اور سینی پر فرشتون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا دیکہکر کہا کہ یہہ تو عذاب سے

تمت

خاتمۃ الطبع شکر ہی اوس مالک بیمثال کا کہ سُبْحَانَ الَّذِيْ بِيَدِهِ مَلَكُوْتُ جسکی شان ہی ❊ احسان اوس منعم بیہمال کا کہ جنکی (؟) معرفت اوسکی پہچان ہی ❊ اگر حیات عمدہ نعمای الہی سی ہی ❊ تو موت بہی اوسکی حکمتون نا متناہی سی ہی ❊ مرج عالم نے آخر الزمان کو پیدا کیا ❊ تاریکی کفر کو اوسکی نور ہدایت سی کہو دیا ❊ پہر رؤف و رحیم اوسکو فرمایا ❊ سترہ سی یا ایسی زیادہ وہمیں (؟) پایا اونہیون نے راہ سیدہی شریعت کی ہدایت فرمائی ❊ جو اوس راہ پر چلا اوسنی ہرگز خطا نپائی ❊ اصحاب اوس کی ہردم ہمراہ رہی ❊ زندگی بہر ترویج دین میں کوشش کرتی رہی ❊ کفر و شرک کا کیا حساب ہی بدعت کی کہود کہود کی تمک تر و دہ کو مٹا دیا ❊ بنا رسوم شیطانی کی کہود دی ❊ بڑا اجر مجتہدین کو کہ مسائل کا استنباط کیا ❊ مسئلہ کو ٹہیک ٹہیک نکال کر صاف تقریر میں لکہدیا ❊ احسان زیادہ متاخرین کا کہ ہر ایک زمانی مختلفہ میں کہی ❊ تا ہر مسلمان ضروریات دین کو اپنی زبان میں سمجہہ لی ❊ اب بڑا ثواب اون مسلمانون کو کہ جنہون نے ان مسائل کو چہپوایا ❊ سہو تنعمی کو کون کہی گاؤن گاؤن پہیلایا ❊ بڑی نیک عبد الرحمن خان صاحب کو کہ ایسی ہی کتابون کی چہپوای میں مصروف ہین ❊ اور امور خیر میں سعی والہ اور مشغوف ہین ❊ شعبان کی بارہوین ۱۲۹۶ چہاپہ تحفہ بہچا بیہہ چار کتابین ہندی زبان مسائل ضروریہ کی مجمع البحرین مطبع میں اونکی فرمایش سی چہپین ❊ جسکا نام یہہ مجموعہ آیا اوسکو مسائل ضروریہ شادی و غم روز مرہ حاجت عالم کی نقلین ❊ چاہی مسلمانونکو یہہ کہ اسکو ہمیشہ دیکہا کرین ❊ اور وقت استجابت دعا کی خان مولف کو یاد کرین ❊